بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فضائل العلم و العلماء
بقلم
محمد عبد الرؤف خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

امابعد احقر الزماں محمد عبد الرؤف خاں ابن حفیظ اللہ خاں غفر اللہ لہما۔ جگن پوری

عرض رساں ہے کہ ماہ ربیع الاوّل ۱۳۴۹ ہجری میں ایک اشتہار جس کی سرخی ''فرمان مصطفوی'' ہے شائع ہوا۔ اور رنگون کے ہر گلی، کوچہ میں عام طور سے تقسیم ہوا۔ مضمون اشتہار یہ تھا۔

(۱) ۱۳۵۰ ہجری میں ایک ستارہ آسمان پر نکلے گا، دن کو ایک دم دکھائی نہ دیگا بعد ازاں مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہوگا!

(۲) ۱۳۹۰ء ہجری میں قرآن شریف لوگوں کے سینے سے نکل جاویگا۔ اور حضرت عیسیٰ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور دجال ہوگا۔

اس مضمون سے عوام الناس پریشانی کی حالت میں تھے۔ ایسی حالت میں عوام الناس کے اعتقاد بگڑنے کا قوی اندیشہ تھا۔ حالانکہ یہ مضمون اشتہار سراسر قرآن پاک اور احادیث شریف کے خلاف تھا۔ چنانچہ اکثر احباب مجھ سے اس اشتہار کے صدق و کذب کے متعلق دریافت کرتے تھے میں ان کو زبانی جواب دے دیا کرتا تھا۔ انہیں سائلین میں سے محمد آدم زیرباڈی چیز و بستی ضلع شونیو۔ ملک اپر برہما بھی ہیں۔ اُن کی جانب سے چند سوال قائم کرکے اُس کا جواب صاف صاف اردو میں لکھا اور اس کا نام ''ارشاد نبویؐ'' رکھا۔ اور اس کے دو ہزار پرچے چھپوائے اور رنگون میں عام طور پر تقسیم ہوا۔ علاوہ رنگون کے ملک برہما و ہندستان کے جسقدر پتے مل سکے ایک ایک پیکٹ بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا۔ اور اس کی اچھی طرح سے اشاعت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ شانہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ ناچیز تحریر ایسی مقبول خاص و عام ہوئی کہ اشتہار فرمان مصطفوی یک قلم بند ہوگیا۔ اور عوام الناس اس کے فتنہ سے بچ گئے۔

چینا روڈ میں جوہریوں کی دُکان ہے۔ وہاں پر برادرم بدلو خاں سلمہ ملازم ہیں۔ اور میرے خاص موضع جگن پور کے جتنے آدمی یہاں پر ملازم ہیں۔ شام کے وقت جب اُن کو فرصت ملتی ہے تو سب کے سب برادرن موصوف کے پاس چینا روڈ میں جمع ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ ایک روز یہ احقر بھی گیا اور ساتھ ہی ایک پرچہ ''ارشاد نبویؐ'' کا لے گیا اور وہاں پر جو لوگ موجود تھے انکو پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں لوگوں نے آپس میں علماء کے اختلافی مسائل کا تذکرہ کیا اس پر ایک شخص نے کہا کہ مولویوں میں اتفاق نہیں ایک مولوی ایک کام کو جائز کہتا ہے۔ دوسرا اس کے مقابل میں کہتا ہے ناجائز ہے۔ ہم جاہل آدمی کس کی بات کو مانیں اور کس کی بات کو نہ مانیں ہم تو حیران ہیں۔ اگر ہمارا بس چلے تو ہم اِن دونوں قسم کے مولویوں کی گردنیں پکڑ کے چولھے میں جھوک دیں۔ اس بات کو سنکر سخت افسوس ہوا۔ اور اُن کو سمجھا کر توبہ کرائی۔ اس وقت سے دل میں خیال آیا کہ یہ سب بیہودہ باتیں جہالت کی وجہ سے زبان سے نکلتی ہیں۔ اگر کوئی ایسا رسالہ جس میں علم و علماء کی فضائل اور علماء آخرت اور علماء سو کے حالات درج ہوں اور اُن کی علامات اور ارکان خمسہ کی فضائل میں چند احادیث جمع کردی جائیں تو اس سے انشاء اللہ تعالیٰ اُمید قوی ہے کہ عوام الناس کو بیحد نفع ہوگا اور علماء سے جو بدظنی پھیلی ہوئی ہے یک قلم دور ہو جائیگی۔ چونکہ یہ کام بہت بڑا اور امر عظیم تھا۔ چند وجوہ سے اس کی طرف ہمت نہ پڑتی تھی۔ اوّل اپنی علمی استعداد کی کمی۔ دوسری عدیم الفرصتی مانع تحریر تھی۔ لیکن جب ہمارے آقا و مولا تاج دار مدینہ سرکار دوعالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً کا خیال آیا تو فوراً دل میں ایک طرح کا جوش بھڑکا اور اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ کہہ کر کمر میں ہمت کا مضبوط ٹپکا باندھا اور ۶ رجمادی الثانی ۱۳۴۹ء یوم چہار شنبہ سے اپنی دلی مضامین کو صفحۂ قرطاس پر لانا شروع کیا اور مورخہ ۱۹ رذیقعدہ الحرام ۱۳۴۹ء یوم پنجشنبہ کو ختم کیا اور اس تحریر کا نام ''فضائل العلم والعلماء'' رکھا یہ رسالہ چھ باب اور خاتمہ پر منقسم کیا گیا ہے۔

باب اول درمیان فضیلت علم۔ باب دوم آداب العلم والمجلس باب سوم درمیان فضیلت علماء آخرت۔ باب چہارم درمیان وعید علماء سوء باب پنجم درمیان عقائد حقّہ اہلسنت والجماعت۔ باب ششم درمیان میزان عدل خاتمہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ اس رسالہ سے عوام الناس کو نفع پہنچائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین اور اہل علم حضرات سے عاجزانہ گذارش ہے کہ اگر اس رسالہ میں کوئی غلطی پائیں تو احقر پر زبان طعن و تشنیع نہ کھولیں۔ بلکہ اپنے قلم سے اصلاح فرمائیں کیونکہ انسان ہمیشہ خطاکار ہے۔

بموجب حدیث — اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط

باب اوّل دربیان فضیلت علم

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ علم بہت بڑی دولت ہے۔ اسی علم کی روشنی سے انسان نشیب و فراز اور کھرے کھوٹے کو جانچ لیتا ہے۔ کسی کے دھوکا دینے سے رات کو دن اور دن کو رات کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اسی کے ذریعہ سے تمام بھلائی بُرائی کو پہچانتا ہے اللہ تعالیٰ شانہ نے اسکی بزرگی اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں اکثر جگہ بیان فرمائی ہے۔ قولہ تعالیٰ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (سورۃ الزمر ع ۱) ترجمہ۔ اے پیغمبرؐ! لوگوں سے کہہ دو کیا عالم یعنی جاننے والے اور جاہل یعنی نہ جاننے والے برابر ہیں؟ یعنی کیا جو لوگ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی ذات اور صفات کے علم اور اس کے احکام سے واقف ہیں۔ اور وہ جو ان باتوں سے آگاہ نہیں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں جاننے والے کا درجہ نہ جاننے والے سے بہت بڑا ہے۔

جیساکہ دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے۔ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ۔

(سورۃ فاطر ع ۳) ترجمہ — اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہے اور فرمایا

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ

(سورۃ المجادلہ ع ۲) ترجمہ — اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے اُن لوگوں کے درتبے کو) جو تم میں سے ایمان لائے اور ان کو جو علم دیئے گئے!

اِن آیات بیّنات سے علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر انسان کو لازم ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۲)

ترجمہ — علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور فرض کا چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے اور جاننا چاہیئے کہ جس کام کا کرنا بندہ پر فرض ہے اس کام کے کرنیکا طریقہ بھی سیکھنا اُس کے ذمّہ فرض ہے اور جس کام کا کرنا مستحب ہے اسکا بھی طریقہ سیکھنا مستحب ہے۔ مثلاً جب انسان عاقل بالغ ہوا تو اس پر احکام شرعی فرض ہونگے۔ پس اس وقت اس کے ادا کرنے کا طریقہ بھی سیکھنا اس کے ذمّے فرض ہوگا۔ ہر انسان پر بقدر ضروری دینی علوم کا سیکھنا فرض عین ہے اس سے زیادہ علم دین کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔

(۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۳)

ترجمہ — انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم کے طلب

کرنے میں نکلا پس وہ خدا کے راستے میں ہے جب تک کہ واپس ہو!

ف — اُس حدیث سے طالب علم کی بزرگی ثابت ہوتی ہے!

(۳) عَنْ سَنْجَرَةَ الْاَزْدِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۳)

ترجمہ — سنجرہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم کو طلب کرے تو وہ گذشتہ گناہوں یعنی صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

(۴) خ۔ اَبُوْذَرٍّ وَّاَبُوْہُرَیْرَۃَ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَّلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَہَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ (مشارق الانوار صفحہ ۱۹، حدیث نمبر ۹۵)

ترجمہ — بخاری میں ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم دین کے سیکھنے کے لئے رستہ چلا تو خدا اس کی برکت سے اس پر بہشت کی راہ آسان کر دیگا!

ف — یہ بہشت کی بشارت طالب علم اور دیندار عالموں کے حق میں ہے کیونکہ علم دین تفسیر و حدیث اور فقہ ہے۔ علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث — اور جو علم کہ تفسیر و حدیث میں کام آوے۔ جیسے علم صرف و نحو فصاحت بلاغت وہ بھی علم دین میں داخل ہے۔ بشرطیکہ نیت خالص ہو۔

(۵) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ دِرْھَمًا عَلٰی طَالِبِ الْعِلْمِ فَکَاَنَّمَا اَنْفَقَ مِثْلَ جَبَلِ اُحُدٍ مِّنَ الذَّھَبِ الْاَحْمَرِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

ترجمہ — جناب رسول اللہ صلی ال ہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی طالب علم کو ایک درہم دیا گویا اس نے خدا کی راہ میں اُحد کا پہاڑ کی برابر سُرخ سونا دیا۔ (وقائق الاخبار)

اضافہ جدیدہ نمبر ۱

ماں کا اپنے پیارے بچے کی تعلیم میں تیس ہزار اشرفیوں کا خرچ کرنا

مسلمانوں اِس کو پڑھو غور سے — لکھا واقعہ ہے یہ اس طور سے

کہ ایک شخص لشکر میں فروخؒ نام — شجاعت میں رکھتا تھا بے مثل نام

جو مشہور فروخؒ ہیں نام در — امام ربیعہؒ کے ہیں وہ پدر

بنی اُمیّہ کے عہد خلافت میں یہ — مُلازم تھے افواج شاہی میں یہ
خلافت کی لشکر میں افسر تھے وہ — بڑے تیغ زن اور دلاور تھے وہ
فتوحات اسلامی کا دور تھا — خلیفہ کا فرمان اس طور تھا
کہ ہر سمت کفار بد ذات سے — کریں جنگ مسلم ہر اک ذات سے
رہیں بر اور بحر تو یوں رہیں — کہ اسلامی پرچم کے نیچے رہیں
مسلمان فرمان رواؤں نے یہ — تہیّہ یہ دل میں کیا تھا کہ یہ
دمشق جس کو کہتے ہیں نامی شہر — ہر ایک قوم رکھتا ہے جس کی خبر
خلیفہ نے فی الفور اس شہر سے — جمع ایک لشکر کیا مہر سے
ہوا جب کہ تیار لشکر تمام — دیا شہ نے فروخ کو یہ پیام
سُپرد اُنکے سب کرکے لشکر کہا — تمہیں میں نے ان سب پہ افسر کیا
خراساں کی جانب روانہ کیا — خلیفہ نے اِن سے کہا جو کیا
اشرفی جو تھی پاس میں تیس ہزار — وہ سب دے کے بیوی کو ہوکر سوار
خراساں کی جانب چلے لیکے فوج — تھی شمشیر کو جس کے دشمن کی کھوج
تھا شوق جہاد اُنکے دل سے لگا — نہ گھر کا نہ بیوی کا کچھ خیال تھا
ربیعہؒ شکم میں تھے مادر کے پر — گئے چھوڑ کر ان کو لڑے پدر
جدھر پہنچے فروخؒ فاتح ہوئے — ربیعہؒ ادھر گھر میں پیدا ہوئے
رہا ماں کو بچّے کا بیحد خیال — کیا اس کی تعلیم میں صرف مال
یہاں تک ہوئے علم میں باکمال — کہ عزت لگے کرنے اہل کمال
حسن خواجہؒ بصری جو مشہور ہیں — امام ربیعہؓ کے شاگرد ہیں
انہیں کے ہیں تلمیذ مالکؒ امام — مصنّف موطا کے جو ہیں امام
مہم میں خراسان کے بے قیل و قال — گزر جب گئے بیس اور سات سال
پھرے تب وہ فروخ فرخند فال — وہ فتح وظفر اور بہ جاہ و جلال
کمان تیر کی تھی پڑی دوش پر — لئے نیزہ اسوار تھے اسپ پر

جو اپنے مکان پر وہ پہنچے شتاب ❊ تو دیکھا کہ ہے بند سب گھر کا باب

آنی سے وہ نیزے کے پھر ارجمند ❊ لگے کھٹکھٹانے وہ دروازہ بند

سُنی کھٹکھٹاہٹ ربیعہؒ نے جب ❊ نکل آئے دروازہ وا کرکے تب

جو دیکھا تو اک اجنبی ہے کھڑا ❊ زرہ خود و بکتر سے ہے جو سجا

وہ کھلتے ہی دروازہ جنگی سوار ❊ لگا گھر میں گھسنے جو بے اختیار

یہ حرکت نہ آئی ذرا بھی پسند ❊ ربیعہؒ نے بڑھ کر کہا بے درنگ

تو غصّے میں آکر کہا یہ پکار ❊ اے دشمن خدا کے ذرا کر بچار

بھلا بے تکلف تو اندر چلا ❊ نہیں تجھکو ہے کچھ بھی خوف خدا

وہ جنگی سپاہی وہ جنگی سوار ❊ تھا ہر رگ کے خون میں فتح کا خمار

جواب اُس کا فروخؒ نے یوں دیا ❊ عدوئے خدا دے یہ مجھ کو بتا

تو میرے حرم خانے میں بے حیا ❊ بتا کام کیا ہے بتا کام کیا

اٹھا شور و غوغا تو بے اختیار ❊ جمع لوگ آکر ہوئے بے شمار

یہ مالکؒ نے جسوقت غوغا سنا ❊ اُنہیں خیال اُستاد کا آگیا

وہ موقعہ پر آپہنچے مالکؒ امام ❊ لگے کہنے فروخؒ سے نیک نام

ٹھہرنا میاں گرچہ منظور ہے ❊ مکان خالی حضرت یہاں اور ہے

چلیں لے کے تشریف اے نیکذات ❊ بڑھائیں نہ ناحق کی کچھ انسے بات

جو نرمی سے مالکؒ نے کی گفتگو ❊ کہا تب یہ فروخ نے نیک خو

یہ فروخ ہوں اور میرا گھر یہ ہے ❊ نہ معلوم یہ مجھکو کیوں رو کے ہے

سنا نام پہچانی آواز جب ❊ کہا ماں نے بیٹے سے یہ بات تب

یہ والد تمہارے ہیں اے نیکنام ❊ ربیعہؒ نے سن کر کیا تب سلام

پدر اور پسر مل کے رونے لگے ❊ بیان سارے احوال ہونے لگے

خوشی کا ہوا حوال کیسے بیان ❊ مُسرت کا عالم تھا سب پر عیاں

خوشی سے وہ پھر گھر میں داخل ہوئے ❊ سفر کے تکالیف سب مٹ گئے

محبت سے یہ صاف دل باپ نے
کہا اپنی بیوی سے یہ آپ نے

یہ کیا مرا بیٹا ہے اے نیک خو
کہا بیوی نے ہاں یہ اے نام جو

یہ فروخؒ کو جب تسلّی ہوئی
گئے بیٹھ دل میں خوشی جب ہوئی

اُنہیں یاد پھر آگئیں تیس ہزار
اشرفی جو دے کر گئے تھے سوار

طلب اپنی بیوی سے وہ زر کیا
وہ جو چلتے دم بی بی کو تھا دیا

عقلمند بیوی نے سن کر کہا
حفاظت سے میں نے ہے سب کو رکھا

میں کردونگی جب چاہیں حاضر شتاب
نہ گھبرائیں کچھ دل میں عالیجناب

اسی عرصہ میں وہ ربیعہؒ امام
نبیؐ کی وہ مسجد میں با احترام

گئے بیٹھے حلقے میں شاگردوں کے
جہاں لوگ طالب تھے تدریس کے

اِنہیں میں حسنؒ خواجہ بصری بھی تھے
امام اس میں داخل وہ مالک بھی تھے

یہ اعیان شامل تھے شاگردوں میں
ربیعہؒ کے بیٹھے تھے یہ گرد میں

ہجوم ایک شاگرد کا تھا لگا
ربیعہؒ کی یہ شان تھی مرحبا

وہ فروخ اسوقت بے حرص وآز
گئے پڑھنے مسجد میں اپنی نماز

وہاں جاکے عالم یہ دیکھا کئے
جو تھے شیخ کو لوگ گھیرے ہوئے

امام ربیعہؒ بھی اس وقت پر
جھکائے ہوئے بیٹھے تھے اپنا سر

اور اک لمبی ٹوپی تھے پہنے ہوئے
وہ مشغول تعلیم دینے میں تھے

اسی واسطے باپ نے ایک بار
نہ پہچانا بیٹے کو بے اختیار

تعجب سے پوچھا یہ فروخؒ نے
یہ لوگوں سے اس جاپہ فروخ نے

بھلا شیخ یہ کون ہیں کیا ہے نام
کہا سن کے لوگوں نے اے نیکنام

پسر عبدالرحمن فروخؒ ہیں
امام ربیعہؒ انہیں کہتے ہیں

یہ سنکر مُسرت کا اندازہ
نہ جانے خدا کے سوا کوئی پر

یہ فرط مُسرت سے کہنے لگے
یہ کلمہ زبان سے وہ پڑھنے لگے

کہ البتہ تحقیق حق نے کیا
بلند مرے بیٹے کا یہ مرتبہ

یہ سب دیکھ کر ہو کے خوش آئے گھر
لگے کہنے بیوی سے یہ حال پھر

کیاماجرا سارا آکر بیان
کہا سُن کے بیوی نے اے مہربان

پسند آپ کو ہے یہ دونوں میں کیا
بتادیں جو منظور ہو یہ کہا

اشرفی ۔کہ بیٹے کی یہ عزّوشان
کہا ہے یہ بیٹے کی مرغوب شان

ربیعہؓ کی تعلیم میں بیش و کم
اشرفی وہ سب میں نے بی رنج و غم

وہ سب صرف بیٹے کی خاطر کیا
یہ خوش زندہ دل سن کے شوہر ہوا

لگا کہنے بیشک نہ ضائع کیا
قسم رب کی تو نے یہ اچھا کیا

خدا تجھ کو جنت میں دیگا مقام
عوض اسکے محشر میں ایک نیکنام

یہ محشر میں بندوں سے ہوگا سوال
حدیثوں میں وارد ہے بی قیل و قال

قیامت میں کام آئیں گی تین چیز
مسلمانوں سمجھو اگر ہے تمیز

عمل نیک اوّل میں کام آئے گا
دوئم صدقہ جنت میں لے جائیگا

سوئم دینا تعلیم اولاد کا
کھلے جس سے ابواب فردوس کا

ربیعہؓ کی ماں نے جو کوشش کیا
بلند اس کے بیٹے کا رتبہ ہوا

اسی طرح اولاد کو اپنی ہم
نہ تعلیم دینے میں کچھ کھائیں غم

پڑھا کر لکھا کر کریں باکمال
قیامت میں خوش ہوگا رب الانام

ہو پڑھ لکھ کے اولاد عالم جو آج
خدا اسکے ماں باپ کو دیگا تاج

ملے شان و شوکت یہ فردوس میں
عوض اپنے بچے کی تعلیم میں

فضیلت بہت علم کی ہے مگر
لکھی میں نے اس جا پہ ہے مختصر

خدا سب کو توفیق دے اسطرح
ربیعہؓ کے ماں باپ نے جسطرح

دعا پر میں کرتا ہوں نسخہ تمام
ہو یہ نظم شائق کی مقبول عام

(۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُّنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَّدْعُوْلَهٗ

ترجمہ — ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی مرگیاتو اس کا

عمل ختم ہوگیا۔ اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل کہ موت کے بعد بھی ان کا ثواب موقوف نہیں ہوتا۔ ایک تو خیرات اور صدقہ جس کا فائدہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ دوسرے وہ علم جس سے خلق خدا فائدہ اُٹھائے۔ تیسرے نیکبخت لڑکا جو باپ کیواسطے دعا کرے۔

ف — یعنی نیک عمل زندگی تک رہتا ہے۔ بعد موت کے عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین عملوں کا سلسلۂ ثواب موت کے بعد بھی منقطع نہیں ہوتا (۱) صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ مخلوق کو ہمیشہ حاصل ہوتا رہتا رہے۔ جیسے مسجد اور کنواں اور مدرسہ اور سرائے اور معافی کی زمین اور وقف کرنا زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم (۲) جس سے خلقت کو فائدہ ہو۔ یعنی لوگوں کو علم دین پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہو جاویں اور نیک (۳) لڑکا یعنی بدکار لڑکے سے میّت کو ثواب نہیں ہوتا۔

حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ موت ہر دم سامنے ہے ایسا نہ کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام و نشان مرجاوے۔ ان تینوں کاموں میں سے جو ہو سکے اس کی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اس کے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے۔ اگر علم ہے تو اس کے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہے تو ان کو علم دین کی تعلیم دلائے۔ اور بُری صحبت اور بُرے کاموں سے بچاوے تاکہ موت کے بعد ان کی دعا سے فائدہ اٹھاوے۔ معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت میں وہ ہے جس کا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ رہا۔

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ کوئی صاحب علم یا طالب علم کیسا ہی مفلس اور غریب ہو اس کو اپنی غریبی اور مفلسی پر ہرگز افسوس نہ کرنا چاہیئے بلکہ وہ اپنے آپ کو بہت بڑا مالدار اور دولتمند سمجھے کیونکہ علم ایک ایسی بیش بہا شے ہے کہ اس کو نہ کوئی چور چوری کر سکے نہ کوئی ڈاکو لوٹ سکے اور نہ خرچ کرنے سے کم ہو سکے۔ بلکہ جتنا خرچ کرو زیادہ بڑھتا جاوے اور دنیا و آخرت میں کام آوے۔ اور مال و دولت کی یہ حالت ہے کہ ہمیشہ ان کے لئے زوال ہے مال تو مال بلکہ اسکے ساتھ جان کا بھی ہر وقت خطرہ لگا رہتا ہے اور مال و دولت کا کتنا ہی بڑا ذخیرہ کیوں نہ ہو خرچ کرتے کرتے آخر ایک روز ختم ہو جاویگا۔ اور علم ہمیشہ باقی رہیگا جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا۔

پس اے عزیزو! علم حاصل کرو اور اپنے اوقات عزیز کو مال و دولت کی طمع میں ضائع نہ کرو یہ مال و دولت فنا ہونے والی چیز ہے۔ اور اپنے بچوں کو دینی علم پڑھاؤ تاکہ مرنے کے بعد تم کو دعا کے ساتھ یاد رکھیں۔

اشعار عربی مع ترجمہ اُردو

رَضِینَا قِسْمَۃَ الْجَبَّارِ فِیْنَا لَنَا عِلْمٌ وَّلِلْجُھَّالِ مَالٌ

ہم اللہ تعالٰی کی تقسیم سے راضی ہیں ہم کو علم ملا - اور جاہلوں کو مال

لِاَنَّ الْمَالَ یَفْنیٰ عَنْ قَرِیْبٍ وَاِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَایَزَالُ

اس واسطے کہ مال عنقریب فنا ہوجائیگا اور علم یقیناً ہمیشہ باقی رہے گا

نقل ہے کہ بادشاہ ہارون رشید کی خالصہ نام ایک لونڈی سیاہ فام تھی جس کے گلے میں موتی کے ہار پڑے تھے۔ بادشاہ اس کو بہت چاہتا تھا۔ ایک روز ابو نواس شاعر چند اشعار بادشاہ کی تعریف میں لکھ کر انعام واکرام کی اُمید پر لایا۔ بادشاہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ بلکہ اپنی عادت کے موافق لونڈی سے دلچسپی کے ساتھ باتوں میں مشغول رہا۔ ابو نواس شاعر عرصہ تک بیٹھا اور انتظار کرتا رہا۔ آخر کار گھبرا کر اُٹھا اور غصّہ میں آکر دروازہ پر یہ شعر لکھدیا۔

لَقَدْ ضَاعَ شِعْرِیْ عَلٰی بَابِکُمْ کَمَا ضَاعَ عِقْدٌ عَلٰی خَالِصَہ

میرے اشعار آپکے دروازے پر ایسے ضائع ہوئے جیسے خالصہ کے گلے میں ہار ضائع ہوا

بعض ملازموں نے اس کو پڑھ کر بادشاہ کو اطلاع کردی۔ بادشاہ نہایت غضبناک ہوا۔ اور ابو نواس شاعر کو طلب کیا۔ جب ملازمین سرکار ابو نواس شاعر کو پکڑ کر لائے تو دروازے کے اندر داخل ہوتے وقت ابو نواس شاعر نے شعر سے ضَاعَ کی عین کے دائرہ کو مٹادیا۔ اور عین کے سرے کو مانند ہمزہ کے باقی رکھا۔ جب بادشاہ کے پاس آیا تو بادشاہ نے پوچھا ابو نواس تونے دروازہ پر کیا لکھا ہے۔ ادب کے ساتھ عرض کیا۔ حضور یہ لکھا ہے۔

لَقَدْ ضَاءَ شِعْرِیْ عَلٰی بَابِکُمْ کَمَا ضَاءَ عِقْدٌ عَلٰی خَالِصَہ

میرے اشعار آپکے دروازے پر ایسے چمکتے ہیں جیسے خالصہ کے گلے میں چمکتا ہار ہے

بادشاہ یہ سُن کر بہت خوش ہوا۔ اور ہزار درہم انعام دیئے۔

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ ابو نواس اس شاعر کو بادشاہ ہاروں رشید کے غیظ و غضب سے کس نے بچایا۔ اسی علمی کمال سے اس کی جان بچی۔

واضح ہو کہ ضاع کے معنی ضائع ہوا۔ برباد ہوا۔ اور ضآئ کے معنی روشن ہوا اور چمکا ہے!

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ خُيِّرَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالْمُلْكِ فَاخْتَارَ الْعِلْمَ فَاُعْطِيَ لَهُ الْعِلْمَ وَالْمُلْكَ ۔ ورۃ الناصحین

ترجمہ — روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اختیار دیئے گئے حضرت سُلیمان علیہ السلام درمیان علم اور ملک کے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے سُلیمان جوان دونوں میں تم پسند کرو میں تم کو دونگا۔ پس آپ نے علم کو پسند کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ شانہ نے ان کو علم اور ملک دونوں عطا فرمائے۔

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ یہ علم ایسی چیز ہے کہ انسان تو انسان بلکہ جانور تک اس علمی قابلیت کی وجہ سے انسان کے نزدیک ہر دل عزیز ہو جاتا ہے دیکھئے کتا نجس العین ہے۔

اس کا جھوٹا پاک ہے۔ لیکن ایک وہ کتا جس کو شکار کا علم سکھایا جاتا ہے۔ یہی علمی قابلیت کی وجہ سے گراں قیمت ہو کر بکتا ہے۔ ہر انسان اس کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اس کا شکار کیا ہوا ہمارے لئے حلال ہے حالانکہ بہ اعتبار اعضاء کے تمام کتے برابر ہیں لیکن عام کتے گلیوں کے اندر مارے مارے پھرتے اور مردار کھاتے ہیں اور وہ شکاری کتے بادشاہ امیروں رئیسوں کے دروازے پر پلتے اور عمدہ سے عمدہ کھانے پاتے ہیں۔ اگر انسان علمی قابلیت حاصل کر کے کسی اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ شانہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا ! آمِيْنَ ثُمَّ آمِيْنَ ۔

باب دوم دربیان آداب العلم والمجلس

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ علم کے بہت آداب ہیں!

پہلا ادب انسان کو چاہیئے کہ جب حصول علم کا ارادہ کرے تو پہلے اپنے تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کرے کیونکہ یہ علم اللہ تعالیٰ شانہ کا فضل انعام و اکرام ہے اور اس انعام و اکرام کا مستحق فرماں بردار ہے۔ نافرمان نہیں!

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے قوت حافظہ یعنی نسیان کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ گناہوں کو ترک کرو۔ قَالَ الشَّافِعِيُّ

اشعار عربی معہ ترجمہ اُردو

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ

میں نے اپنے استاد وکیع سے اپنی کند ذہن ہونیکی شکایت کی تو اُنہوں نے مجھکو گناہ کی ترک کرنیکی وصیت کی

لِاَنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِّنْ اِلٰہٍ وَفَضْلُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِیْ

کیونکہ علم اللہ تعالیٰ شانہ کا فضل ہے اللہ تعالیٰ شانہ کا فضل گنہگار کو نہیں دیا جاتا

دوسرا ادب — (۷) اُطْلُبُوا الْعِلْمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فَاِنَّہٗ مُیَسَّرٌ لِّطَالِبِہٖ کنز العمال

ترجمہ — علم دوشنبہ کے روز طلب کرو۔ اس سے علم حاصل کرنے میں سہولت ہوتی ہے!

(۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَیْءٍ بُدِئَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اِلَّا تَمَّ

ترجمہ — فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی ایسی شے جو یوم چہار شنبہ میں شروع کی جاوے اور تمام نہو یعنی تمام ہوتی ہے۔! (مقدمہ سعایہ شرح وقایہ صفحہ ۲۵)

ف — اسی حدیث پر ہمارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جن کے مذہب پر ہم مقلد ہیں ہمیشہ عمل رہا ہے

(۹) مَنْ عَلَّمَ اَخَاہُ اٰیَۃً مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَھُوَ مَوْلَاہُ طبرانی

ترجمہ — جس شخص نے اپنے بھائی کو ایک آیت بھی کلام اللہ کی سکھادی تو وہ سکھانیوالا طالب علم کا آقا بن گیا۔ یعنی طالب علم غلام اور معلم آقا ہوگیا۔

ف — اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اُستاد کا بہت بڑا حق ہے جہاں تک ہوسکے اُستاد اور پیر کی ہر طرح کی تابعداری اور خدمت کرے تاکہ ان کا دل خوش ہو اور فراخ دلی کے ساتھ پڑھاویں اور کسی چیز کے بتلانے میں بخل نہ کریں۔ ہر وقت ان کے ادب کا خیال رکھیں۔

اشعار عربی معہ ترجمہ اُردو

اَکْرِمْ طَبِیْبَکَ اِنْ اَرَدْتَّ دَوَاءَہٗ وَکَذَا الْمُعَلِّمَ اِنْ اَرَدْتَّ تَعَلُّمَا

اپنے حکیم کا ادب کر اگر اس سے تو علاج کا ارادہ کرتا ہے اسی طرح اپنے استاد کا ادب کر اگر اس سے تو پڑھنا چاہتا ہے

إِنَّ الْمُعَلِّمَ وَالطَّبِيْبَ كِلَيْهِمَا لَا يَنْصَحَانِ إِذَا هُمَا لَمْ يُكْرَمَا

اس واسطے کہ اُستاد اور حکیم دونوں بھلائی نہیں چاہتے جب تک کہ انکا ادب نہ کیا جائے

حکیم کا مریض پر یہ احسان ہے کہ وہ مرض کے رفع کرنے میں کوشش کرتا ہے اور جسمانی عافیت چاہتا ہے۔ اور اُستاد اور پیر لوگ اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتے ہیں۔ اور محبوب حقیقی یعنی حق تعالی تک پہنچاتے ہیں اور غلام ہونے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ استاد اس کو فروخت کرسکتا ہے بلکہ مراد اُس کے حق کی عظمت کا اظہار کرنا ہے۔ بطریق مبالغہ۔ یاد رکھئے اُستاد اور پیر کا درجہ والدین سے کم ہے۔

تیسرا ادب اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ جب تم کسی اہل علم کی مجلس میں جاؤ تو ادب کے ساتھ جہاں جگہ ملے بیٹھ جاؤ۔

(۱۰) إِذَا جَلَسْتُمْ إِلَى الْعِلْمِ أَوْ فِي مَجْلِسِ الْعِلْمِ فَادْنُوْهُمْ وَلْيَجْلِسْ بَعْضُكُمْ خَلْفَ بَعْضٍ وَّلَا تَجْلِسُوْا مُتَفَرِّقِيْنَ كَمَا يَجْلِسُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ (کنز العمال)

ترجمہ — جب تم کسی اہل علم کی مجلس میں بیٹھو تو ان سے قریب ہو۔ اور جاہلوں کی طرح علیحدہ علیحدہ نہ بیٹھو بلکہ چاہیئے کہ ایک دوسرے کے پیچھے مل کر بیٹھے۔

(۱۱) وَأَبُوْ وَاقِدِنِ اللَّيْثِيُّ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوٰى إِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ — بخاری اور مسلم میں ابو واقدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں خبر دیتا ہوں تین شخصوں کی سو ان میں ایک نے تو خدا کی طرف رجوع کیا تو خدا نے اس کو جگہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اس سے شرمایا یعنی اس کو اپنے غضب سے بچایا تیسرے نے تو منہ موڑا تو خدا نے بھی اس سے اعراض کیا۔ (مشارق الانوار صفحہ ۲۳۹ حدیث نمبر ۱۳۹۸)

ف — بخاری میں ابو واقد رضی اللہ عنہ سے پوری روایت یوں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور آپ کے پاس لوگ جمع تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو ان میں سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو ان دونوں میں سے ایک نے حلقے میں خالی جگہ پائی سو وہاں بیٹھ گیا۔ اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھا۔ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی کہ جو اندر مجلس میں حکم خدا دریافت کرنے کو بیٹھا سو خدا نے اس کی کوشش قبول فرمائی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اس کو

عذاب سے بچایا اس واسطے کہ وہ ہر چند جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور رہا۔ لیکن مجلس میں شریک رہا تیسرے نے جب اپنے لایق جگہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اس واسطے غضب الٰہی میں گرفتار ہوا۔ معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی مجلس میں قریب ہونا نہایت افضل ہے۔ اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہے لیکن ثواب میں کمتر ہے اور وہاں جاکر واپس چلا آنا سخت گناہ ہے۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے میرے بیٹے جب تو کسی قوم کو اللہ تعالیٰ شانہ کا ذکر کرتے ہوئے دیکھے تو تو بھی ان کے ساتھ بیٹھ جا اگر تو عالم ہے تو تیرا علم تجھ کو نفع دیگا اور اگر تو جاہل ہے تو تجھ کو سکھلادیں گے اور شاید اللہ تعالیٰ شانہ اپنی رحمت کے ساتھ اُن کی طرح متوجہ ہو تو اُن کے ساتھ تجھ کو بھی رحمت پہنچے۔ اور جب تو کسی ایسی قوم کو دیکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہ کا ذکر نہیں کرتی تو تو ان کے پاس مت بیٹھ اگر تو عالم ہے تو تیرا علم تجھ کو نفع نہیں دیگا۔ اور اگر تو جاہل ہے تو زیادہ گمراہ ہوگا۔ اور شاید اللہ تعالیٰ شانہ اپنے غصے کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو تو ان کے ساتھ تجھ کو بھی خدا کا غضب پہنچے (تنبیہ الغافلین)

روایت ہے حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے چند فرشتے ایسے ہیں جو روئے زمین پر پھرتے رہتے ہیں۔ پس جب کسی ایسی قوم کو پاتے ہیں کہ وہ اللہ کا ذکر کرتی ہے تو آپس میں پکار کر کہتے ہیں کہ چلو اپنے مقصد کی طرح پس وہ آتے ہیں اور ان کو گھیر لیتے ہیں جب وہ فرشتے آسمان پر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ شانہ فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو کونسا عمل کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ حالانکہ وہ ان کو جانتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو تسبیح و تہلیل اور تیرا ذکر کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ شانہ فرماتا ہے کہ وہ کس چیز کو طلب کرتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ وہ جنت کو طلب کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو۔ فرشتے کہتے ہیں۔ اگر وہ دیکھ لیں تو زیادہ طلب کرنے والے اور زیادہ حرص کرنے والے ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کس چیز سے وہ پناہ مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں وہ آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دیکھ لیں تو اس سے زیادہ بھاگنے والے اور خوف کرنے والے ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو میں تم کو گواہ بناتا ہوں بیشک میں نے ان کو بخش دیا پھر فرشتے کہتے ہیں کہ اس مجلس میں فلاں گنہگار ہے جو اس مجلس میں ثواب کے لئے نہیں آیا بلکہ وہ اپنے

ضروری کام کے لئے آیا تھا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اللہ کی یاد کرنے والی ایسی قوم ہے کہ ان کے ساتھ میں بیٹھنے والا بد نصیب نہیں ہوتا۔ یعنی اللہ کی یاد کرنے والی قوم کی برکت سے گنہگاروں کی بخشش و نجات ہو جاتی ہے سچ ہے۔

شنیدم کہ در روزِ اُمید وبیم بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

یعنی اللہ تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے گنہگاروں کو نیکوں کے ساتھ قیامت میں بخش دے گا۔ (تنبیہ الغافلین صفحہ ۱۵۸)

چوتھا ادب اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ جب کسی مجلس میں یا وعظ میں یا اور کسی مقام پر ہماری آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سننے میں آوے تو فوراً درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ یہی محبت کی علامت اور غایت درجہ کی تعظیم ہے۔ سوائے خطبہ کے وقت میں چونکہ خطبہ کا سننا فرض ہے اس لئے جب خطبہ میں آپ کا نام مبارک آئے تو اس وقت زبان سے درود شریف نہ پڑھے بلکہ آہستہ اپنے دل میں پڑھے!

حدیث — وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ

ترجمہ — اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے کہ میں اس کے سامنے ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (مشارق الانوار)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْهَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَثَلَاثِیْنَ فِی الدُّنْیَا۔ (تنبیہ الغافلین ص۱۳۷)

ترجمہ — جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسکی سو حاجتیں پوری کریگا ان سو میں سے ستر آخرت میں اور تیس دنیا میں بر لائیگا۔

حضرت سعید بن عمیر انصاری رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی ہیں یعنی جنگ بدر میں حضرت کے ساتھ تھے انسے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت سے جو شخص سچے دل اور خالص نیت سے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے گا۔ خدا اس پر دس بار رحمت کریگا اور دس درجے بلند کریگا۔ اور اسکے دس گناہ مٹا دیگا (تنبیہ الغافلین صفحہ ۱۳۷)

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الدُّعَاءُ وَالصَّلٰوةُ مُعَلَّقَانِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَا يَصْعَدُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ (شفا شریف)

ترجمہ — اور روایت ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے کہا کہ دعا اور نماز دونوں درمیان آسمان اور زمین کے معلق رہتی ہیں اور اُن میں سے اللہ کی طرف کوئی نہیں چڑھتی یہانتک کہ درود بھیجا جائے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر!

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوةَ عَلَیَّ فَقَدْ اَخْطَاءَ طَرِیْقَ الْجَنَّةِ (تنبیہ الغافلین صفحہ ۱۴۸)

ترجمہ — حضرت ابی جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھنا بھولا تو وہ جنت کی راہ کو بھولے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور مسلمان بھائیوں کو درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

باب سوم دربیان فضیلت علماء آخرة

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ علماء کی بزرگی اور ان کے مراتب اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں اور جناب سرور کائنات مفخر موجودات حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث شریف میں بیان فرمائے ہیں!

(مضمون قرآن مجید فرقان حمید) قولہ تعالیٰ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (سورۃ فاطر ع ۴)

ترجمہ — اللہ سے ڈرتے وہی ہیں ان کے بندوں میں سے جن کو سمجھ ہے یعنی وہ عالم باعمل ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا۔ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (سورۃ مجادلہ ع ۲)

ترجمہ — اللہ بلند کرتا ہے ان لوگوں کے (مرتبے کو) جو تم میں سے ایمان لائے اور ان لوگوں کو جو علم دیئے گئے۔

ف — ان آیات بینات سے اہل ایمان اور اہل علم یعنی عالم کی بزرگی ثابت ہوتی ہے۔!

(مضمون احادیث) (۱) اَلْعُلَمَاءُ اُمَنَاءُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔ (کنز العمال)

ترجمہ — علماء اللہ کی مخلوق پر اللہ کے امین ہیں۔

(۱۳) اَلْعُلَمَآءُ اُمَنَاءُ اُمَّتِیْ ۔ (کنز العمال)

ترجمہ — علماء میری امت کے امین ہیں۔

(۱۴) اَلْعُلَمَآءُ مَصَابِیْحُ الْاَرْضِ وَخُلَفَآءُ الْاَنْبِیَاءِ وَوَرَثَتِیْ وَوَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ (کنز العمال)

ترجمہ — علماء زمین کے چراغ اور انبیاء کے خلیفہ اور میری وارث اور انبیاء کے وارث ہیں۔

(۱۵) اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ یُحِبُّھُمْ اَھْلُ السَّمَآءِ وَیَسْتَغْفِرُ لَھُمُ الْحِیْتَانُ اِذَا مَاتُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ۔ کنز العمال

ترجمہ — علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اہل آسمان ان سے محبت رکھتے ہیں اور جب ان کا انتقال ہو جاتا ہے تو قیامت تک اُن کے لئے دریا میں مچھلیاں دعاء مغفرت طلب کرتی ہیں۔

(۱۶) اِتَّبِعُوا الْعُلَمَآءَ فَاِنَّھُمْ سُرُجُ الدُّنْیَا وَمَصَابِیْحُ الْاٰخِرَۃِ ۔ (کنز العمال)

ترجمہ — علماء کی اتباع کرو پس تحقیق وہ دنیا کے نور اور آخرت کے چراغ ہیں۔

(۱۷) فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ ط (کنز العمال)

ترجمہ — عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی بزرگی تمام تاروں پر!

(۱۸) مَنِ اسْتَقْبَلَ الْعُلَمَآءَ فَقَدِ اسْتَقْبَلَنِیْ وَمَنْ زَارَ الْعُلَمَآءَ فَقَدْ زَارَنِیْ وَمَنْ جَالَسَ الْعُلَمَآءَ فَقَدْ جَالَسَنِیْ وَمَنْ جَالَسَنِیْ فَکَاَنَّمَا جَالَسَ رَبِّیْ ۔ (کنز العمال)

ترجمہ — جس شخص نے علماء کا استقبال کیا پس تحقیق اس نے میرا استقبال کیا اور جس نے علماء کی زیارت کی پس تحقیق اس نے میری زیارت کی اور جس نے علماء کو بٹھایا پس تحقیق اس نے مجھ کو بٹھایا اور جس نے مجھ کو بٹھایا پس گویا اس نے میرے رب کو بٹھایا۔

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ ہر چند قرآن پاک اور احادیث شریف میں علماء کی فضائل بیشمار ہیں اور یہ بھی شریعت سے ثابت ہے کہ علماء کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم علماء آخرت۔ دوسری قسم علماء سوء پہلی قسم علماء آخرت سے اُمّت مرحومہ کو تعلق ہے اور اُن سے سیدھا راستہ پانے کی اُمید ہے اس لئے اُن کے چند علامات لکھے جاتے ہیں۔ تاکہ کیسا ہی بے علم آدمی کیوں نہ ہو اس کو دیکھ کر سمجھ لے کہ یہ واقعی عالم حقانی و ربانی ہیں!

پہلی علامت

(۱۹) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عِنْدَ کُلِّ عَالِمٍ اِلَّا اِلٰی عَالِمٍ یَدْعُوْکُمْ اِلٰی خَمْسٍ مِّنْ خَمْسٍ مِنَ الشَّکِّ اِلَی الْیَقِیْنِ وَمِنَ الرِّیَاءِ اِلَی الْاِخْلَاصِ وَمِنَ الرَّغْبَۃِ اِلَی الزُّھْدِ وَمِنَ الْکِبْرِ اِلَی التَّوَاضُعِ وَمِنَ الْعَدَاوَۃِ اِلَی النَّصِیْحَۃِ ۔ (احیاء العلوم جلد اول صفحہ ۱۵۵)

ترجمہ — جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہر عالم کے پاس نہ بیٹھو مگر ایسے عالم کے پاس جو بلاوے تم کو پانچ باتوں سے پانچ باتوں کی طرف (۱) شک سے یقین کی طرف (۲) دکھلاوے کے کاموں سے اخلاص کی طرف (۳) خواہش نفسانی سے پرہیزگاری کی طرف (۴) تکبر و برائی سے تواضع کی طرف (۵) عداوت سے نصیحت کی طرف۔

دوسری علامت

حدیث شریف میں آیا ہے۔

خِیَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِیْمَۃِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّۃِ الْبَاغُوْنَ الْعِبَرَآءَ الْعَنَتَ ۔ (مظاہر حق شرح مشکوۃ صفحہ ۱۰۸ جلد ۴)

ترجمہ — سب سے مقبول برگزیدہ اللہ کے بندے وہ ہیں۔ جب ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجاوے اور اللہ کے بندے وہ بدترین ہیں جو مجلسوں میں جدائی کے لئے جاتے ہیں دوستوں میں جدائی کراتے ہیں۔ جو چاہتے ہیں کہ پاک لوگ فساد اور گناہ کے عیب اور تہمت سے بدنام ہوں۔

تیسری علامت

سوال — اگر کوئی یہ کہے کہ ہم کیونکر جانیں کہ واعظ کی نیت پاک اور درست ہے۔ اور اس کی علامت کیا ہے؟

جواب — نیت کی پاکی اور درستی یہ ہوتی ہے کہ واعظ کا یہ مقصود ہو کہ عوام الناس دنیا سے انکار کر کے خدا کی راہ پکڑیں۔ یہ مقصود اس شفقت کے سبب سے ہو جو لوگوں پر رکھتا ہے۔ اور اگر کوئی اور شخص ایسا پیدا ہو کہ ان کا وعظ بہت نافع ہو اور لوگ اس کے کہنے کو بہت مانیں تو چاہیئے کہ پہلا واعظ اس سے خوش ہو کیونکہ اگر کوئی شخص کنوئیں میں گر پڑا ہو اور کنوئیں کے منہ پر پتھر اڑا ہو اور ایک آدمی مہربانی سے اس کو نکالنا چاہتا ہے اور

دوسرا اگر پتھر اُٹھائے اور اس کو پتھر ہٹانے کی تکلیف سے بچائے تو اس امر سے اس کو خوش ہونا چاہیئے اگر پہلا واعظ خوش نہ ہو اور اپنے دل میں حسد کا اثر دیکھے تو جاننا چاہیئے کہ وعظ سے اس کا مقصود یہ ہے کہ مخلوق کو اپنی طرف بُلائے خدا کی طرف نہیں اور ایک علامت یہ ہے اگر دنیا دار اور حاکم مسجد میں آئے تو واعظ کی تقریر نہ بدلے اور اپنی عادت پر قائم رہے۔ (اکسیر ہدایت ۳۹۸) احقر کے نزدیک اگر دوسرا واعظ اپنے دل میں غرور کا اثر دیکھے اور اپنے آپ کو بڑا جانے اور پہلے واعظ کو حقیر و ذلیل سمجھے تو یہ بھی بُرا ہے پہلے کے بُرے ہونے اور دوسرے کے بُرے ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے!

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ شرک ہے اگر کوئی عالم عوام الناس کو شرک سے بچائے تو وہ عالم حقانی مقبول برگزیدۂ ربانی ہے۔ وہی وارث انبیاء ہے وہی لائق اتباع ہے۔ کیونکہ بعثت انبیاء علیھم السلام سے مقصود تعلیم توحید ہے اور اس کو وہ پورا کررہا ہے۔

قولہ تعالیٰ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ (سورۂ نساء ع ۷)

ترجمہ — بیشک اللہ تعالیٰ شانہ شرک کے سوا جتنے گناہ ہیں جسکو چاہینگے بخش دیں گے!

قولہ تعالیٰ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ (سورۂ مائدہ ع ۱۰)

ترجمہ — بیشک جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دیگا۔ سو اُس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کردیگا اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا!

قولہ تعالیٰ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (سورۂ لقمٰن ع ۲)

ترجمہ — اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ بیشک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے!

(۲۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّھُوَ خَلَقَکَ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ خَشْیَۃَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَکَ قَالَ اَیٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَۃَ جَارِکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی تَصْدِیْقَھَا وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ۔ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ صد ۴۳

ترجمہ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔ فرمایا کہ تو ٹھراوے کسی کو اللہ کے لئے شریک حالانکہ اُسی نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔ اس نے کہا پھر کونسا آپ نے فرمایا تو اپنی اولاد کو مار ڈالے اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھاوے۔ اس نے کہا پھر کونسا۔ آپ نے فرمایا تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے پس اللہ نے یہ آیت ان حکموں کو سچ کرنے کے لئے بھیجی۔ اور جو لوگ اللہ کے ساتھ اور کو معبود نہیں پکارتے اور نہیں مار ڈالتے اُس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے بحکم شرع جیسے حدود یا قصاص میں مارتے ہیں اور زنا نہیں کرتے!

(۲۱) ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاهُنَّ قَالَ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰو وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّیْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔ (مشارق الانوار صـ۳۲۶ حدیث نمبر ۱۸۱۵)

ترجمہ — بخاری اور مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو تم سات کبیرہ گناہوں سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں اصحاب نے کہا یارسول اللہ وہ کونسے گناہ ہیں۔ فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا اور اس جان کو مارنا جس کا مارنا خدا نے حرام کیا ہے۔ لیکن حق پر مارنا درست ہے اور بیاج کھانا یتیم کا مال یعنی بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا اور نکاح والی ایماندار عورتوں کو جو بدکاری سے واقف نہیں ان کو عیب لگانا۔

(۲۲) خ اَبُوْبَكْرَةَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ۔
مشارق الانوار صـ۲۳۹ حدیث نمبر ۱۴۰۱

ترجمہ — بخاری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں تم کو بتلاتا ہوں کبیرہ گناہوں میں جو سب سے بہت بڑے ہیں ہم نے کہا یارسول اللہ بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذارسانی کرنا اور حضرت تکیہ لگائے بیٹھے تھے سو اٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو۔ اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور کہتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے کہا کہ حضرت چپ نہیں ہونگے!

ف — اے عزیزو! جاننا چاہیے کہ شرک بہت بڑا گناہ ہے اگر انسان شرک میں مبتلا ہو کر بغیر توبہ کئے

ہوئے مرگیا تو اس کی مغفرت نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ شانہ اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں اور ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث شریف میں اس کی برائی اور مذمت اور اس سے بچنے کا سخت تاکیدی مضمون جگہ بہ جگہ کثرت سے بیان فرمایا ہے یہاں بوجہ طوالت نہیں لکھا گیا ہے پس سب مسلمان دیندار بھائیوں پر لازم ہے کہ وہ شرک سے بچیں اور جن کاموں میں شرک کا وہم ہو مثل مشہور ہے کہ دودھ کا جلا چھاچھ یعنی میٹھے کو بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے اس کو علمائے حقانی سے دریافت کرے نہایت چھان بین کر کے عمل کریں اور جو عالم یا واعظ یا پیر شرک سے بچائے اس کو اپنا سچا راہبر اور خیر خواہ سمجھیں وہی سچا عالم ہے وہی مقبول برگزیدہ واعظ وہی سچا پیر ہے وہی اللہ کا پہچاننے والا ہے وہی اللہ اور رسول کا مقرب ہے۔۔۔ اس کی اتباع کرنی چاہیئے۔ یہی اسکے سچے ہونے کی کھلی ہوئی علامت اور بیّن دلیل ہے۔

اے عزیزو! جاننا چاہیئے جیسے شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ ایسا ہی بدعت بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی برائی اور مذمت اور اس سے بچنے کی سخت تاکید بیان فرمائی ہے!

(۲۳) م۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھُدٰی ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ۔

ترجمہ — مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہے اور بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اور نہایت برے وہ کام ہیں۔ جو دین میں نئے نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مشارق الانوار صفحہ ۵۹ حدیث نمبر ۱۵۸)

ف — یعنی حضور نے فرمایا کہ میرے بعد قرآن پاک اور میری سنّت پر چلیو اس واسطے کہ قرآن شریف سے بہتر کوئی کلام نہیں اور میرے طریق سے بہتر کسی کا طریقہ نہیں کہ تم میری راہ چھوڑ کے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین میں ہر نئے کاموں سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اس فعل کو کہتے ہیں جو کہ دین سمجھ کر بہ نیت ثواب و تقرب کیا جائے حالانکہ شرع میں اس کی کوئی اصل نہ ہو۔

(۲۴) ق ۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَالَیْسَ فِیْہِ فَھُوَ رَدٌّ ۔ (مشارق الانوار) حدیث نمبر ۱۳

ترجمہ — بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے دین اور شریعت میں ایسی نئی بات نکالے جو اس میں نہ ہو سو وہ نئی بات یا اس کا نکالنے والا مردود ہے!

ف — یعنی دین میں نئی بات نکالنا جس کی شرح میں کچھ اصل نہیں۔ نہ کھلی نہ چھپی۔ سو وہ نہایت گمراہی ہے۔ اور اسی کا نام بدعت ہے۔ دین میں چار چیزیں اصل ہیں۔ ایک تو قرآن شریف۔ دوسرے احادیث شریف۔ تیسرے اجماع اُمت اور اتفاق اُمت۔ چوتھے قیاس شرعی جس کی بحث اصول فقہ میں ہے سو جو بات ان چاروں اصلوں میں نہیں ہے وہی بدعت ہے۔ جتنی بدعتیں لوگوں نے خلاف شرع نکالی ہیں اس حدیث سے سب رد ہو گئیں تفصیل کی کچھ حاجت نہیں۔ مثلاً قبر پر سفیدی کرنا۔ گنبد بنانا۔ قبروں پر روشنی کرنا۔ تعزیہ بنانا بزرگوں کی قبروں پر میلہ کرنا۔ اولیا کی منّت ماننا۔ جھنڈے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہیں قرآن شریف اور احادیث شریف اور اجماع اُمت اور قیاس شرعی میں ان کی کچھ اصل ہیں بلکہ بعضے کام صریح احادیث شریف میں منع ہیں۔ اسی طرح اور بدعتوں کو خیال کر لے۔ اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس میں یہ سب چیزیں درست معلوم ہوتی ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قیاس کی بہت سی شرطیں ہیں۔ سوائے مجتہد کے کسی کا قیاس حجّت نہیں۔ غرض کہ اس حدیث میں عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے بیان فرمایا کہ سب بدعتوں کی بیخ کنی ہو گئی۔ اگر عقلمند آدمی ہے تو اس کو خوب سمجھ لیگا۔ اور سب بدعتوں کی برائی خود پہچان لیگا زیادہ دلیلوں کی کچھ حاجت نہیں۔ اس واسطے کہ علماء حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہے۔ ہزاروں بدعتیں صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہیں۔
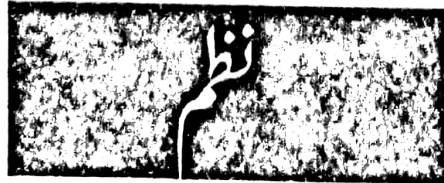
سنی ہو کر تو بدعتی مت بن   کیونکہ بدعت ہے دین کی رہزن
چھوڑ بدعت محمدی بن جا   شاد ہوں تجھ سے تا رسولِ خدا

(۲۵) م ۔ عَائِشَةَ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ ۔ مشارق الانوار صفحہ ۲۲ حدیث ۱۲۶

ترجمہ — مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی ایسا کام کرے کہ جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردودُ ہے!

ف — اس حدیث سے بدعت کی جڑ سرے سے اکھڑ گئی یعنی جس کام کے لئے دین میں حضرت کا حکم نہ ہو خواہ کُھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہے۔ مسلمان سنّی محمدیؐ کو اس سے بچنا چاہیئے۔

(۲۶) م۔ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَّامِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِىْٓ اُمَّةٍ قَبْلِىْٓ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَالَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔

ترجمہ — مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں جس کو خدا نے کسی اُمّت میں مجھ سے پہلے بھیجا مگر اس کی بعض اُمّت سے خالص جان نثار لوگ اور اس کے اصحاب ایسے ہوتے رہے ہیں کہ وہ ان کی سنّت اور ا[illegible] کی راہ کو پکڑے رہتے ہیں۔ اور اُس کے حکم کی پیروی اور فرماں برداری کیا کرتے ہیں پھر بعد میں یہ حال ہوتا ہے کہ ان کے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کرتے نہیں اور وہ کام کرتے ہیں جن کا ان کو حکم نہیں (۱) سو جو شخص کہ ان ناخلفوں سے اپنے ہاتھ سے لڑے وہ ایمان دار ہے۔ اور جو (۲) ان سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایمان دار ہے۔ (۳) اور جو ان سے اپنے دل سے لڑے تو وہ بھی ایمان دار ہے۔ ان تین کاموں کے سوائے پھر تو رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں۔ مشارق الانوار صفحہ ۱۴۶ حدیث نمبر ۹۴۲

ف — یعنی یہ قدیم دستور ہے کہ سب پیغمبروں کے دین اور سنّت کو ان کے اصحاب اور مددگار لوگ چند مدّت خوب جاری رکھتے ہیں پھر ان کے بعد ناخلف لوگ ان کے دین کو برباد کر دیتے ہیں۔ اور اپنی طرف سے بدعتیں نکالتے ہیں۔ تو ایمانداروں پر واجب ہے کہ ان کے مٹانے اور دور کرنے کی کوشش کریں۔ عمدہ مرتبہ تو یہ ہے کہ ہاتھ سے مٹا دیں اور اگر نہ ہو سکے تو زبان سے منع کریں اور نہیں تو دل سے ان کو اور ان کی بدعتوں کو برا جانیں۔ اور جو ان تینوں باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہ کرے۔ اس میں کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہیں اور جو بعضے جاہلوں میں مشہور ہے کہ موسیٰ بدین خود اور عیسیٰ بدین خود ہم کو کیا ضرورت ہے کہ ہم کسی کو بُرا کہیں۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات غلط ہے۔ بلکہ ایمان کی یہی نشانی ہے کہ بدعت اور

خلاف شرع کاموں سے عداوت رکھے اور زبان سے اُس کی بُرائی بیان کیا کرے اور جس میں یہ بات نہیں وہ محمدیؐ نہیں۔ اس واسطے کہ اس کے نزدیک سنّت اور بدعت اور اسلام اور کفر سب برابر ہوگیا۔ نہ سنّت کی طرف اس کو رغبت نہ بدعت سے نفرت!

(۲۷) خ۔ اَبُوْھُرَیْرَۃَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ یَّاْبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی۔

مشارق الانوار صفہ ۲۰۶ حدیث نمبر ۱۲۱۶

ترجمہ — بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری سب اُمّت بہشت میں داخل ہوگی۔ مگر جس نے کہ نہ مانا اور انکار کیا لوگوں نے کہا کہ انکار کرنے والا کون ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اور میری سنّت پر چلا وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت سے راضی نہ ہوا اس نے نہ مانا وہی منکر ہوا۔

ف — اس حدیث میں سنّت کی پیروی کرنے کی فضیلت اور بہشت میں داخل ہونے کی بشارت ہے اور بدعت کے نکالنے اور شریعت کے احکام پر نہ چلنے والے کے لئے بہشت میں داخل ہونے سے انکار ہے!

(۲۸) ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَیُرْفَعَنَّ اِلَیَّ رِجَالٌ مِّنْکُمْ حَتّٰی اِذَا اَھْوَیْتُ اِلَیْھِمْ لِاُنَاوِلَھُمْ اُخْتُلِجُوْا دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ۔

مشارق الانوار صہ ۳۵۳ حدیث نمبر ۱۹۹۹

ترجمہ — بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جائیں گے تم میں سے چند لوگ یہاں تک کہ جب میں ان کی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی ان کو دوں تو وہ لوگ میرے پاس سے ہٹادیئے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا۔ تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعتیں نکالیں!

ف — اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ اوّل تو اہل بدعت حوض کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے - دوم ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم غیب کا نفی ہونا۔ یعنی اگر حضرت کو واقع میں علم غیب ہوتا تو آپ کو یہ حکم نہ ہوتا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعتیں نکالی ہیں۔ اس حدیث سے ان کا قول بھی رد ہے۔ جو اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت کو مرض الموت میں تمام علوم غیب عطا کئے گئے پس جو لوگ حضرت کو عالم الغیب مانتے ہیں وہ

حضرت کی تعریف نہیں کرتے بلکہ حضرت کی توہین کرتے ہیں اور حضرت پر بہتان باندھتے ہیں اور اس حدیث کے مطابق اپنا ٹھکانا دوزخ میں بناتے ہیں۔

حدیث — مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (مسلم مع شرح مشکوٰۃ شریف صفحہ)

ترجمہ — جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا پس اسکو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ اے عزیزہ اجاننا چاہیئے کہ علماء کے فضائل میں جو آیات بیانات اور احادیث شریف وارد ہوئیں ہیں۔ ان کے مصداق وہی علماء کرام ہیں جو ان علامات مذکورہ بالا سے متصف ہوں۔ وہی علمائے آخرت ہیں وہی مقبول برگزیدہ علمائے حقانی ربانی ہیں۔ ان سے مسائل پوچھکر عمل کرنے اور ان کی تابعداری کرنے ان کے پاس بیٹھنے میں بیشمار خیرو برکت ہے۔

فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عالم کے پاس پہنچا اور اُس کے ساتھ بیٹھا اور علم کے یاد کرنے پر قادر نہیں ہے تو اس کے لئے سات کرامتیں ہیں!

(۱) طالب علموں کی فضیلت حاصل کرتا ہے۔ (۲) جب تک عالم کے پاس بیٹھنے والا ہے۔ گناہوں اور نافرمانیوں سے رُکنے والا ہے (۳) جس وقت سے کہ وہ اپنی جگہ سے نکلا تو اس پر رحمت نازل ہوگی (۴) جبکہ عالم کے پاس بیٹھا۔ پس جب اُن پر رحمت نازل ہوگی تو اُن کی برکت سے اس کو بھی پہنچے گی (۵) جب تک وہ سننے والا ہے اُس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں (۶) فرشتے اپنے پروں سے رضامندی کے ساتھ اُن کو گھیر لیتے ہیں (۷) ہر قدم جو اٹھاتا اور رکھتا ہے وہ اس کے گناہوں کے لئے کفارہ اور بلندی درجات کے لئے باعث اور زیادتی نیکیوں کا سبب ہوگا۔ (تنبیہ الغافلین ۱۵۹)

حکایت دربیان علم کی فضیلت اور عالم کی محبت

کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا اللہ تعالی حساب لیگا جب اسکی بداعمالیاں نیکیوں سے زیادہ نکلیں گی تو اس کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا جب اس کو دوزخ کے قریب لے جائیں گے تو اللہ تعالی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ارشاد فرمائے گا کہ میرے بندے کو روک کر اس سے پوچھو کہ دنیا میں کسی عالم کے پاس بیٹھا ہے۔ تاکہ میں اس کی سفارش سے اس کو معاف کردوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے دریافت کریں گے۔ وہ کہے گا کہ میں کسی عالم کے پاس نہیں بیٹھا۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام

کہیں گے۔ اے اللہ تو خوب جانتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں کسی عالم کے پاس نہیں بیٹھا۔ پھر حکم ہوگا کہ اس سے دریافت کرو کہ کسی عالم کو اچھا جانتا ہے وہ کہے گا نہیں پھر حکم ہوگا اس سے پوچھو کہ وہ کسی عالم کے دستر خوان پر بھی بیٹھا ہے وہ کہے گا نہیں پھر حکم ہوگا کہ اس سے دریافت کرو کہ وہ دنیا میں کسی ایسے محلہ میں رہا ہے جہاں عالم رہتا ہے وہ کہیگا نہیں پھر حکم ہوگا پوچھو کہ کیا اس کا نام کسی عالم کے نام سے ملتا ہے وہ کہیگا نہیں پھر حکم ہوگا کہ دریافت کرو کہ وہ کسی ایسے شخص سے محبت رکھتا ہے جو عالم سے محبت رکھتا ہو وہ کہیگا ہاں، اللہ تعالیٰ شانہ، ارشاد فرمائیے گا کہ اس کا ہاتھ پکڑو اور اس کو جنت میں داخل کرو کیونکہ میں نے اس کو اس کے طفیل معاف کیا۔ واللہ اعلم (تحفہ مرضیہ و قلیوبی)

اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمان بھائیوں کو علماء و صلحا کی محبت نصیب کرے اور ان کے زمرۂ میں داخل کرے۔ آمین۔

باب چہارم وعید علماءِ سوء

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ دنیا میں اگر ہر چیز ایک ہی قسم کی ہوتی تو اس کی قدر ہر گز نہ ہوتی۔ مثلاً اگر دن ہی دن ہوتا اور رات نہ ہوتی تو دن کی ہرگز کوئی قدر نہ کرتا۔ اسی طرح اگر رات ہی رات ہوتی اور دن نہ ہوتا تو رات کی کوئی قدر نہ کرتا۔ کیونکہ تُعْرَفُ الْاَشْیَاءُ بِاَضْدَادِھَا قول مشہور ہے۔ یعنی تمام چیزیں اپنے مقابل سے پہچانی جاتی ہیں۔ پس باب سوم میں علمائے حقانی ربانی کے علامات اور حالات فضائل لکھے جا چکے ہیں اب اُن کے مقابل میں علمائے سوء یعنی برے علماء ہیں۔ اب چوتھے باب میں اُن کی علامات اور حالات قبائح لکھے جاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اُن کی مذمت قرآن مجید فرقان حمید میں اور ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں جگہ بہ جگہ کثرت سے بیان فرمائی ہیں۔

(مضمون قرآن شریف) قَوْلُہٗ تَعَالیٰ مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰتَہ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًاط بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِط وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ

ترجمہ —— ان لوگوں کی مثال کہ جن کو توریت دی گئی پھر اس کو اُنہوں نے نہ اٹھایا یعنی اُس پر عمل نہ کیا۔ اُس گدھے کی مثال ہے جو کتابیں اُٹھائے پھرتا ہے کیا ہی بُری مثال ہے اس قوم کی جس نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں۔ اور اللہ ظالموں کے گروہ کو ہدایت نہیں دیتا۔ ہر چند یہ آیت علمائے یہود کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اُن

کے علم پر عمل نہ کرنے کی مثال دی گئی ہے۔ یہی حال اُن علمائے اُمّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے۔ (سورہ الجمعہ ع ۲)

نظم فارسی مع ترجمہ اُردو

علم چندان کہ بیشتر خوانی	چون عمل در تو نیست نادانی
علم جتنا تو زیادہ پڑھے	مگر جب تجھ میں عمل نہیں تو بیوقوف ہے
نہ محقق بود نہ دانش مند	چار پائے بروکتا بے چند
نہ محقق ہے اور نہ سمجھ دار	بلکہ جانوروں کے مانند ہے کہ اسپر کتابیں لدی ہوئی ہیں
آن تہی مغز راچہ علم و خبر	کہ برو ہیزم ست یا دفتر
اس بے وقوف کو کیا علم اور کیا خبر	کہ اس کے اوپر لکڑی ہے یا دفتر

قَوْلُہٗ تَعَالیٰ۔ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ۔ (سورہ البقرہ ع ۵)

ترجمہ — تم لوگوں نیکی کے ساتھ حکم کرتے ہو اور خود اپنے نفسوں کو بھلاتے ہو!

(مضمون احادیث شریف) وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِہِ الْعُلَمَآءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِہِ السُّفَہَآءَ اَوْ یَصْرِفَ بِہٖ وُجُوْہَ النَّاسِ

ترجمہ — اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے علماء پر فخر کرنے کے لئے یا جھگڑنے کے لئے یا لوگوں کو اپنی طرف رجوع کرنے کے لئے علم حاصل کیا تو اللہ اسکو آگ دوزخ میں داخل کریگا۔ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف صفحہ جلد اول)

(۲۹) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا یُبْتَغٰی بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ لَا یَتَعَلَّمُہٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِہٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

ترجمہ — اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے علم نہیں سکھا مگر یہ اُس کے سبب سے دنیا کی دولت حاصل کرے تو قیامت کے دن جنت کی بُو بھی نہ پائیگا۔ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ صفحہ)

(۳۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ کَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ۔ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ ص ۱۶۴

ترجمہ — اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص سے علم کی بابت سوال کیا گیا اور وہ اُس کو جانتا ہے پھر چھپاتا ہے تو اُس کے منہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام دی جاوے گی!

ف — یہ اس علم کے حق میں ہے کہ جس کی تعلیم ضروری ہے۔ مثلاً اگر کوئی غیر مسلم اسلام کی حقیقت کو دریافت کرے یا کسی نے حلال و حرام کے بارے میں مسئلہ پوچھا پس اُس نے جواب نہیں دیا۔ اور کسی دنیاوی غرض سے اُس کو چھپایا تو وہ اس وعید میں داخل ہوگا! اَللّٰهُمَّ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(۳۱) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَّا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰی عُلَمَآءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِیْهِمْ تَعُوْدُ۔ (مظاہر حق) شرح مشکوٰۃ صفحہ ۱۱

ترجمہ — اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ نہیں باقی رہے گا اسلام مگر نام اُس کا اور نہیں باقی رہے گی قرآن سے مگر رسم اُس کی اُن کی مسجدیں آباد ہوں گی اور حقیقت میں وہ ہدایت سے ویران ہوں گی علماء ان کے بدترین خلائق ہوں گے کہ نیچے آسمان کے ہیں فتنہ اُن کے نزدیک سے نکلیگا اور انہیں میں لوٹیگا!

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ یہ ایسا نازک زمانہ ہے کہ شرک و بدعت جور و ظلم فتنہ و فساد کا ہر طرف شور و غل ہے۔ غیر مسلم قومیں اپنے اپنے مذہب کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کر رہی ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ خواب غفلت میں پڑے خراٹے لے رہے ہیں۔ مذہب سے کوسوں دور ہیں عوام الناس کی یہ حالت ہے کہ باپ بیٹے سے جدا ہے اور بھائی کا بھائی دشمن ہے نہ ادب ہے نہ لحاظ شتر بے مہار ہیں علماء کا یہ حال ہے کہ اُنمیں ادنی ادنی سی باتوں میں اختلاف ہے ہر شخص اپنے اپنے خیال میں مست ہیں بعضے جاہل جبّہ دستارے سے مزین ہو کر اپنے آپ کو بڑا عالم سمجھ کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اور علمائے حقانی سے نفرت دلاتے ہیں اور بعض جاہل ہاتھ میں تسبیح لیکر عوام کو مرید کرتے اور شریعت کے احکام سے نفرت دلاتے ہیں۔ ایسے وقت میں اگر کوئی عالم با عمل عوام الناس کو ان جاہلوں مکّاروں کے دام مکر و فریب سے بچانے کے لئے تیار ہو تو عوام الناس اُسی کے درپے آزار

ہوتے ہیں۔ اور حق و ناحق کا فیصلہ نہیں کرتے نہ اپنی اصلاح کرتے ہیں بلکہ اور فتنہ و فساد پر آمادہ ہوتے ہیں۔ اور عوام میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اپنی اصلاح چاہتے ہیں۔ لیکن وہ بوجہ عام و فتنہ و فساد کے نہ علمائے حقانی تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور نہ کسی طرح سے ان سے فیضیاب ہوسکتے ہیں۔ پس ایسے نازک وقت کے لئے ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ ۔ مشکوۃ شریف ۸۹

ترجمہ — جس نے میری سنّت کے ساتھ میری امت کے فساد کے وقت دلیل پکڑی اور اُسی سنّت پر چلا تو اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے!

پس ہمیشہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ فساد کے وقت سنّت کی جستجو کر کے اس پر عمل کریں۔ کیونکہ سنّت پر عمل کرنے والا ہمیشہ فتنہ و فساد سے بےخوف رہتا ہے۔!

اَللّٰهُمَّ عَافِنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۔ اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَعُلَمَآءِ الصّٰلِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۔ اٰمِيْن ثُمَّ اٰمِيْن ۔

باب پنجم عقائد حقہ اہل سنّت والجماعت

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ اسلام کے عقائد میں سب سے پہلے مسلمانوں کے لئے کلمہ شریف اور ایمان مجمل اور ایمان مفصل کو مع معنی اور مطلب کو سمجھ کر دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے اور اسی کو ایمان لانا کہتے ہیں۔ یہی ضروریات دین میں سے ہیں ان میں اگر کوئی ایک کو نہ مانے یا نکار کرے تو وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے اسلئے پہلے پانچوں کلمے اور ایمان مجمل اور ایمان مفصل مع ترجمے کے لکھے جاتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو اور ان کے بچوں کو زبانی یاد کرنے میں آسانی ہو بعد ازاں ایمان مفصل کا خلاصہ لکھا جاوے گا تاکہ مسلمانوں کو صحیح عقائد حقہ اہلسنت و الجماعت کے معلوم ہوجاویں اور اس پر اعتقاد رکھیں۔ کیونکہ عقائد پر نجات کا دار و مدار ہے۔

(اوّل کلمہ طیب) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔!

ترجمہ — پہلا کلمہ پاکی کا نہیں ہے کوئی معبود بالحق سوائے اللہ کے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں

اضافہ جدیدہ نمبر (۲)

جاننا چاہیئے کہ تفسیر کبیر و نزہتہ المجالس وغیرہ میں کلمہ طیبہ کے لطائف عجیب و غریب ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں!

لطیفہ اوّل —— کلمہ طیبہ کی اصل توحید ہے اور وہ جملوں سے مرکب ہے۔

اوّل —— لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ جو تنہا توحید کو ثابت کرتا ہے۔ یہ جملہ بارہ حرفوں سے مرکب ہے۔

دوم —— مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کرتا ہے یہ جملہ بھی بارہ حرفوں سے مرکب ہے!

اور پورے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں چوبیس حرف ہیں۔ اسی طرح رات نہ بڑی ہو نہ چھوٹی بارہ گھنٹے کی ہوتی ہے اور دن بھی نہ بڑا ہو نہ چھوٹا بارہ گھنٹے کا ہوتا ہے اور پورے رات اور دن کے جملہ چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں۔

پس جو شخص کلمہ طیبہ کو جس کے چوبیس حروف ہیں۔ صدق دل سے رات دن میں ایکبار پڑھے گا تو ایک رات دن کا ثواب جس کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں۔ اسکے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور ایک رات دن کے گناہ جو چوبیس گھنٹے میں اس سے سرزد ہوئے ہیں معاف فرمائے جائینگے۔ اور جنت میں اسکے چوبیس درجے بلند کئے جائیں گے۔ اسی خاص وجہ سے کلمہ طیبہ کے جملہ حروف چوبیس ہیں۔

سوال —— کیا یہ فضیلت ہر خاص و عام کے لئے ہے مثلاً جب کسی کی زبان پر کلمۂ طیبہ کے الفاظ جاری ہوئے تو وہ ثواب مذکورہ بالا کا مستحق ہوگا یا نہ؟

جواب —— یہ جملہ حروف جو معلوم ہوئے ہیں اعلیٰ درجے کی دوسری صفت بھی رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ جملہ حروف بے نقطہ ہیں اور وہ اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ بیشک کلمہ طیبہ کے فضائل صحیح اور درست ہیں جیساکہ تونے دیکھا اور سنا ہے مگر شرط اس بات کی ہے کہ اس پاک کلمہ شریف کے پڑھنے کے وقت اپنے دل کو اس طرح سے اللہ تعالیٰ شانہ کے سوا غیروں کے خیال سے پاک و صاف اور خالی رکھے جس طرح سے یہ کلمہ طیبہ کے جملہ حروف نقطے سے خالی ہیں۔

برزبان تسبیح و در دل گاؤ خر	ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

لطیفہ دوم — جاننا چاہیئے کہ ہر چند اس کلمہ طیبہ کے چوبیس حروف ہیں مگر اسکے سات اجزاء ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) لَا (۲) اِلٰہَ (۳) اِلَّا (۴) اَللّٰہُ (۵) مُحَمَّدٌ (۶) رَسُوْلُ (۷) اَللّٰہِ!

اور دوزخ کے طبقات بھی سات ہیں۔ اور بنی آدمؑ کے وہ اجزا جنکی وجہ سے قیامت کے دن ثواب یا عذاب ہوگا وہ بھی سات ہیں اور انہیں سات اجزاء سے حساب ہوگا وہ یہ ہیں (۱) دونوں پاؤں (۲) شرمگاہ (۳) شکم مع سینہ و دل (۴) دونوں ہاتھ (۵) منہ مع زبان (۶) دونوں کان (۷) دونوں آنکھ!

پس کلمہ طیبہ کے ساتوں اجزاء اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ جو شخص کلمہ طیبہ کو پڑھے گا بموجب حدیث شریف مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ادخلہ الجنۃ رواہ البخاری یعنی جو شخص کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو پڑھے تو حق تعالیٰ شانہ اس کے بدن کے ساتوں اجزاء کو ساتوں دوزخ کے طبقات سے نجات بخشے گا اور اپنے فضل و کرم سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

سوال — کیا یہ فضیلت عام ہے کہ ہر کلمہ گو اسکا مستحق ہے یا کسی خاص صفت کے ساتھ مخصوص ہے؟

جواب — یہ ساتوں اجزاء کلمہ طیبہ کے مجوف ہیں۔ یعنی ساتوں اجزاء کو جب بخط نسخ لکھیں تو وہ خوف دار ہوتے ہیں یعنی انکے بیچ میں سفیدی باقی رہتی ہے۔ چنانچہ — لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہ درمیان لَآ وَاِلٰہَ وَاِلَّا وَاللّٰہُ وَمُحَمَّدٌ وَرَسُوْلُ وَاللّٰہِ یعنی تمام کے پیٹ خالی باقی رہتے ہیں یعنی چشمہ دار ہیں!

پس اشارہ لطیف اسمیں یہ ہے کہ یہ فضیلت جائز اور صحیح ہے مگر شرط یہ ہے کہ پڑھنے والا کلمہ طیبہ کے پڑھتے وقت اپنے دل کو اسطرح پاک و صاف رکھے جس طرح سے کلمہ طیبہ کے ساتوں اجزاء کے پیٹ خالی اور صاف ہیں۔

زبان در ذکر دل در فکر خانہ	چہ حاصل زین نماز پنجگانہ

دوم کلمہ شہادت — اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

ترجمہ — دوسرا کلمہ گواہی کا۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں!

سوئم کلمہ تمجید — سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ!

ترجمہ — تیسرا کلمہ بزرگی کا۔ پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ بڑا بزرگ ہے اور نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ بلندی اور بزرگی والے کی توفیق سے!

(چہارم کلمہ توحید) — لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

ترجمہ — چوتھا کلمہ ایک پنے کا۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے ایک ہے وہ اور نہیں ہے شریک اُس کا کوئی اُسی کے لئے ملک ہے اور سب تعریف اُسی کو ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ اُسی کے ہاتھ میں خیر اور برکت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(پنجم کلمہ ردّ کفر) — اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

ترجمہ — پانچواں کلمہ کفر کے ردکا۔ اے اللہ بیشک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ شرک کروں میں تیرے ساتھ کسی ایسے شے سے کہ جس کو میں جانتا ہوں۔ اور مغفرت چاہتا ہوں تیرے سے جو میں نہیں جانتا ہوں۔ توبہ کی میں نے اس سے اور باز آیا میں کفر اور شرک سے اور تمام گناہوں سے اسلام لایا میں اور ایمان لایا میں اور کہتا ہوں میں نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔

(ایمان مجمل) — اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ

ترجمہ — ایمان بغیر تفصیل کے۔ ایمان لایا میں اللہ پر اس کے ناموں کے ساتھ اور صفتوں کے ساتھ اور میں نے اس کے تمام احکام کو قبول کیا!

(ایمان مفصل) — اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ — ایمان تفصیل کیا ہوا۔ ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اس بات پر کہ نیکی اور بدی سب تقدیر سے ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر!

ایمان مفصل کی خلاصہ شرح

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ شرح ایمان لایا میں اللہ پر!

عقیدہ — اللہ ایک ہے! قولہ تعالیٰ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (سورہ البقرہ ع ۱۹)

ترجمہ — تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے۔

عقیدہ — اللہ اکیلا ہے وہ پاک ہے کسی کا محتاج نہیں نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ نہ اُس کا کسی سے رشتہ ناتہ ہے نہ اس کا کوئی مقابل ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔ (سورۃ الاخلاص)

ترجمہ — اے پیغمبر تو کہدے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا۔ اور نہیں ہے اُس کا کوئی مقابل یعنی اُس کا ہمسر کوئی نہیں ہے۔

عقیدہ۳ — وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا! قولہ تعالیٰ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ (سورۃ الحدید ع)

ترجمہ — وہی پہلا ہے اور پچھلا اور باہر اور اندر! یعنی ظاہر و پوشیدہ ہے۔

عقیدہ۴ — کوئی چیز اُس کے مانند نہیں اور وہ سب سے نرالا۔

قولہ تعالیٰ — لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۔ (سورۃ الشوریٰ ع ۲)

ترجمہ — نہیں ہے مثل اُس کے کوئی شے!

عقیدہ۵ — اللہ سب دیکھتا اور سنتا ہے۔ قولہ تعالیٰ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ؕ (سورۃ الحج ع ۱۰)

ترجمہ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے!

عقیدہ۶ — اللہ زندہ اور تھامنے والا ہے نہ اونگھتا ہے نہ سوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم (سورۃ البقرہ ع ۳۴)

ترجمہ — اللہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا ہے نہ اونگھتا ہے نہ سوتا ہے!

عقیدہ۷ — تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا! قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۔ (سورۃ الزمر ع ۶)

ترجمہ — ہر چیز کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے!

عقیدہ۸ — اللہ ہی تمام جہان کا مالک ہے جس کو چاہیئے دولت و سلطنت دیوے اور جس سے چاہے چھین لیوے۔ جس کو چاہے عزت دیوے جسکو چاہے ذلیل کرے۔ اُسی کے ہاتھ میں سب خیر و برکت ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ قولہ تعالیٰ — قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ (سورۃ آل عمران ع ۳)

ترجمہ — تو کہہ یا اللہ مالک سلطنت کے تو سلطنت دیوے جسکو چاہے اور سلطنت چھین لیوے جس سے چاہے اور عزت دیوے جس کو چاہے اور ذلیل کرے جس کو چاہے تیرے ہاتھ ہے سب خوبی بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

عقیدہ ۹ — اللہ کا وعدہ سچا ہے اس سے بڑھ کر کون سچا ہو سکتا ہے۔ قولہ تعالیٰ — وَعۡدَ اللّٰہِ حَقًّا ؕ وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیۡلًا ۔ (سورہ النساء ع ۱۸)

ترجمہ — اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ سے زیادہ سچی کس کی بات ہے!

عقیدہ — اللہ تعالیٰ شانہ کی نسبت یہ عقیدہ رکھنا (نعوذ باللہ من ذلک) کہ جھوٹ بولتا ہے۔ یہ عقیدہ کسی غیر مسلم قوم کا بھی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہو۔ ایسا بد ترین عقیدہ رکھنے والا اہلسنت والجماعت کے نزدیک مردود و ملعون ہے۔

قولہ تعالیٰ — لَعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ ۔ (سورہ آل عمران)

ترجمہ — جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

عقیدہ — وہی اپنے بندوں پر مہربان ہے قولہ تعالیٰ — وَاِنَّ اللّٰہَ بِکُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ؕ (سورۃ الحدید ع) ترجمہ — اور بیشک اللہ تم لوگوں پر بہت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

عقیدہ ۲ — وہی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کر کے بخش دیتا ہے۔

قولہ تعالیٰ — وَہُوَ الَّذِیۡ یَقۡبَلُ التَّوۡبَۃَ عَنۡ عِبَادِہٖ وَیَعۡفُوۡا عَنِ السَّیِّاٰتِ ؕ ۔ (سورہ الشوریٰ ع ۳)

ترجمہ — اور وہی خدا تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی برائیاں معاف کر دیتا ہے۔

عقیدہ ۳ — وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے۔ وہی روزی دیتا ہے۔

قولہ تعالیٰ اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ ثُمَّ رَزَقَکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ؕ

ترجمہ — اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے۔ پھر وہی تم کو روزی دیتا ہے پھر وہی تم کو مارے گا پھر وہی جلاوے گا!

عقیدہ ۴ — اللہ تعالیٰ سے کوئی شے پوشیدہ نہیں وہ ہر شے کو جانتا ہے خواہ آسمان میں ہو خواہ زمین میں

قولہ تعالیٰ — وَمَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۔ (سورہ ابراہیم ع ۶)

ترجمہ — اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں ہے نہ آسمان میں نہ زمین میں!

عقیدہ ۵ — اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے! قولہ تعالیٰ وَیَفۡعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ۔ (سورۂ ابراہیم ع ۴) ترجمہ اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

عقیدہ ۶ — بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ عطا کیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں! فَمَنۡ شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡیَکۡفُرۡ ۙ (سورہ الکہف ع ۴)

ترجمہ — پھر جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر کرے!

عقیدہ۱۷ --- گناہ کے کام سے اللہ تعالیٰ ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتا ہے۔
قولہ تعالیٰ --- وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ
ترجمہ --- اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری پسند نہیں کرتا۔ اور جو تم اُس کا شکر کرو تو وہ تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔
عقیدہ۱۸ --- بندوں کو کسی چیز کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے! قولہ تعالیٰ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ
(سورۃ الصفت ع ۳) ترجمہ تم کو اور تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے!
عقیدہ۱۹ --- اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا ہے جو بندوں سے نہ ہو سکے! قولہ تعالیٰ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (سورۃ والبقر ع ۴۰) اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا۔ مگر اسی کا جو اُس کی طاقت اور اختیار میں ہو (یعنی اللہ تعالیٰ حد سے زیادہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا)
عقیدہ۲۰ --- اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اور لوگ اسی کے محتاج ہیں! قولہ تعالیٰ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ (سورۃ الفاطر ع ۳)
ترجمہ --- اے لوگوں تم خدا کے محتاج ہو اور اللہ تو بے نیاز (اور خود تمام) خوبیوں والا ہے!
عقیدہ۲۱ --- کوئی چیز اس کے ذمے نہیں وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے قولہ تعالیٰ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ (سورۃ الانبیاء ع ۲)
ترجمہ --- وہ جو کرے اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا اور بندوں سے پوچھ ہو گی!
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ (شرح) اور اس کے فرشتوں پر ایمان لائے۔
عقیدہ۲۲ --- اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے اُن کو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ کیا ہے۔ اُن کو فرشتے کہتے ہیں۔ ان کا مرد ہونا یا عورت ہونا کچھ نہیں بتلایا گیا عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ (مظاہر حق شرح مشکوۃ جلد ۴ صفحہ ۴۷۵)
ترجمہ --- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ملائکہ نور سے پیدا کئے گئے ہیں!
عقیدہ۲۳ --- جن کاموں میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو لگا دیا ہے انہیں میں لگے رہتے ہیں اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں!
قولہ تعالیٰ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۔ (سورۃ التحریم ع ۱)

ترجمہ — اللہ جو ان کو حکم دے وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے وہ (فوراً بجالاتے ہیں)

عقیدہ ۲۴۔ دو فرشتے ہے آدمی کی نیکی بدی لکھتے ہیں ان کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ — وَاِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ یَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ (سورۃ الانفطار ع ۱)

ترجمہ — حالانکہ تم پر ہمارے چوکیدار تعینات ہیں۔ عزت دار لکھنے والے فرشتے جو تم کرتے ہو اُن کو خبر ہے!

عقیدہ ۲۵۔ بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو ہر انسان کو تکلیف سے بچاتے اور اُن کی حفاظت کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَمِنۡ خَلۡفِہٖ یَحۡفَظُوۡنَہٗ (سورۃ الرعد ع ۲) ترجمہ آدمی کے ساتھ آگے اور پیچھے باری باری سے فرشتے لگے رہتے ہیں جو خدا کے حکم سے اُس کو بچاتے ہیں۔

عقیدہ ۲۶۔ جب آدمی مرجاتا ہے۔ اگر دفن کیا جائے تو دفن کرنے کے بعد اگر دفن نہ کیا جاوے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن میں ایک منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں۔ اگر مردہ ایمان دار ہے تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ تو پھر اس کے لئے سب طرح کا آرام و راحت ہے۔ اور یہ حکم ہوتا ہے کہ جس طرح دولہا دولہن کے پاس بے کھٹکے سوتا ہے۔ سو جاؤ۔ اور اگر ایمان دار نہیں ہے تو وہ سب باتوں کے جواب میں۔ یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب ہوتا ہے۔ اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کردیتا ہے۔ مگر یہ سب باتیں عذاب و ثواب کی مردے کو معلوم ہوتی ہیں۔ ہم لوگ نہیں دیکھ سکتے جیسا سوتا ہوا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے۔ اور جاگتا ہوا آدمی اس کے پاس بیٹھا ہوا بے خبر ہے!

ق — اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔ (مشارق الانوار صفحہ ۲۲۹ حدیث نمبر ۳۴۴)

ترجمہ — بخاری اور مسلم میں حضرت براءؓ بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جبکہ قبر میں سوال ہوتا ہے۔ تو وہ یہ گواہی دیتا ہے کہ سوائے خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں اور یہی مطلب ہے خدا کے قول کا جو قرآن شریف میں ہے کہ ایمان والوں کو خدا ثابت بات پر ثابت رکھتا ہے۔

ف۔ یعنی یہ جو قرآن میں فرمایا ہے کہ ایمانداروں کو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہے تو مراد ثابت بات سے توحید اور رسالت کی گواہی ہے۔ معلوم ہوا کہ قبر کا سوال و جواب قرآن شریف اور احادیث شریف دونوں

سے ثابت ہے اِمْ اَنَسٍ لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّسْمِعَکُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (مشارق الانوار صفحہ ۱۹۵ حدیث نمبر (۱۱۵۵)

ترجمہ — مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر مجھ کو اس کا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردوں کا دفن کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا!

ف — یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ اپنے مردوں کا دفن کرنا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر میں عذاب کے وقت چلّاتا ہے۔ پر آدمی اور جن اس واسطے نہیں سنتے کہ ان کی زندگی دشوار نہ ہو جاوے۔

عقیدہ ۲۷ — مُردے کے لئے دُعا کرنے اور کچھ خیر و خیرات دیکر بخشنے سے اس کا ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے!

قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ۔ سورۂ حشر

ترجمہ — اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو (بھی) جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں!

مسئلہ کبھی کبھی قبرستان میں جایا کرو۔ اس سے دنیا کی محبت کم ہوتی ہے اور آخرت یاد ہوتی ہے۔ خصوصاً والدین کی قبر پر جانا بہتر ہے!

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ۔ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۸۴)

ترجمہ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا پس اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو اس واسطے کہ قبروں کا زیارت کرنا دنیا سے۔ بے رغبت کرتا ہے اور آخرت کو یاد دلاتا ہے۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْہِ اَوْ اَحَدِھِمَا فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ غُفِرَلَہٗ وَکُتِبَ بَرًّا۔ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۸۴)

ترجمہ — حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی ہر جمعہ کو زیارت کرے تو اس کو بخشش کی جاتی ہے۔ اور اس کے نامۂ اعمال میں نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

مسئلہ جب قبرستان میں جاوے تو قبرستان کے قریب پہنچتے ہی یا قبر کے قریب یہ دعا پڑھے اَلسَّلَامُ

عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَالُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ! اس دُعاء کا ترجمہ حضرت بریدہ والی حدیث میں آگے آتا ہے۔

دعن بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يعلّمهم اِذَا خرجُوا اِلَى المقابر السَّلام عليكم اهل الدِّيَارِ مِنَ المؤمنينَ والمسلمين وَاِنَّا اِنشاءَ اللّٰهُ بكُمْ لَلَاحِقونَ نسْئَالُ اللّٰهَ لَنَا ولكم العافيةَ۔
مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفہ ۸۳

ترجمہ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو سکھاتے تھے جبکہ وہ قبروں کی طرف نکلیں تو کہیں تم پر سلام ہے اے گھر والو مومنین اور مسلمین سے اور تحقیق اگر اللہ چاہے گا تو ہم بھی تمہارے ساتھ البتہ ملیں گے۔ ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔!

ف —۔ جب قبرستان میں جاوے تو پہلے اس دعا مذکورہ بالا کو پڑھے۔ یہی مسنون ہے اور جب کسی قبر کے پاس پہنچے تو قبلہ کی جانب کھڑا ہو اور اپنے منہ کو میّت کے چہرے کے مقابل کر کے سورۂ فاتحہ اور سورہ تکاثر اور قل ھو اللہ احد کو تین بار پڑھ کر میّت کو ثواب پہنچائے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ اور قبر کو ہاتھ نہ لگائے نہ بوسہ دے یہ شرعاً ناجائز ہے!

سورۂ فاتحہ و سورۂ تکاثر و سورۂ اخلاص کا پڑھنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے (مالا بدمنہ صفحہ ۸۷) اور اس کے علاوہ سورہ یسین و سورہ ملک وغیرہ کا پڑھنا بھی آیا ہے پس جو کچھ ہو سکے پڑھے اور ثواب پہنچائے۔

مسئلہ ایصال ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ جس عبادت کا ثواب پہنچانا منظور ہو تو اس عبادت سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اے اللہ اس عبادت کا ثواب فلاں شخص کی روح کو پہنچادے۔ مثلاً قرآن شریف کی سورتیں یا اور کوئی ذکر یا تسبیح یا نفل نماز پڑھ کر یا نفل روزہ رکھ کر یا نفل حج ادا کر کے یا کسی محتاج کو کھانا کھلا کر یا کچھ دے کر حق تعالیٰ سے دعا کرے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ هٰذِهِ الْعِبَادَةِ اِلٰى فُلَانٍ۔

ترجمہ — اے اللہ اس عبادت کا ثواب فلاں کی روح کو پہنچادے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اس کا ثواب پہنچادیگا۔ یہ اس کا انعام واکرام ہے۔

نوٹ — فلاں کی جگہ پر میّت کا نام لے۔ اور اگر کئی شخصوں کو ثواب پہنچانا منظور ہو تو بجائے روح کے ارواح کہے۔

آج کل ہمارے اطراف و جوانب میں جو یہ رائج ہے کہ کھانا یا شیرینی وغیرہ آگے رکھ کر قرآن مجید کی

سورتیں پڑھتے ہیں اور اس کو ایک ضروری امر خیال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بغیر کھانا رکھے ہوئے صرف قرآن مجید کی سورتیں پڑھ کر ثواب پہنچائے یا کھانا بغیر کچھ پڑھے فقیر کو دے کر ثواب پہنچائے تو لوگ اس کو ملامت کرتے ہیں اور بُرا بھلا کہتے ہیں۔ اس لئے ہم ایک استفتا جناب مولانا مولوی عبدالحی صاحب مرحوم و مغفور سنّی حنفی فرنگی محلی لکھنوی کا نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

استفتاء — کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فاتحہ جو مروج ہے۔ مشائخ صوفیہ میں اور بعض کتب مثل آداب الطالبین وغیرہ میں مذکور ہے۔ کہ شیرینی یا طعام وغیرہ رکھ کے سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص وغیرہ پڑھ کر میّت کو ثواب بخشتے ہیں اور اس کا نام عرف میں فاتحہ ہے جائز ہے یا نہیں اور یہ ثواب بمذاہب اہل سنت میّت کو پہنچتا ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

ھو المصوب — ثواب اموات کو بمذہب اہلسنت پہنچتا ہے اور پڑھنا فاتحہ اخلاص وغیرہ کا اور اُس کا ثواب بخشنا مردوں کو موجب رفعت درجات کا ہے۔ لیکن جو طریقۂ فاتحہ کا مروج ہے کہ شیرینی وغیرہ سامنے رکھ کر کھڑے ہو کے فاتحہ دیتے ہیں۔ اس کی اصل شرع میں نہیں ہے۔ حررہ محمد عبدالحی عفاعنہ القوی **(مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ ۲۰)**

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ آدمی دنیا میں کس مصیبت سے مال جمع کرتا ہے وہ اپنے مال کو اپنے مرنے سے پہلے جس طرح سے چاہے خرچ کر سکتا ہے۔ چاہے وہ کسی کو بطور ہبہ کے دیدے یا خیرات کر دے وہ مالک ہے اس کو ہر طرح کا اختیار ہے۔ لیکن جب وہ مر گیا تو اب اُس کی ملکیت ختم ہو گئی۔ شرعاً اُس کے مال کے لئے یہ حکم ہے۔ کہ سب سے پہلے میّت کی تجہیز و تکفین میّت کے مال سے کی جاوے۔ بعد ازاں جو مال باقی رہے اُس سے میّت کا قرض ادا کیا جاوے۔ قرض ادا کرنے کے بعد جو مال باقی رہے اس کے تین حصّے برابر برابر کئے جاویں اسمیں سے ایک حصّے سے میّت کی وصیت پوری کی جاوے بشرطیکہ میّت نے وصیت کی ہو۔ اور بقیہ دو حصّے وارثوں پر بقاعدۂ شرعی تقسیم کئے جاویں۔ اب اگر میّت کے مرنے کے بعد میّت کے مال سے ایصال ثواب کیا جاوے تو اس میں کئی احتمالات میں اس وجہ سے شرعاً ناجائز ہے۔!

اوّل میّت کے مرنے کے بعد ہی فوراً اُس کی ملکیت زائل ہو جاتی ہے اس لئے میّت کے مال کو میّت کا سمجھ کر ایصال ثواب کرنا ناجائز ہے!

دوسرے وارثوں پر تقسیم ہونے سے پہلے ایصال ثواب کیا جاوے تو اس میں وارثوں کی حق تلفی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بھی ناجائز ہے!

ا — سوائے ہندوستان کے کسی اقلیم میں مروج نہیں ہے۔ ۱۲

سوم اگر سب سے اجازت لی جائے تو اس میں بعض نابالغ ہوتے ہیں اور ان کی اجازت شرعاً معتبر نہیں ہے ان کی حق تلفی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بھی ناجائز ہے!

چہارم اگر وارثوں میں کوئی نابالغ نہ ہو اور سب کے سب خلوص نیّت سے اور بلا شرم و حیا اور بغیر کسی کے دباؤ کے خوشی بخوشی اجازت دیں اور ایصال ثواب کیا جائے تو جائز ہے لیکن ایسا کم ہوتا ہے۔ کہ وارثوں میں سے کوئی نابالغ نہ ہو۔ اس لئے بہتر اور مناسب یہ ہے کہ وارثوں میں سے اگر کسی کو میّت کے ساتھ سچّی محبت ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے مال سے ایصال ثواب کریں۔ تاکہ مردوں کو ثواب پہنچے اور اپنے آپ بھی کسی کی حق تلفی کرنے سے بچ جاوے ایصال ثواب کے لئے اپنی طرف سے کوئی تاریخ مقرر کرنا یا کسی خاص چیز کو مقرر کرنا اپنے لئے تنگی کرنا ہے۔ حالانکہ دین میں آسانی ہے۔ اس میں تنگی نہیں ہے۔ اس لئے جس وقت جو شے میسر ہو اُسی کے ساتھ خلوص نیت سے اپنے مردوں کو ثواب پہنچایا کریں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغِ۔

وَكُتُبِهٖ (شرح) اور اس کی کتابوں پر ایمان لائے۔

عقیدہ ۲۸ — اللہ تعالیٰ نے بہت سی کتابیں آسمان سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی معرفت پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں۔ اُن سب پر ایمان لانا چاہیئے۔

قولہ تعالیٰ — قُولُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔ (سورہ البقرہ ۲۰۰)

(ترجمہ — مسلمانو!) تم کہو ہم اللہ پر اور جو ہم پر اُترا (قرآن) اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اُن کی اولاد پر اُترا اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے پیغمبروں کو اپنے پروردگار سے ملا پر ایمان لائے۔ ہم اُن پیغمبروں میں سے کسی ایک کو بھی الگ نہیں کرتے اور ہم اُس کے تابعدار ہیں۔

عقیدہ ۲۹ — (۱) توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور (۲) زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی اور (۳) انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور (۴) قرآن شریف ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا!

قولہ تعالیٰ — اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۔ (سورۃ المائدہ ع ۷)

ترجمہ — بیشک ہم نے توریت نازل فرمائی تھی۔ جس میں ہدایت اور نور تھا!

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۔ (سورۃ النساء ع ۲۳)

ترجمہ — اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔

وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۔ (سورۃ الحدید ع ۴)

ترجمہ — ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں انجیل دی۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ (سورۃ الحجر ع ۱)

ترجمہ — بیشک ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم اس کے محافظ (اور نگہبان) ہیں!

وَرُسُلِهٖ (شرح) اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔

عقیدہ — بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آئے ان کی ٹھیک تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے! وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۔ (سورۃ المومن ع ۸)

ترجمہ — اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر بھیجے جن میں بعضے تو وہ ہیں کہ ان کا قصّہ ہم نے آپ سے بیان کیا اور بعضے وہ ہیں جن کا قصہ ہم نے آپ سے بیان نہیں کیا!

عقیدہ — سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے پچھلے پیغمبر ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

قولہ تعالیٰ — اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۔ (سورۃ البقر ع ۴)

ترجمہ — ضرور میں بناؤں گا زمین میں ایک نائب

قولہ تعالیٰ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔

(سورۃ الاحزاب ع ۱۵) ترجمہ محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں۔ اور سب نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں!

عقیدہ — پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے اور سب میں زیادہ مرتبہ ہمارے آقا مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمدؐ رسول اللہ صلی ال ہ علیہ وسلم کا ہے!

قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ ۔ (سورۃ بنی اسرائیل ع ۲)

ترجمہ — اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی۔

حدیث اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۴۹۷

ترجمہ — قیامت کے دن میں اولادآدمی کا سردار ہونگا!

عقیدہ ۳۳ — ہمارے آقاو مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہ ہوگا!

حدیث اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ۔ (مظاہر حق جلد چہارم صفحہ ۲۱)

ترجمہ — میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا!

عقیدہ ۳۴ — جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے لئے رحمت ہیں۔

قولہ تعالیٰ — وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ (سورۃ الانبیاء ع ۷)

ترجمہ — اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھ کو سارے جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔!

عقیدہ ۳۵ — ہمارے پیغمبر جناب محمدؐ رسول اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکّے سے بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ کو منظور ہوا پہنچادیا اور پھر مکّے پہنچادیا اس کو معراج کہتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ — سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا (سورۃ بنی اسرائیل ع ۱)

ترجمہ — وہ (خدا ہر عیب سے) پاک ہے۔ جو اپنے بندے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو راتوں رات ادب والی مسجد (خانہ کعبہ) سے دور کی مسجد (بیت المقدس) میں لے گیا جس کے گرد ہم نے برکت کر رکھی ہے تاکہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نشانیاں دکھلائیں!

عقیدہ ۳۶ — ہمارے آقاو مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حوض کوثر عنایت فرمایا ہے۔

قولہ تعالیٰ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۔ (سورۃ الکوثر ع ۱)

ترجمہ — بیشک ہم نے تجھ کو کوثر عطا کیا ہے! (کوثر سے مراد حوض کوثر ہے!)

عقیدہ ۳۷ — ہمارے آقا مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفیع المذنبین ہیں۔

حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ ۔ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲۹۸

ترجمہ — جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں اوّل شفاعت کرنے والا ہوں!

عقیدہ ۳۸ــــ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت کرنے میں بیحد خیر و برکت ہے اور اُمید شفاعت ہے۔

حدیث مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔ (ماثبت بالسنۃ صفحہ ۱۵۳)

ترجمہ ــــ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

عقیدہ ۳۹ــــ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلائیں ہیں وہ سب پوری ہوں گی۔

عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اُسَیْدِ الْغِفَارِیِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰیَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّآبَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ وَیَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِهِمْ۔ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد ۴ صفحہ ۳۵۶)

ترجمہ ــــ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانکا اس حالت میں کہ ہم آپس میں ذکر کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا ذکر کرتے ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم قیامت کا ذکر کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یقیناً قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی تاوقتیکہ اس سے پہلے دس نشانیاں تم دیکھ لوگے۔ پس آپ نے دھواں اور دجّال اور دابۃ الارض اور مغرف کی جانب سے سورج نکلنا اور نازل ہونا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اور نکلنا یاجوج اور ماجوج کا اور تین خسفوں کا ایک خسف زمین مشرق میں اور ایک زمین مغرب میں اور ایک خسف زمین عرب میں اور ایک آگ۔ یمن سے نکلے گی اور وہ لوگوں کو زمین حشر کی طرف ہانکے گی۔

(حضور نے ان دس نشانیوں کا ذکر فرمایا)

عقیدہ ۴۰ــــ ہمارے آقا و مولا تاجدابر مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے پیغمبری کا رتبہ عطا فرمایا اور پیغمبری کے رتبہ کے لئے جتنے علم کی ضرورت تھی سب آپ کو عطا فرمایا لیکن آپ کو عالم الغیب کہنا خلاف قرآن پاک اور احادیث شریف کے ہے۔ عالم الغیب کہنے ہی کے ثبوت پر کچھ آپ کی فضیلت منحصر نہیں ہے بلکہ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

وہ آیتیں جن میں آپ کو عالم الغیب کہنے سے منع کیا گیا یہ ہیں ملاحظہ ہو۔

قولہ تعالیٰ — قُلْ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ (سورۃ الانعام ع ۵)

ترجمہ — (اے پیغمبر) کہدیجئے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور (یہ بھی) کہدیجئے کہ میں غیب نہیں جانتا ہوں!

قولہ تعالیٰ — وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ۔ (سورۃ الانعام ع ۴)

ترجمہ — اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنکو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا!

قولہ تعالیٰ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ (سورۃ الاعراف ع ۲۳)

ترجمہ — (اے پیغمبر) کہہ دیجئے کہ میں اپنی ذات کے نفع و نقصان کا (بھی) مالک نہیں مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنے لئے بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی!

قولہ تعالیٰ — قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ (سورۃ النمل ع ۵)

ترجمہ — (اے پیغمبر کہدیجئے کہ جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں (آدمی ہوں یا فرشتے یا جن) کسی کو علم غیب نہیں سوائے خدا کے!

قولہ تعالیٰ — وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ۔ (سورۃ ہود ع ۱۰)

ترجمہ — اور آسمان اور زمین میں جو کچھ غیب کی (چھپی ہوئی) باتیں ہیں وہ سب اللہ کو معلوم ہیں اور آخر ہر کام کی انتہا اسی کی طرف ہے تو اس کی ہی عبادت کرو۔

نظم فارسی مع ترجمہ اردو

علم غیبے کس نمید اند بجز پروردگار
غیب کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں ہے

گر کسے گوید کہ من دانم ازو باور مدار
اگر کوئی کہے کہ میں جانتا ہوں تو اسکا یقین مت کر

مصطفےٰ ہرگز نہ گفتے تانہ گفتے جبرئیل	جبرئیلش ہم نہ گفتے تانہ گفتے کردگار
محمد مصطفےٰ نہیں فرماتے جبتک جبرئیل خبر نہ دیں	اور جبرئیل علیہ السلام بھی خبر نہیں دیتے جبتک کہ حکم خدا نہو

قولہ تعالیٰ — وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى - (سورۃ النجم ع ۱)

ترجمہ — اور نہ اپنے دل کی خواہش سے وہ (کوئی) بات کرتے ہیں ان کی جو بات ہے وہ وحی سے ہے!

خلاصہ یہ کہ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے تھے جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بات کا حکم نہ ہو!

اسی کی تائید میں ہم ایک استفتاء جناب مولانا مولوی عبدالحی صاحب مرحوم مغفور سنی حنفی فرنگی محلی لکھنؤ کا نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہو!

استفتاء دربارہ ندائے اولیاء اللہ

ما قولکم رحمکم اللہ تعالیٰ مسئلہ کہ عادت عوام ایں جا است کہ در وقت مصیبت و حاجت از بعید انبیاء علیہم السلام یا اولیاء اللہ کرام را بطریق استمداد می خوانند و اعتقاد میدارند کہ ایشاں حاضر و ناظر اند در ہمہ حال و ہر وقت کہ ما مردم ایشاں را میخوانیم مطلع گشتہ در انجاح مقاصد و دامی کنند ایں صورت جائز است یا نہ بینوا توجروا!

ھو المصوب — فی الواقع ہمچو اعتقاد کہ حضرت انبیاء اولیا ہر وقت حاظر و ناظر اند و بہمہ حال بر ندائے ما مطلع می شوند اگرچہ بعید باشد شرک است چہ ایں از مختصات حق جل جلالہ است کسے را دراں شرکت نیست۔ در فتاوئ بزازیہ مینویسد۔ تَزَوَّجَ بِلَا شُهُوْدٍ وَقَالَ خدائے و رسولخدائے و فرشتگان را گواہ کردہ ام يَكْفُرُ لِاَنَّهٗ اِعْتَقَدَ اَنَّ الرَّسُوْلَ وَالْمَلَكَ يَعْلَمَانِ الْغَيْبَ انتہی و در بزازیہ است وَعَنْ هٰذَا قَالَ عُلَمَاءُنَا مَنْ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ يَّعْلَمُ يُكْفَرُ انتہی ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ -

حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی (مجموعہ فتاوی صفحہ ۲۷ و ۲۸

استفتاء فارسی کا ترجمہ اردو

آپ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ اس جگہ عوام الناس کی عادت ہے کہ وہ

وقت مصیبت اور حاجت دور دراز سے بطلب امداد انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام کو پکارتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ لوگ حاضر و ناظر ہیں اور ہر وقت ہر حالت میں جب ہم ان کو پکارتے ہیں وہ مطلع ہو کر مقاصد کے حاصل ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ یہ صورت جائز ہے یا نہیں۔ بیان کرو اجر پاؤ گے۔

جواب

وہی صواب کو پہنچانے والا ہے واقعہ میں ایسا اعتقاد کہ حضرات انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام ہر وقت حاضر و ناظر ہیں۔ اور ہمارے پکارنے پر تمام حالات سے مطلع ہوتے ہیں۔ اگرچہ دور سے ہو شرک ہے اور یہ حاضر و ناظر ہونے کی صفت اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔ اس میں کسی کو شرکت نہیں ہے۔ فتاویٰ بزازیہ میں لکھتے ہیں کسی نے بلا گواہ کے نکاح کیا اور کہا میں خدا اور رسول اور فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں کافر ہو جائیگا اس واسطے کہ اس نے اعتقاد کیا ہے کہ تحقیق رسول ﷺ اور فرشتے دونوں غیب کو جانتے ہیں انتہٰی اور بزازیہ میں اسی مسئلہ سے ہمارے علماء نے کہا کہ جس نے کہا کہ ارواح مشائخ کی حاضر ہیں اور سب کچھ جانتی ہیں کافر ہو جائیگا۔ واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی!

عقیدہ — ہمارے مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے حقیقی بھائی نہیں ہیں ہاں آپ کو بوجہ اولاد آدم ہونے کے یا باعتبار ایک دین ہونے کے بھائی کہنے میں شرعاً کوئی بے ادبی نہیں ہے۔ آیات قرآنی ملاحظہ ہو۔

قولہ تعالیٰ — وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا (سورۃ النمل ع ۴)

ترجمہ — اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ واضح ہو کہ قوم ثمود کافر تھی۔ حضرت صالح علیہ السلام کو اللہ نے ان کا بھائی بنایا۔

قولہ تعالیٰ — وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا۔ (سورۃ الاعراف ع ۱۱)

ترجمہ — اور ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔

واضح ہو کہ مدین والی قوم مشرک تھی۔ حضرت شعیب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کا بھائی بنایا۔

قولہ تعالیٰ — وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا۔ (سورۃ والاعراف ع ۹)

ترجمہ — ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔

واضح ہو کہ قوم عاد بھی کافر تھی اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو ان کا بھائی بنایا۔
قولہ تعالیٰ — اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (سورۃ الحجرات ع ۱) ترجمہ مومن سب آپس میں بھائی ہیں۔ حقیقی بھائی کا انکار اور دینی بھائی کا ثبوت احادیث شریف سے ملاحظہ ہو۔

ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں آپ کا بھائی ہو یعنی اُخوت مانع نکاح ہے۔
جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَنْتَ اَخِیْ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَکِتَابِہٖ وَھِیَ لِیْ حَلَالٌ۔
یعنی اے ابوبکر تم میرے دینی اور اسلامی بھائی ہو بحکم کتاب اللہ کے اور اُخوت اسلامی مانع نکاح نہیں ہے۔ تمہاری لڑکی عائشہ کا نکاح ہم سے جائز اور درست ہے۔ ہاں نسبی بھائی اور دودھ شریکی بھائی مانع نکاح ہے اور وہ یہاں پر پائی نہیں جاتی۔ چنانچہ یہ سنکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کردیا جیسا ظاہر ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷۶)

مقام غور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بھائی کہا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو کچھ تنبیہ نہ کی اور نہ ان کو بے ادب ٹھہرایا بلکہ تسلیم کرلیا کہ بیشک تم میرے بھائی ہو۔!

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد میں آنیوالے اُمتیوں کو بھائی کے لفظ کے ساتھ دیکھنے کی آرزو ظاہر فرمائی۔ حدیث ملاحظہ ہو۔ (۳۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمَقْبُرَۃَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّہٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَۃٌ بَیْنَ ظَھْرَیْ خَیْلٍ دُھْمٍ بُھْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَہٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّھُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُھُمْ عَلَی الْحَوْضِ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد ا صـ ۱۲۴)

ترجمہ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقبرہ یعنی جنت البقیع میں دعائے مغفرت کے لئے آئے اور کہا تم پر سلام ہے اے جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق اگر اللہ تعالیٰ

چاہے گا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں اور میں آرزو رکھتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو دیکھوں صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں فرمایا تم تو میرے اصحابی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔ پس صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ قیامت میں اُن کو کس طرح سے پہچانیں گے جو آپ کی اُمّت میں سے ابھی نہیں آئے پس فرمایا کہ مجھکو بتلاؤ اگر ایسا آدمی کا گھوڑا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والا سیاہ گھوڑوں کے درمیان میں ہو کیا وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچانے گا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور پہچانے گا۔ آپ نے فرمایا کہ تحقیق وہ قیامت میں آویں گے اور اس حال میں کہ ان کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے سفید اور چمکتے ہونگے پس اس علامت سے میں ان کو پہچان لونگا اور میں اُنکا حوض کوثر پر میرا سامنا ہونگا! نوٹ۔ یہی حدیث مسلم شریف ۱۲۷/۱ میں بھی موجود ہے۔

ف۔ مسلمانوں کو فخر کرنا چاہیئے کہ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد میں آنے والی اُمّت کو پیارے لفظ بھائی کے ساتھ دیکھنے کی آرزو ظاہر فرمائی ہے۔ افسوس صد افسوس! مسلمانوں کی بد نصیبی اور جہالت پر کہ وہ حضرتؐ کے بھائی بننا نہیں چاہتے اور اس لفظ بھائی اور اسلامی اُخوت کی برکات سے متنفر ہوتے ہیں۔ جب سرکار دو جہاں نے ہم کو دینی بھائی بنایا تو یقیناً آپ بھی ہمارے دینی بھائی ہیں! مسلمان اپنی جہالت اور لاعلمی سے اس وقت چونکہ اپنے حقیقی بڑے بھائی کے مرتبے کو نہیں جانتے اور ان سے ہر موقع پر گالی گلوچ کے ساتھ پیش آتے اور اُن کی بے ادبی کرتے ہیں۔ اس لئے وہ جب کبھی حضرتؐ کی نسبت کسی سے لفظ بڑے بھائی دینی کو کہتے سنتے ہیں۔ تو اُن کو وہ اوپرا سا معلوم ہوتا ہے اور غصّے ہوتے ہیں اور تعجب کے ساتھ کہتے ہیں کہ کیا حضرتؐ ہمارے بڑے بھائی کے برابر مرتبہ رکھتے ہیں۔ بڑے بھائی کا مرتبہ کیا ہے جب موقع ہوتا ہے تو ہم اُن سے لڑتے ہیں اور گالی بھی دیتے ہیں۔

مسلمانوں! اوّل تو کسی نے حضرتؐ کو اپنا بڑا بھائی حقیقی نہیں کہا اور نہ کہتا ہے اور نہ عقیدہ رکھتا ہے۔ ہاں اگر کسی روایت میں اِخْوَتِیْ کا لفظ آیا جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا میں گذرا تو ترجمہ کے وقت دینی بھائی لکھدیا یا کہدیا تو شرعاً حضرتؐ کی نہ کوئی توہین ہوتی ہے نہ بے ادبی بڑے بھائی کی نسبت ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ علیہ وَسَلَّمَ حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَۃِ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ۔ (مشکوۃ شریف صفحہ ۴۳۰)

ترجمہ — حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حق بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر مانند باپ کے ہے اوپر بیٹے کے اور باپ کی نسبت حضرت فرماتے ہیں۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَنْظُرُ اِلٰی وَالِدَیْہِ نَظْرَۃَ رَحْمَۃٍ اِلَّا کَتَبَ لَہٗ بِکُلِّ نَظْرَۃٍ حَجَّۃً مَّبْرُوْرَۃً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ (مظاہر حق مشکوۃ شریف جلد ۴ صفحہ ۱۳۰)

ترجمہ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی نیکی کرنے والا لڑکا کہ اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے ایک کو محبت اور شفقت کے ساتھ دیکھے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر دیکھنے کے بدلے میں ثواب حج مقبول یعنی ثواب حج نفل کا لکھتا ہے۔!

صحابہؓ نے عرض کیا اگر ہر روز سو بار دیکھے فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہے اور بہت پاکیزہ ہے۔ یعنی اس چیز سے کہ تمہارے گمان میں ہے کیونکر ہر نظر کے عوض میں حج مقبول لکھا جاوے گا!

پس مسلمانو! یاد رکھو کہ حضرت کو دینی بھائی کہنے میں نہ حضرت کی کوئی توہین ہوتی ہے نہ بے ادبی۔ اگر بے ادبی ہوتی تو حضرت خود حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو منع فرمادتے جیساکہ پہلے فرمایا تھا میری کنیت کے ساتھ تم اپنی کنیت نہ رکھو اللہ شانہ قرآن پاک میں کوئی آیت نازل فرمادیتا جیساکہ فرمایا

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ۔ (سورۃ الحجرات ع ۱)

ترجمہ — اے ایمان والو! پیغمبر کی آواز سے اپنی آوازوں کو اونچا نہ ہونے دو۔ اور پیغمبر سے اس طرح پکار کر بات نہ کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکار کر کرتے ہو!

مسلمانو! میرے بھائی میرے عزیزو! تم اسی ادب کے ساتھ چلو جیساکہ آیت مذکورہ بالا میں حکم ہے۔

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ج وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔ (سورۃ الحشر ع ۱)

ترجمہ — اور (مسلمانو) جو مال (یا حکم) پیغمبر تم کو دے تو اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ تم اللہ اور رسول کے فرمانبردار بنجاؤ اور کسی کے دھوکہ میں نہ آؤ!

عقیدہ۔ محفل میلاد شریف اگر میلاد شریف میں آپ کی ولادت اور رضاعت اور معجزات اور معراج شریف وغیرہ کی صحیح صحیح روایت اور فضائل درود شریف کے ساتھ جو خالی بدعات اور قیودات سے ہوں بطور وعظ کے بیان ہوں تو نہایت ہی افضل اور احسن ہے کیونکہ آپ کی حیات طیبات کے ہر ہر واقعات سے امت کی تعلیم وابستہ ہے۔

اسی طرح باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب ع ۳)
ترجمہ — البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی (یعنی تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی تقلید اچھی ہے۔

مسئلہ۔ قیام میلاد میں ایک استفتاء جناب مولانا عبدالحی صاحب مرحوم مغفور سنّی حنی فرنگی محلی لکھنؤ کا نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہو!

نقل استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ محفل میلاد شریف میں جو مستنبط بعض صوفیہ صافیہ و بعض محدثین ہے اور اس میں علماء مختلف ہیں۔ کماھو مصرح فی موضعہ اکثر عوام و خواص اس کو کرتے ہیں۔ یعنی وقت ذکر ولادت باسعادت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس کھڑے ہو جانے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سمجھتے ہیں۔ اور آپ کے افراد تعظیمہ میں داخل کرتے ہیں آیا اس قیام کا کوئی ثبوت واستباط اصول شرعیہ معتمدہ سے ہے یا نہ۔ برتقدیر اول کے جو علماء فرماتے ہیں۔ هٰذَا الْقِيَامُ بِدْعَةٌ لَا اَصْلَ لَهَا (ترجمہ یہ قیام بدعت ہے اس کی کوئی اصل نہیں)
چنانچہ سیرت شامیہ و سیرت حلبی وغیرہما میں مندرج ہے اور کسی نے اس کی تردید نہیں کی ہے یہ کیسا ہے؟ اور برتقدیر آخر مباح ہے یا بدعت حسنہ یا بدعت سیہۂ اور جو بعض لوگ یہ زعم کرتے ہیں کہ وقت ذکر ولادت شریف روح پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لاتی ہے تو یہ زعم زاعمین صحیح ہے یا نہیں اور جو بعض لوگ کہ متبع سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو فرض عین مثل دیگر فرائض جانتے ہیں وہ بنظر اس امر کے کہ جناب سید الانام نے خود حیات صوریہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو ایسی قیام سے منع فرمایا ہے۔ اور صحابہ نے کبھی نہیں کیا۔ کماھو مصرح فی الاحادیث (جیساکہ وہ احادیث میں تصریح کیا گیا ہے) اور موافق قول مسطور یعنی ہذا القیام بدعۃ لا اصل لہا (ترجمہ، یہ قیام بدعت ہے اس کے لئے کچھ اصل نہیں ہے) کے اس قیام کو نہیں کرتے ہیں۔ ان کو اکثر لوگ بخصوص ترک ایسے قیام کے تارک تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ اور ان پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ پس اس طعن میں وہ لوگ مصیبت ہیں یا مخطی بینوا بسند الکتاب توجروا من اللہ الوہاب۔

ھوالمصوب۔ قیام جو بوقت بیان بولادت بنویہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کیا جاتا ہے۔ اس کی کوئی معتدبہ شرعاً نہیں ہے اور یہ گمان کہ قیام تعظیم بنویہ ہے فاسد ہے اس وجہ سے کہ تین حال سے خالی نہیں یا یہ کہ یہ قیام

واسطے تعظیم نام پاک محمدی کے ہے یا واسطے تعظیم ہیبت ولادت و تصور و واقعہ ولادت کے ہے یا واسطے تعظیم ذات محمدی جسداً ورو حاً ورو حاً فقط شق اول باطل ہے اولاً اس وجہ سے کہ نام پاک کی تعظیم قیام یا انخا (جھکنا) وغیرہ کے ساتھ کہیں نہیں وارد ہے بلکہ بدعت ہے تعظیم کا نام یہی ہے کہ وقت نام لینے یا سننے کے درود شریف بھیجا جائے وثانیاً اس وجہ سے کہ اگر نام لینے کی تعظیم قیام کے ساتھ ہو تو لازم ہے کہ تمام بیان مولد کھڑے ہو کے کیا جائے اور جب نام پاک آپ کا لیا جائے غیر بیان مولد ہیں اس وقت قیام کیا جائے۔ وَلَا قَائِلَ بِهٖ (یعنی اس کا قائل کوئی نہیں ہے) اور شق دوم بھی باطل ہے۔ اس وجہ سے کہ مجرد تصور ہیبت کی تعظیم اس طرح سے نہیں وارد ہے۔ باقی رہی شق ثالث وہ موقوف اس امر پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت بیان ولادت میں جسداً ور دحاً یاً روحاً تشریف لاتے ہیں اور یہ امر شرع میں ثابت نہیں ہے۔ وَمَنِ ادَّعٰى فَعَلَيْهِ الْبَيَانُ بِاَدِلَّةِ الشَّرْعِيَّةِ لَا بِمَا قِيْلَ اَوْ يُقَالُ (یعنی جو شخص دعویٰ کرے پس اس پر شرعی دلیل کے ساتھ بیان کرنا لازم ہے نہ یہ کہا گیا یا کہا جاتا ہے) اور اگر بالفرض والتقدیر آپکا تشریف لانا ثابت بھی ہو تو یہ ثابت ہونا محال ہے کہ بوقت بیان ولادت فقط تشریف لاتے ہیں نہ ابتدائے بیان مولد سے بلکہ بر تقدیر ثابت ہونے تشریف لانے کے ظاہر ہے۔ کہ ابتدائے مجلس سے تشریف لاتے ہونگے۔ پس لازم ہے کہ از ابتدا تا انتہا قیام کیا جاوے وَلَا يَقُوْلُ بِهٖ اَحَدٌ (یعنی اور اس کو کوئی نہیں کہتا ہے) علاوہ ازیں کتب احادیث میں یہ امر ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم حیات میں اپنے واسطے صحابہؓ کے کھڑے ہونے کو منع کرتے تھے اور صحابہؓ آپ کے واسطے قیام نہیں کرتے تھے پس جو امر کہ آپ اپنے حق میں بحالت حیات پسند نہیں فرماتے تھے بلکہ صحابہ کو اس سے منع کرتے تھے وہ بعد وفات کے آپ کے تشریف لانے کے وقت کیونکر جائز ہوگا۔ اور اگر بالفرض والتقدیر قیام بوقت مولد مشروع بھی ہو تو غایۃ الامر یہ ہے کہ مستحب ہوگا نہ واجب نہ فرض اور علما نے تصریح اس امر کی ہے کہ جس مندوب پر اصرار مثل فرائض و واجبات کے کیا جاوے اور اس کے تارک پر ملامت کی جاوے تو وہ مکروہ ہو جاتا ہے جیساکہ ملا علی قاری نے شرح مشکوٰۃ وغیرہ میں لکھا ہے۔ پس اصرار کرنا اس فعل پر اور اس کے تارک پر ملامت کرنا اور اس کو بدنام کرنا اور اس کی تذلیل کی فکر میں رہنا درجہ کراہیت تک پہنچتا ہے۔ الحاصل یہ قیام افراد تعظیم نبویؐ سے جو ہر مسلمان پر فرض نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی اصل معتد بہ شرعاً پائی جاتی ہے بلکہ بدعت ہے اور تارکین قیام پر ملامت کرنے والے مرتکب گناہ کے ہیں۔ واللہ اعلم! (مہر محمد عبدالحی ابو الحسنات) حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی (مجموعہ فتاوی جلد دوم ۳۲۹)

عقیدہ۔ ہمارے آقاو مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے آپ کے والد ماجد کا نام عبد اللہ ہے اور آپ کے دادا کا نام عبد المطلب ہے اور آپ کے پر دادا کا نام ہاشم ہے اور آپ کے پر دادا کے والد کا نام عبد مناف ہے۔ باوجود بشر ہونے کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبری کا درجہ عطا فرمایا ہے آپ اشرف الانبیاء ہیں۔

قولہ تعالیٰ — قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓى اِلَیَّ ۔ (سورۃ الکہف ع ۱۲)

ترجمہ — (اے پیغمبر) کہدے میں تمہارے مانند بشر ہوں (لیکن) میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے!

عقیدہ۔ ہمارے آقاو مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عام نبی مکر جناب محمدؐ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور سب بیبیاں تعظیم کے لائق ہیں۔ اور حضرت کی تمام بیبیاں ہم مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

قولہ تعالیٰ — اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ (سورۃ الاحزاب ع ۴)

ترجمہ اے پیغمبر کے گھر والو! اللہ تعالیٰ اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا کہ تم سے (ہر طرح کی) گندگی (ناپاکی) دور کرے اور تم کو خوب ستھرا (پاک صاف) بنادے! وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْکَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مَثَلُ سَفِیْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَّکِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد ۴ ۱۶۶)

ترجمہ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا اس حالت میں کہ وہ کعبہ کے دروازے کو پکڑے ہوئے تھے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ وہ فرماتے تھے کہ آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں میرے اہل بیت کی مثل ایسی ہے۔ جیسے نوحؑ کی کشتی جو اس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا۔ اور جو سوار نہ ہوا وہ ہلاک ہو گیا۔

عقیدہ۔ ہمارے آقاو مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادوں میں سب سے بڑا مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے اور بیبیوں میں سب سے بڑا مرتبہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّاٰسِیَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ ۔ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد ۴ صفحہ ۱۷۱

ترجمہ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھکو کفایت کرتا ہے

جہاں کی عورتوں سے پہچاننا مناقب اور فضائل ان چار عورتوں کا کہ اپنے غیر سے افضل ہیں حضرت مریم بیٹی عمران کی اور حضرت خدیجہ بیٹی خویلد کی اور حضرت فاطمہ بیٹی محمدؐ کی اور آسیہ عورت فرعون کی!

ق- عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ (مشارق الانوار صفحہ ۱۷۵)

ترجمہ — بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں تجھ کو سلام کرتے ہیں!

ف- اس حدیث سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ثابت ہوئی۔

عقیدہ- ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس نے ایمان کے ساتھ دیکھا اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا اس کو صحابی کہتے ہیں۔ ان کی بڑی فضیلت ہے۔

قولہ تعالیٰ — وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ (سورۃ التوبہ ع ۱۳)

ترجمہ — اور جو مہاجر اور انصار (ایمان لانے میں سب سے سابق اور مقدم ہیں اور (بقیہ اُمت میں) جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کرتے ہیں۔ اللہ ان سب سے راضی ہو اور وہ سب (اللہ) سے راضی ہوئے!

عقیدہ- اہلسنت والجماعت میں چار عالم بہت بڑے گزرے ہیں۔ اور چاروں حق پر ہیں۔ اوّل امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دوم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سوم امام مالک رحمۃ اللہ علیہ چہارم امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔ ان کو مجتہد کہتے ہیں۔ ہم کو ان میں سے ایک کی پیروی کرنی چاہیئے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرنے والوں کو شافعی کہتے ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرنے والوں کو مالکی کہتے ہیں۔ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرنے والوں کو حنبلی کہتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ — فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ النحل ع ۶)

پس اگر تم کو علم نہیں تو (دوسرے) اہل علم سے پوچھ لو!

عقیدہ- اہلسنت والجماعت میں چار ولی کامل بہت بڑے گزرے ہیں ان کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔ ان کا سلسلہ اب تک باقی ہے اگر کسی کو علم باطنی کا شوق ہو تو ان چاروں میں سے کسی ایک کے سلسلہ میں داخل ہو کر اپنے کام میں مشغول ہو جاوے انشاء اللہ بہت جلد اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگا!

اوّل- حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ان کے سلسلہ میں داخل ہونے والوں کو قادری

کہتے ہیں۔ دوم حضرت شیخ شہاب الدین صاحب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ان کے سلسلہ میں داخل ہونے والوں کو سہروردی کہتے ہیں۔ سوم حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ان کے سلسلہ میں داخل ہونے والوں کو نقشبندی کہتے ہیں۔ چہارم حضرات خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں ان کے سلسلہ میں داخل ہونے والوں کو چشتی کہتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ — اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (سورہ یونس ع ۷)

ترجمہ — سن رکھو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ولی (دوست) ہیں نہ انکو ڈر ہوگا اور غم!

عقیدہ۔ ولی بیشک اللہ کے برگزیدہ مقبول بندے ہیں۔ اور لائق و واجب التعظیم ہیں۔ ان سے محبت رکھنا سعادتمندی کا باعث ہے لیکن ان سے مدد مانگنا اور مصیبت کے وقت دور دراز سے پکارنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ ہماری آوازوں کو سنتے ہیں اور حاضر و ناظر ہیں۔ اس کے متعلق ایک استفتا جناب مولانا مولوی محمد عبدالحی صاحب مرحوم مغفور سنی حنفی فرنگی محلی لکھنوی کا ہم نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

نقل استفتاء فارسی

شخصے بمریدان خود تعلیم میکند کہ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ بطور دعا و ورد نجواند ائے قضائے حاجات مفید است و بہ بعض کسان باین طریق تعلیم میکنند کہ یا شیخ برائے حصول مابدرگاہ خدا دعا کنید پس برائے تعلیم کنندہ چہ حکم ست و ہر دو کلام کلام شرک است یا نہ و آیا شیخ عبدالقادر چنیں قدرت دارند کہ فریاد ہر کس شنید برائے ندا کنندہ دعا کنند و بفریاد رسند بینوا توجروا!

ھو المصوب۔ ازین چنیں وظیفہ احتراز لازم و واجب اولاً ازین جہت کہ این وظیفہ متضمن شیئاً للہ است و بعض فقہاء از ہمچو لفظ حکم کفر کردہ اند چنانکہ در دُرِّ مختار می نویسد کذا قول شیئ للہ قیل بکفر انتھٰی۔ و در ردالمختار می آرد لعل وجہہ انہ طلب شیاللہ واللہ غنی عن کل شئ والکل مفتقر و محتاج الیہ و ینبغی ان یرجح عدم التکفیر فانہ یمکن ان یقول اردت طلب شئ اکراما للہ شرح الرھبانیۃ قلت فینبغی او یجب التباعد عن ھذہ العبارۃ وقد مران مافیہ خلاف یومر بالتوبۃ والاستغفار و تجدید النکاح۔ انتھیٰ ثانیاً

ازیں جہت ایں وظیفہ متضمن ست ندائے اموات را از مکنۂ بعیدہ و شرعاً ثابت نیست کہ اولیاء را قدرتے حاصل ست کہ از مکنۂ بعیدہ ندا را بشنوند البتہ سماع اموات سلام زائر قبر ثابت ست بلکہ اعتقاد دین کہ کسے غیر حق سبحانہ حاضر و ناظر

و عالم خفی و جلی در ہر وقت و ہر آن است اعتقاد شرک است در فتاوٰی بزازیہ می نویسد تزوج بلا شہود و قال خدائے و رسول خدائے و فرشتگان را گواہ کردہ ام یکفر لانہ اعتقد ان الرسول والملک یعلمان الغیب وقال علماءنا من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر انتھیٰ۔ و حضرت شیخ عبد القادر اگرچہ از اجلۂ اولیاء امت محمدیہ ہستند و مناقب و فضائل شان لاتعد و لاتحصی اند لیکن چنین قدرت شان کہ فریاد را از امکنۂ بعیدہ بشنوند و بفریاد رسند ثابت نیست و اعتقاد این کہ آنجناب ہر وقت حال مریدان خود میدانند و ندائے شان می شنوند از عقائد شرک است واللہ اعلم۔ حررہ ابو الحسنات محمد عبد الحی عفی عنہ۔

استفتاء فارسی کا اردو ترجمہ

ایک شخص اپنے مرید کو تعلیم کرتا ہے یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کو بطور دعا اور وظیفہ کے پڑھے حاجات کے پورا ہونے کے لئے مفید ہے اور اسی کو بعض لوگ اس طریقہ کے ساتھ تعلیم کرتے ہیں کہ یا شیخ ہمارے مقصد کے حاصل ہونے کے لئے خدا کی درگاہ میں دعا کروں پس تعلیم کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے۔ اور دونوں کلام کلام شرک ہیں یا نہیں اور آیا شیخ عبد القادر جیلانیؒ رحمۃ اللہ علیہ ایسی قدرت رکھتے ہیں کہ فریاد ہر شخص کی سُنیں اور ہر پکارنے والے کے لئے دعا کریں اور فریاد کو پہنچیں یا نہیں۔ بیان کرو اجر پاؤ گے!

ھو المصوب

ایسے وظیفہ سے بچنا لازم اور واجب ہے۔ اول اس سبب سے کہ یہ وظیفہ ملا ہوا شیئاً للہ کا ہے۔ اور بعض فقہاء ایسے لفظ سے حکم کفر کا کرتے ہیں۔ جیسا کہ در مختار میں لکھا ہے۔ ایسے ہی قول کا کہنے والا کہا گیا کہ کافر ہو جائیگا۔ اور رد المحتار میں لایا ہے کہ شاید وجہ اس کی یہ ہے کہ تحقیق اس نے ایک شئی کو اللہ کے لئے طلب کیا حالانکہ اللہ غنی ہے ہر شے سے اور اُسی اللہ کی طرف تمام لوگ مفلس اور محتاج ہیں اور نہ ہونا کفر کا ترجیح دینے کے لائق ہے۔ پس اس واسطے کہ ممکن ہے یہ کہ وہ شخص کہے کہ میں نے اللہ کی تعظیم کے لئے ایک شئے طلب کرنے کا ارادہ کیا شرح الرہبانیہ میں ہے۔ میں نے کہا لائق ہے یا اس عبارت سے دور رہنا واجب ہے اور تحقیق یہ بات گزر چکی کہ اس میں خلاف ہے تو توبہ اور استغفار اور پھر سے نئے نکاح کا حکم کیا جائیگا! انتہیٰ دوسرے اس سبب سے کہ یہ وظیفہ مردوں کو دور دراز مکانوں سے پکارنے میں شامل ہے اور یہ شرعاً ثابت نہیں ہے۔ کہ اولیاء کو کوئی ایسی

قدرت حاصل ہے۔ جو دور دراز مکانوں سے پکارنے والوں کی آوازوں کو سنیں البتہ قبر کی زیارت کرنے والوں کو سلام مُردوں کا سُننا ثابت ہے بلکہ یہ اعتقاد رکھنا کسی کے لئے سوائے اللہ پاک کے کہ وہ حاضر و ناظر اور جاننے والا کھلی ہوئی اور چھپی ہوئی بات کو ہر وقت ہر آن ہے یہ اعتقاد کرنا شرک ہے اور فتاویٰ بزاریہ میں لکھا ہے۔ کہ جو شخص بلا گواہ کے نکاح کرے اور کہے میں نے خدا اور رسول اور فرشتوں کو گواہ کیا کافر ہو جاویگا اس واسطے کہ اس نے اعتقاد کیا کہ تحقیق رسول اور فرشتے دونوں غیب کو جانتے ہیں اور ہمارے علماء حنفیہ نے کہا کہ جو شخص کہے کہ بیشک ارواح مشائخ کی حاضر ہیں اور جانتی ہیں کافر ہو جاوے گا۔ انتٰی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ بہت بڑے اولیاء اللہ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اور مناقب اور فضائل انکے بیحد و بیشمار ہیں لیکن ان کی ایسی قدرت کہ دور دراز جگہ سے فریاد سنیں اور فریاد کو پہنچیں ثابت نہیں ہے اور اعتقاد یہ کہ آنجناب ہر وقت اپنے مریدوں کے حال جانتے ہیں اور ان کی آوازیں سنتے ہیں عقائد شرک سے ہے۔ واللہ اعلم حررہ ابوالحسنات محمد عبد الحی عفی عنہ! (مجموعہ فتاوی جلد ۲ صفحہ ۳۴)

استفتاء

مَا قولکم فِی ھٰذہ المسئلۃ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت غوث اعظم کو یہ قوت حاصل ہے کہ جس مقام سے ان کو کوئی پکارے اس کی ندا کو وہ سنتے ہیں اور اس کے حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو موافق قواعد شرعیہ کے یہ عقیدہ کیسا ہے!

ہو المصوب

یہ عقیدہ خلاف عقائد اہل اسلام بلکہ منجر الی الشرک ہے۔ ہر شخص کی ندا کو ہر جگہ سے ہر وقت سننا خاص پروردگار عالم ہی کے ساتھ ہے کسی مخلوق میں یہ صفت نہیں واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابوالحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی (مجموعہ فتاوی جلد ا صفحہ ۵۵) والیوم الاٰخر شرح اور اور آخر کے دن پر ایمان لائے۔

عقیدہ۔ آخرت کے دن پر ایمان لانا چاہیئے ۔ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ (سورۃ البقرہ ع ۱) ترجمہ —اور آخرت کو وہ یقین جانتے ہیں۔

وَالقدرِ خَیرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللہِ تعالیٰ شرح اور اس بات پر کہ نیکی اور بدی سب تقدیر سے ہوتی ہے!

عقیدہ۔ بھلائی اور برائی سب تقدیر سے ہوتی ہے۔ قَدْ جَعَلَ اللہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ترجمہ۔ بیشک اللہ ہر چیز کا اندازہ ٹھہرا چکا ہے! وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ شرح اور مرنیکے بعد زندہ ہونے پر!

عقیدہ۔ مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ایمان لانا چاہیئے! قولہ تعالیٰ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ترجمہ — ہم نے تم کو اسی (زمین) سے پیدا کیا اور اسی میں (مرنے کے بعد) پھر لیجائیں گے اور اسی سے تم کو دوسری بار (قیامت کے دن) نکالیں گے (سورۃ طٰہٰ ع ۳ پ ۱۶)

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ عقاد پر دار و مدار نجات کا ہے اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے عقائد کو موافق اہلسنت و الجماعت کے کرلیں اور شرک و بدعت سے بچیں۔ اور کسی ایسے مسلمان کو جو کلمہ پڑھتا ہو اور ایمان مفصل میں جن جن چیزوں کا ذکر ہے وہ ضروریات دین سے ہے اِن کا عقیدہ رکھتا ہو۔ اور خدا اور رسول کے تمام احکامات کو قبول کرتا اور اس کے اوپر چلتا ہو تو اسے ہرگز کافر نہ کہیں اور موافق اس حدیث کے اپنی زبان کو روکیں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْهُ (باب الکبائر و علامات النفاق)

ترجمہ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ایمان کی جڑ ہیں۔ اوّل بند رکھنا زبان کا کا اُس شخص سے کہ کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ نہ کہو کافر اس کو بسبب کسی گناہ کے اور یہ نہ نکالو اس کو اسلام سے بوجہ کسی کام کے یعنی جو شخص کلمہ پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو اس کو کسی گناہ کے سبب سے کافر کہنا یا خارج از اسلام نہیں سمجھنا چاہیئے جب تک کہ وہ شرک و کفر کے کام کو التزاماً نہ کرے! اور اگر اپنی زبان کو کافر کہنے سے نہ روکا تو کفر کافر کہنے والے پر لوٹے گا!

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ (مظاہر حق شرح مشکوۃ جلد ۴ صفحہ ۹۳)

ترجمہ — حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق اور کافر نہ کہے مگر لوٹتا ہے اس پر اگر وہ ایسا نہیں ہے۔ یعنی جس شخص کو فاسق اور کافر کہا اگر

وہ ایسا نہیں ہے تو کہنے والا فاسق اور کافر ہو جاتا ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ (مظاہر حق شرح مشکوۃ جلد ۴ صفحہ ۹۳)

ترجمہ — حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو کافر یا اللہ کا دشمن کہے اور وہ ایسا نہیں ہے تو یہ اسی پر لوٹے گا یعنی کافر کہنے والا کافر اور عدو اللہ ہو جاویگا!

ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف کلمہ کے پڑھنے والوں کو بھی کافر کہنے سے منع فرمایا ہے۔

حدیث ملاحظہ ہو۔ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَصَبَّحْنَا الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَاَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهٗ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَتَلْتَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِّنَ السِّلَاحِ قَالَ اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰى تَعْلَمَ اَقَالَهَا اَمْ لَا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ (صحیح مسلم شریف جلد ۱ صہ ۱۹۷)

ترجمہ — حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک سرائے میں بھیجا (سریہ کہتے ہیں لشکر کے ایک ٹکڑے کو جس میں چار سو تک آدمی ہوتے ہیں) ہم صبح کو لڑے حُرقات سے جو جُھینہ میں سے ہے پھر میں نے ایک شخص کو پایا اس نے لا الہ الا ال ہ کہا۔ میں نے برچھے سے اس کو مار دیا بعد اس کے میرے دل میں وہم ہوا کہ لا الہ الا اللہ کہنے پر مارنا درست نہ تھا۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا اس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا اور تو نے اُسے مار ڈالا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس نے ہتھیار سے ڈر کر کہا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ تجھے معلوم ہو تا کہ اس کے دل میں یہ کلمہ کہا تھا یہ نہیں (مطلب یہ کہ دل حال تجھے کہاں سے معلوم ہوا) پھر آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کاش میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا (تو اسلام لانے کے بعد ایسے گناہ میں مبتلا نہ ہوتا کیونکہ اسلام لانے سے کفر کے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔) اور دوسری روایت میں ہے كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ

ترجمہ — آپ نے فرمایا کیا جواب دو گے لا الہ الا اللہ کا جب وہ قیامت کے دن آویگا انہوں نے کہا یا رسول اللہ

میری بخشش کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا تم کیا جواب دو گے لا الہ الا اللہ کا جب وہ قیامت کے دن آویگا اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا اور یہی کہتے رہے۔ (مسلم شریف جلد اصفحہ ۱۹۷)

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف شہادتین پڑھنے سے یعنی کلمہ شہادت پڑھنے سے بھی کافر مسلمان ہو جاتا ہے اس لئے کہ جب وہ ارادہ کر کے اسلام لانے کے لئے آیا تو وہ یقیناً خدا اور رسول کو سچا سمجھ کر اور اس کے تمام حکموں کو مان کر آیا ہے اس لئے اس کا کلمہ شہادت کا پڑھ لینا کافی سمجھا جائیگا۔ ورنہ اگر کسی کافر نے مسلمان ہونے کے لئے کلمہ شہادت پڑھ لیا اور ایمان مفصل کے کسی جز کا انکار کر دیا تو وہ کافر کا کافر ہی رہیگا ہر گز مسلمان نہیں ہو سکتا کیونکہ ایمان مفصل کا ہر جز و ضروریات دین سے ہے منکر اس کا کافر ہے!

پس وہ شخص جو ضروریات دین میں سے کسی جز کا انکار نہ کرے بلکہ خدا اور رسول کی تمام احکام کو قبول کرتا ہو اور اسی کے اوپر چلتا ہو تو اسے کیونکر کافر کہا جائیگا!

الحاصل مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایک دوسرے سے نیک گمان رکھیں اور بدگمانی سے دور رہیں۔ حدیث مشہور ہے۔ ظُنُّوا الْمُؤْمِنُوْنَ خَیْرًا۔ ترجمہ: مسلمانوں کو لازم ہے کہ نیک گمان رکھیں!

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا (سورۃ الحجرات)

ترجمہ — مسلمانو — اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ) بہت گمان کرنے سے بچے رہو کیونکہ بعض گمان گناہ ہے اور کھوج نہ کیا کرو!

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا کر دے اور ان کو اسلام پر اور عقائد اہل سنت والجماعت پر قائم رکھے اور دنیا سے ایمان کے ساتھ اٹھائے۔ آمین۔

باب ششم دربیان میزان عدل (یعنی انصاف کی ترازو)

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ دنیا میں انصاف بہت عمدہ چیز ہے۔ اس کی بدولت دنیا میں ہر حکومت و بادشاہت نیکنامی کے ساتھ مشہور ہوتی ہے اسی کے ساتھ سلطنت کی رونق وابستہ ہے۔ جس ملک میں بے انصافی کا درخت اُگا وہ ہمیشہ تباہی اور بربادی کی حالت میں رہتا ہے۔ ہر ادنیٰ اعلیٰ ہمیشہ پریشانی کی حالت میں رہتا ہے۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

چہ نوشیرواں عدل کرو اختیار
کنوں نام نیک ست ازو یادگار
جب نوشیرواں نے انصاف اختیار کیا
تو ابتک نام نیک اس سے یادگار ہے
ز تاثیر عدل است آرام ملک
کہ از عدل حاصل شود کام ملک

انصاف کی تاثیر سے ہے آرام ملک کا	اور انصاف سے حاصل ہوتا ہے مقصد ملک کا
جہاں رابا نصاب آباد دار	دل اہل انصاف راشاد دار
جہان کو انصاف سے آباد رکھ	انصاف چاہنے والوں کے دل کو خوش رکھ

قولہ تعالیٰ — اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (سورۃ النحل ع ۱۳)

ترجمہ — بیشک اللہ انصاف اور بھلائی کرنیکا حکم دیتا ہے!

قولہ تعالیٰ — وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ

ترجمہ — جبکہ تم لوگوں کے درمیان (فیصلے کیلئے) حکم کرو تو انصاف کے ساتھ حکم کرو۔

مسلمانو! انصاف کی نظر سے دیکھو اہلسنت والجماعت میں چار مذہب ہیں اور چاروں حق ہیں۔ اول مذہب حنفی جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب ہے۔ دوم مذہب شافعی جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب ہے۔ سوم مذہب مالکی جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے منسوب ہے۔ چہارم حنبلی جو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب ہے ان چاروں اماموں کا اصول میں اتفاق ہے۔ اور آپس میں فروعی مسائل میں اختلاف ہے۔

کسی جگہ فرض اور واجب میں اور کسی جگہ سنّت اور مستحب میں اور کسی جگہ حلت و حرمت میں یعنی ایک امام کے نزدیک ایک شے فرض ہے تو وہی شے دوسرے امام کے نزدیک واجب ہے مثلاً امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک فرض کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اور وہی سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہر رکعت میں امام شافعیؒ کے نزدیک فرض ہے نماز وتر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے اور وہی نماز وتر امام شافعیؒ کے نزدیک سنّت ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دریائی جانوروں میں سے سوائے مچھلی کے سب حرام ہیں۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دریائی جانور سب کے سب حلال ہیں۔ اسی طرح اکثر مسائل میں مذاہب آئمہ اربعہ کا اختلاف ہے ان اختلاف کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کوئی کسی پر لعن طعن نہیں کرتا اور نہ کوئی کسی کو کافر کہتا ہے۔ بلکہ ہر ایک ان میں سے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ اور شادی غمی میں شریک ہوتا ہے۔ یہاں پر رنگون میں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ چولیہ مسجد شافعیوں کی ہے۔ متولیان مسجد شافعی مذہب ہیں باوجود شافعی مذہب ہونے کے انہوں نے حنفیوں کی رعایت سے مسجد میں ایک امام حنفی مقرر کیا ہے۔ کبھی حنفی امام نماز پڑھاتا ہے کبھی شافعی لوگ ایک دوسرے کے پیچھے خوشی سے نماز پڑھتے

ہیں پیارے نبی ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک اِختلافُ اُمّتی رَحمۃ (ترجمہ میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے) کا منظر دیکھنے میں آتا ہے۔ ہر شخص اپنے اپنے طریق پر آسانی کے ساتھ عمل کرتا ہے۔ کسی کے دل میں ذرہ برابر شک نہیں گزرتا۔!

افسوس صد افسوس کہ بعض ایسے نام کے عالم جو حریص اور لالچی ہیں ہر جگہ ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں ۔اپنے آپ کو بڑا عالم پکّے مسلمان سچے سنّی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ بڑے جاہل اسلام سے غافل سنّت سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔ یہی قول ہے نبی جناب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک "اِختِلَافُ اُمَّتِیْ رَحمَۃ" (ترجمہ میری امّت کا اختلاف) رحمت ہے ان کے نزدیک (نعوذ باللہ) زحمت ہے۔ چند مسائل اختلافیہ عوام میں بیان کرکے علمائے سلف و علمائے موجودہ کو کافر کہکر اور کہلا کر سیم وزر سے اپنا پیٹ بھر کر شیرازۂ اسلامی کو بکھیرتی اور گھر گھر عداوت کا بیج بوتے بوتے پھرتے ہیں اور بھائی کو بھائی کا دشمن بنا کر اپنی شیطانی حرکات کا ثبوت دیتے ہیں اور مذہب حنفیہ کی ایک بڑی جماعت کو توڑ پھوڑ کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا کر دینی کام سمجھ کر فخر کرتے ہیں۔ بچارے جاہل ان پڑھ ہر کوچہ و گلی میں بیباکی کے ساتھ ان کی طرف سے کفر کا راگ سنکر ان کو بڑا جیّد عالم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ شیطان ہیں گویا شیطان نے ان کے قالب میں جنم لیا ہے۔ بعضے جاہل ان پڑھ انکے دام میں پھنسکر ہمیشہ کیلئے بزرگان دین کے فیوض و برکات سے محروم رہ جاتے ہیں اور بعضے جاہل اختلافی مسائل کو سنکر حیران و پریشان ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مولویوں میں آپسمیں اتفاق نہیں۔ ایک عالم ایک چیز کو ناجائز کہتا ہے۔ تو دوسرا عالم اسی کے مقابلے میں اسی چیز کو جائز اور درست کہتا ہے اب ہم جاہل آدمی کس بات کو مانیں اور کس کی بات کو نہ مانیں۔ اس لئے خاکسار محض اپنے ان پڑھ بھائیوں کی ہمدردی کی غرض سے جو کچھ بہتر اور مناسب سمجھتا ہے انصاف کے ساتھ بلا کسی رورعایت کے ایک ایسا فیصلہ لکھتا ہے اور امید کرتا ہے کہ اگر ناظرین اس پر غور کرکے انصاف کے ساتھ فیصلہ کرکے اس پر عمل درآمد کریں گے تو انشاءاللہ تعالٰی یقین ہے کہ ہر گمراہی سے بچ جاویں گے اور نیز آخرت میں بھی مواخذہ نہ ہوگا۔ انشاءاللہ تعالٰی۔

(اوّل) جب عالموں میں کسی مسئلہ میں اختلاف دیکھا جاوے تو عوام الناس کو چاہیئے کہ فوراً ایک کی بات بلا سوچے سمجھے قبول نہ کریں جہانتک ممکن ہو خوب تحقیق کرکے یقین کریں پھر اس پر عمل کریں بلا تحقیق ہرگز

عمل نہ کریں۔ تحقیق کے مختلف طریقے ہیں۔ اولاً جناب باری میں ہمیشہ رو کر گڑگڑا کر دعا کریں اور کہیں کہ الٰہی ہم کو سیدھا راستہ دکھا اے اللہ جو تیرے نزدیک حق ہو وہ ہم پر ظاہر فرما۔ ثانیاً ہر مخالف و موافق علماء کی تصنیف و تالیف کی ہوئی کتابوں کو خوب غور سے سوچ سمجھکر بلا تعصب پڑھیں اور اپنے دل کو کس کی طرفداری سے پاک و صاف رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد جو بات حق ہوگی وہ ان پر ظاہر ہو جائے گی۔

(دوم) اگر کسی کو کچھ بھی علم نہیں ہے بالکل ان پڑھ ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ شانہ سے حق کا طالب رہے اور کہے کہ اے اللہ ہم جاہل ہیں ہم کو علم نہیں ہے ہمارا ایمان اس پر ہے جو ترے نزدیک حق ہے۔ اور تمام قسمیں لوگوں سے اس طرح سے میل جول رکھے جس طرح اہلسنت و الجماعت کے چاروں اماموں کے مقلدین اپنے اپنے اماموں کی پیروی کرتے ہیں اور تمام قسمیں کسی کو برا بھلا نہیں کہتے بلکہ تمام قسمیں محبت رکھتے ہیں۔ اور اس کتاب کے تیسرے باب سے پانچویں باب تک کسی سے پڑھوا کر سنے۔ اور جس عالم کو ان علامتوں کے ساتھ اور اور باقاعدہ تحقیق کے بعد پرہیزگار دیندار سمجھے تو اس سے اعتقاد رکھے خواہ وہ حقیقت میں دیندار ہو یا نہ ہو۔ پھر بھی اپنے حسن اعتقاد کے موافق اس عالم کے بتائے ہوئے مسئلہ پر عمل کرے اور اس کے مخالف علماء پر لعن طعن ہرگز نہ کرے۔ اگر اس کے مخالف علماء پر لعن طعن کریگا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرا بھی اس پر اور جس سے وہ اعتقاد رکھتا ہے اس پر لعن طعن کرے گا۔

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

اس کا دوسروں پر لعن طعن کرنا گویا اپنے بزرگوں پر خود لعن طعن کرنا ہے۔ کیونکہ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے۔

ق — عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍ مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ۔

(مشارق الانوار ۳۶۹) حدیث نمبر (۲۱۱۵)

ترجمہ — بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ماں باپ کو گالی دینا بڑے گناہوں میں سے ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماں باپ کو گولی دیتا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا ہاں یہ گالی دیتا ہے کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ کسی اور کی

ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

ف۔ جب کسی کے ماں باپ کو گالی دی تو وہ بھی اس کے ماں باپ کو گالی دے گا۔ تو حقیقت میں اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا۔ یہی باعث ہوا۔ گویا اس نے خود اپنی ماں باپ کو گالی دی۔

اب وہ عالم کہ جس کے بتائے ہوئے مسئلہ پر یہ عمل کرتا رہا اور حقیقت میں یہ مسئلہ غلط ہے اس عالم نے جان بوجھ کر اپنی دنیاوی خواہش کی غرض سے غلط بتایا تھا تو اس مسئلہ پر عمل کرنے والے پر آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا۔ بلکہ جس قدر لوگ اس پر عامل ہونگے ان سب کا گناہ اس عالم پر ہوگا جس نے غلط مسئلہ بتایا تھا ۔چنانچہ ہمارے آقاو مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ ۔ (مظاہر حق شرح مشکوۃ جلد اول صفحہ ۱۰۸)

ترجمہ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے علم فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ اس پر ہے جس نے اسکو فتویٰ دیا ہے۔

ف۔ یعنی ایک جاہل نے کسی عالم سے مسئلہ پوچھا اس عالم نے مسئلہ غلط بتایا اور پوچھنے والے نے بغیر جانے کہ یہ مسئلہ غلط ہے۔ اس پر عمل کیا تو اس کا گناہ عالم پر ہوگا!

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ علماء کے درمیان آپسمیں چند مسائل ایسے ہیں کہ جن میں اختلاف ہے۔ حالانکہ وہ ایسا اختلاف نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے لوگ آپسمیں لعن طعن کریں اور لڑنے مرنے پر آمادہ ہوں ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں۔ یعنی کلمہ پڑھنا اور نماز پڑھنا اور رمضان شریف کے روزے رکھنا۔ اور حج کرنا اور زکوۃ دینا پس ان میں ائمہ کا اختلاف نہیں ہے۔ اس کی فرضیت پر تمام علمائے اُمت کا اتفاق ہے باوجود اس کی کہ اس کی فرضیت پر سب کا اتفاق ہے۔ لیکن افسوس کہ ہزاروں آدمی ایسے نظر آتے ہیں۔ کہ نماز روزہ حج زکوۃ کے علاوہ کلمہ تک پڑھنا نہیں جانتے ہیں۔ نہ کسی کو ان پر رحم آتا ہے نہ ان کو کوئی تنبیہ کرتا ہے نہ ان کو کوئی لعنت ملامت کرتا ہے۔ اور نہ کوئی ان سے لڑنے مرنے پر آمادہ ہوتا ہے حالانکہ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی اعلائے کلمۃ اللہ اور تمام احکامات الٰہی جاری کرنے کے لئے دنیا میں تشریف لائے تھے اور سخت سے سخت تکلیفیں اٹھائیں!

رہ طائف میں حضرت تھک گئے چلنے سے تھے عاری	اُحد میں دانت ٹوٹے اور دہن سے خو تھا جاری

باوجود اتنی تکالیف اٹھانے کے پھر بھی آپ فراخدلی سے فرماتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ ترجمہ — اے اللہ میری قوم کو بخشدے کہ وہ نہیں جانتے ہیں فتح الباری غزۂ احد علماء چونکہ وارث انبیاء ہیں اگر عوام سے کوئی تکلیف پہنچے تو موافق سنت کے صبر کے ساتھ نرمی اور آسانی کے ساتھ ان کی ہدایت کریں اور اُمت مرحومہ پر رحم کرکے اختلافی مسائل کو بالائے طاق رکھ کر ایسے مسائل متفقہ کہ جن میں کسی کا اختلاف نہ ہو بیان کریں تاکہ ایسے نازک وقت ہیں (جبکہ غیر مسلم قومیں اپنے اپنے مذہب کی اشاعت میں سرگرمی کے ساتھ کوشش کر رہی ہوں اور اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے لئے ہر طرح آمادہ ہوں) ہر کلمہ گو مسلمان اتفاق و اتحاد کے جھنڈے کے سایہ میں جمع ہو جائیں اور اپنے اتفاق و اتحاد اور شوکت اسلامی کا وہ نمونہ دکھلائیں جو قرون اولیٰ میں مسلمانوں کے اندر تھی جن کی اس وقت اشد ضرورت ہے اب ہر شخص کی آسانی کے لئے وہ اسلام کی پانچ بنیادیں کہ جن میں کسی کا اختلاف نہیں بلکہ پورب سے لے کر پچھم تک اتر سے لیکر دکھن تک کے تمام آئمہ و علمائے اُمت کا اتفاق ہے لکھا جاتا ہے۔ اُمید ہے کہ ناظرین اس پر عمل کر کے اللہ و رسول ﷺ کی رضامندی حاصل کریں گے۔ اور اس خاکسار سراپا گنہگار لئے حسن خاتمہ کی دعا مانگیں گے۔

ثبوت اسلام کی پانچ بنیادوں کا:

(۳۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ (مظاہر حق شرح مشکوۃ جلد اول صفحہ ۲۶)

ترجمہ — اور حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ (۱) گواہی دینا اس بات پر اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز پڑھنے (۳) زکوۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان شریف کے روزے رکھنا۔

پہلی بنیاد

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ اسلام کی پہلی بنیاد کلمہ شریف ہے۔ اسی کلمہ کے ذریعہ سے کافر اپنے تمام

گناہوں سے پاک و صاف ہو کر اسلام میں داخل ہوتا ہے جو شخص اس کو سچے دل سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کریگا

(۳۴) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔ (مظاہر حق شرح مشکوۃ جلد اول صفحہ ۳۷)

ترجمہ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرمایا جو شخص گواہی دے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر دوزخ کی آگ حرام کرے گا۔

(۳۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِيْ الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ

(مظاہر حق شرح مشکوۃ جلد چہارم صفحہ ۴۰۷)

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میری اُمت سے ایک شخص کو قیامت کے دن نکالے گا۔ پھر اس کے گناہوں کے نانوے دفتر کھولے گا۔ اور ہر دفتر کی لمبائی اتنی ہوگی جہاں تک آدمی کی نظر پہنچتی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیا تو ان دفتروں میں سے کسی گناہ کا انکار کرتا ہے۔ کہ تجھ پر کراماً کاتبین نے ظلماً لکھا ہو۔ پس وہ شخص کہے گا اے میرے رب نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ کیا تیرے لئے کوئی عذر ہے۔ پس وہ شخص کہے گا اے میرے رب نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا ہاں بیشک تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے۔ آج کے دن تجھ پر ظلم نہیں ہے۔ پس ایک ایسا چھوٹا سا پرچہ نکالا جائیگا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیے گا کہ اپنے

اعمال کے وزن کے وقت حاضر ہو پس وہ کہے گا اے میرے رب اس چھوٹے سے پرچے کی ان دفتروں کے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تحقیق تو آج کے دن ظلم نہیں کیا جاوے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس وہ تمام دفتر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرچہ ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھا جاوے گا پس وہ دفتر والا پلڑا ہلکا ہوگا اور اس پر وہ پرچے والا پلڑا بھاری اور غالب ہوگا۔ پس اللہ کے ناموں کے مقابلہ میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی اگرچہ ڈھیر کے ڈھیر ہوں۔

ف۔ لوگو! یاد رکھو کہ اس شخص کے ننانوے دفتروں میں ہر قسم کے گناہ ہونگے لیکن شرک سے وہ خالی ہوگا اسی وجہ سے اس پر اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (سورۃ النساء ع ۷) ترجمہ — بیشک اللہ شرک تو بخشنے والا نہیں اور شرک کے سوا (جو گناہ ہیں) جس کو چاہیئے بخشدے (اور جس کو چاہے نہ بخشے عذاب کرے) خدا کی رحمت کا ظہور ہوگا۔ اور وعدہ الٰہی کے موافق اس کے تمام گناہ بخشے جاوینگے۔ اور وہ جنت میں داخل ہوگا پس اے میرے بھائی! شرک سے بچو اور خالص توحید پر قائم رہو انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہوگے اور جنت کی ہر نعمت سے مالا مال ہوگے اور جنت کی تمام نعمتوں میں سے عمدہ نعمت دیدار باری تعالیٰ ہے جو ہر مومن کو وہاں نصیب ہوگا!

اللہ تعالیٰ شانہ ہم کو اور تمام مسلمان بھائیوں کو نصیب کرے۔ اللھم آمین۔ ثم آمین۔

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ اسلام کی دوسری بنیاد نماز ہے جو ہر مسلمان مرد و عورت عاقل بالغ پر فرض ہے اس کی فرضیت قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے اور ترک کرنے والا فاسق ہے! نماز کسی حالت میں معاف نہیں بخلاف روزہ کے مثلاً جنگ کے وقت جبکہ مسلمانوں کا کفاروں سے مقابلہ ہو۔ اس وقت بھی نماز معاف نہیں ہے۔ عذر والے کے لئے اجازت ہے کہ وہ روزہ افطار کرے یعنی نہ رکھے۔ جب عذر جاتا رہے تو اس کی قضا کرے اس لئے ہر آدمی پر لازم ہے کہ وہ نماز میں کبھی سستی نہ کرے۔ قرآن شریف اور احادیث شریف میں اس کی زیادہ تاکید اور فضیلت آئی ہے۔ آیات قرآنی ملاحظہ ہوں!

قولہ تعالیٰ — اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ۔ (سورۃ البقرہ ع ۵)

ترجمہ — نماز درستی سے ادا کرتے رہو۔ اور زکوۃ دیتے رہو۔

قولہ تعالیٰ — اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (سورۃ العنکبوت ع ۵)

ترجمہ — بیشک نماز (آدمی کو) بے حیائی اور برے کام سے روکتی ہے!

حدیث شریف ملاحظہ ہو! حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ تَرَکَھَا (احیاء العلوم صفحہ ۱۳۱)

ترجمہ — نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے نماز کو ترک کیا پس تحقیق اس نے دین کو ڈھایا۔

ف۔ یعنی مکان کی چھت ستون پر قائم ہے پس جب ستون گرا تو مکان کی چھت بھی گر گئی۔ اسی طرح سے نماز دین کا ستون ہے۔ جب تک آدمی نماز پڑھتا ہے اس کا دین قائم ہے۔ جس وقت نماز کو ترک کیا۔ گویا اس نے ستون گرا دیا۔ جب ستون گرا تو مکان کی چھت بھی گری یعنی اس کا دین خراب ہو گیا۔ اَعَاذَنَا اللہُ مِنْہُ

(۳۶) اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْئٌ قَالَ فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلٰوۃِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا ۔ (مشارق الانوار صفحہ ۲۳۶) حدیث نمبر (۸۵ ۱۳)

ترجمہ — بخاری اور مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ندی ہو کہ وہ اس میں سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اس کا کچھ میل باقی رہے گا۔ اصحاب نے کہا کہ کچھ اس کے میل سے نہ باقی رہے گا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہی حال پانچ نمازوں کا ہے کہ ان کے سبب سے حق تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے۔

ف۔ جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے بدن پر میل نہیں رہتا اُسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہیں رہتے۔ لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہیں چھوٹتا بلکہ بدن کا ملنا اور مانجھنا بھی شرط ہے اسی طرح نماز میں حضوری دل اور اپنے پروردگار کے سامنے گڑگڑانا ضروری ہے۔ تاکہ گناہوں کا میل چھوٹ جائے۔

حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ، احیاء العلوم صہ ۱۳

ترجمہ — بیشک نمازیں کفارہ ہیں جبکہ ان کے درمیان میں کوئی کبیرہ گناہ نہ ہو!

عن جابرٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الجنۃ الصلوٰۃ ومفتاح الصلوٰۃ الطھور (مظاہر حق شرح مشکوۃ صفحہ ۱۲۳)

ترجمہ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی کنجی

نماز ہے اور نماز کی کنجی پاکی ہے!

ف- جیسے دروازہ کا قفل بغیر کنجی کے نہیں کھل سکتا اسی طرح آدمی بغیر نماز کے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا- اس میں نماز کی محافظت کرنے پُر مبالغہ ہے گویا نماز حکم میں ایمان کے ہے کہ بغیر اس کے جنت میں داخل ہونا میّسر نہیں ہوتا- اس لئے اس کو اچھی طرح سے خوب دلجمعی کے ساتھ ادا کرے اور کبھی نہ چھوڑے کیونکہ یہی دخول جنت کی سبب ہے!

جاننا چاہیئے کہ احادیث مذکورہ بالا سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نماز کی کنجی طہارت ہے اور وضو بھی طہارت میں داخل ہے- بغیر وضو کئے نماز نہیں ہوتی- اسلئے نماز سے پہلے وضو کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے!

وضو کرنے کا طریقہ

وضو کرنے والے کو چاہیئے کہ پاک پانی لے کر قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی پاک اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرے تاکہ چھینٹیں اڑ کر اوپر نہ پڑیں اگر قبلہ کی طرف منہ کرنے کا موقعہ نہ ہو تو کچھ نقصان نہیں- وضو کرنے سے پہلے بِسمِ اللہِ العَلِیِّ العَظِیمِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِینِ الاسلام پڑھو- سب سے پہلے تین دفعہ گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ پھر تین دفعہ کلی کرو- مسواک کرو مسواک اس طرح پکڑو کہ چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے رہے- اور تین انگلیاں مسواک کے اوپر رہیں- اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے رہے- مسواک نہ ہو تو صرف کلمہ کی انگلی سے دانتوں کو ملکر صاف کر لو- پھر تین دفعہ ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرو- پھر تین دفعہ منہ دھوؤ پیشانی کے بالوں کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان کی لو تک منہ دھونا چاہیئے تاکہ سب جگہ پانی بہ جاوے- پھر تین دفعہ داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوؤ پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوو- ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرو اگر ہاتھ میں چھلا ہو مثلاً عورتیں چوڑی وغیرہ پہنتی ہیں تو انکو چاہیئے کہ اسکو ہلا لیویں تاکہ اسکے نیچے پانی پہنچ جاوے اور کہیں سوکھا نہ رہے- اگر بال برابر جگہ بھی کہیں سوکھی رہ گئی تو وضو نہ ہوگا- پھر ہاتھوں کو بھگو کر ایک مرتبہ

سارے سر کا مسح اس طرح کرو کہ دونوں ہتھیلیاں مع انگلیوں کے سر کے آگے حصے پر رکھ کر آگے سے پیچھے کو گدی تک لے جاؤ پھر پیچھے سے آگے کو لاؤ پھر ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو کانوں کے سوراخوں میں ڈالو اور کلمہ کی انگلی سے کان کے اندر بقیہ حصّے کا مسح کرو اور انگوٹھوں سے کانوں کے اوپر کی طرف مسح کرو پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرو مسح صرف ایک مرتبہ کرنا چاہیئے۔ کان کے مسح کے لئے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے پھر تین دفعہ داہنا پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ پھر تین دفعہ بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پیروں کی انگلیوں کو خلال کا خلال کرو داہنے پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کرو اور بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کرو اب وضو پورا ہو چکا۔ وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لو۔ اور اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف اٹھا کر۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

تین دفعہ پڑھو۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی بعد وضو کے اس کلمۂ پاک کو تین دفعہ پڑھے تو اسکے لئے آٹھوں بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازہ سے چاہے بہشت میں داخل ہو یا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

پڑھو! حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی وضو کے بعد اس دعا کو پڑھے تو لکھا جاتا ہے یہ کہنا بعینہ یا اسکا ثواب اسکے لئے پھر مہر لگایا جاتا ہے یہ مہر قیامت تک توڑی نہیں جاتی یعنی اسکے ثواب کو کوئی چیز باطل نہیں کر سکتی۔ (حصن حصین صفحہ ۹۳)

وضو کی توڑنیوالی چیزوں کا بیان

جاننا چاہیئے کہ آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ انہیں نواقض وضو کہتے ہیں!

(۱) پاخانہ یا پیشاب کرنا۔ یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔ (۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہ جانا (۴) منہ بھر کے قے کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (۶) بیماری یا اور کسی وجہ سے بیہوش ہو جانا (۷) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا!

لطیفہ۔ سوال ایک مجلس میں ایک دہریہ نے مسلمانوں سے کہا کہ اسلام کی بنیاد ایک عجیب غیر مستحکم بنیاد ہے کہ اسلام میں بعد ایمان لانے کے تمام عبادتوں میں پہلی عبادت بالاتفاق نماز ہے۔ اور نماز موقوف ہے طہارت

اور وضو پر پس گویا اسلام کا دار مدار وضو پر ہے حالانکہ وضو میں مسلمانوں کی عجیب بیو قوفی ہے کہ بجائے جوتی کی ناپاکی کے دستار یعنی پگڑی کو پاک کرتے ہیں اور جوتی کی ناپاکی کو اسی طرح چھوڑ دیتے ہیں اور اسکا نام طہارت رکھتے ہیں چنانچہ جب ان کے پاخانہ کے مقام سے ہوا خارج ہوتی ہے تو اس مقام کو چھوڑ کر اس کے بجائے چار اعضاؤں کو دھوتے ہیں!

جواب — ایک مسلمان ظریف نے ان مذکورہ بالا اعتراضوں کو سن کر اس کے جواب میں ایسی مغلظات گالیاں سنائیں کہ جن کو سن کر دہریہ کو غصّہ آگیا۔

دہریہ نے غصے کی حالت میں کہا کہ میں ان گالیوں کے بدلے میں تیرے سر کے ٹکڑے ٹکڑے کروں گا اور تیرا پیٹ چاک کرونگا تاکہ دوسرے لوگ دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ مسلمان ظریف نے ہنسکر کہا کہ تو عجیب بیو قوف آدمی ہے کہ اپنے قول کو اسی مجلس میں غلط دکھاتا ہے پس گالیاں میری زبان سے نکلیں ہیں اور تیرا بجائے زبان کے سر کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور پیٹ کو چاک کرنا تیرے قوم کے بموجب تیری کمال بے وقوفی کی دلیل ہے۔

اب دیکھ اور غور کر — کہ تمام دنیا کے حاکموں اور تمام زمانہ کے عقلمندوں کو کہ زنا کے بارہ میں جو بہت بڑا فعل ہے اور مرد و عورت کے شرمگاہ کے ملنے سے واقع ہوتا ہے، بجائے شرمگاہ کے سزا دینے کے زانی کے تمام بدن کے ساتھ سزا کا تعلق رکھتے ہیں۔ دنیا کے کوئی حاکم اور عقلمند آدمی مرد کے اعضاء تناسل کے کاٹنے اور عورت کے شرمگاہ کے چاک کرنے کا حکم نہیں دیتے ہیں کیونکہ یہ کمال بیو قوفی اور بیحیائی ہے۔

اور وضو کرنے والے کے ظاہری بدن پر کوئی ایسی نجاست نہیں ہے کہ جس کا دھونا ضروری نہ ہو۔ پس جملہ اعتراض تیرا خود تیری کمال بیو قوفی اور جہالت کو ظاہر کر رہا ہے!

اسرار وضو

ارشاد الطالبین میں ہے کہ جب جدّتنا حضرت حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بغیر حکم خدا کے شطان علیہ اللعن کے بہکانے سے دانہ گندم کھانے کا ارادہ کیا اور اپنے ہاتھ کو اس کی طرف بڑھایا تو بہشتی درخت حق تعالیٰ شانہٗ کے خوف سے خود بخود اوپر کی جانب بڑھنے لگا یہاں تک کہ حضرت حوّا رضی اللہ عنہا کے قدم سے بلند ہوگیا حضرت حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عجلت کے ساتھ اپنے پاؤں کی انگلیوں پر کھڑی ہو کر اپنے ہاتھوں کو سر

کے اوپر سے دانہ کی طرف بڑھایا اس حالت میں حلہ بہشتی ناز سے انکے پیروں سے ٹخنوں تک اوپر چڑھ گیا اور ان کی آستینیں انگلیوں کے سرے سے کہنیوں تک پہنچیں اور ان کے چہرہ سے برقع اڑ گیا اور ان کے سر کی اوڑھنی ڈھیلی ہو گئی یہاں تک کہ ان کی پیشانی کے بال ظاہر ہو گئے۔ اسی سبب سے ان چار اعضاؤں کا دھونا وضو میں فرض کیا گیا۔ اگر تعمیل اس امر کی کی جائے تو قیامت کے دن اس کے عوض میں غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ ہوں گے۔ یعنی قیامت کے دن یہی اعضائے وضو زیادہ روشن ہوں گے۔ پس انشاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی اعضائے وضو کی روشنی کی چمک سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیاری امت کو پہچانیں گے!

اذان کا بیان

جاننا چاہیئے کہ اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدثوں سے پاک ہو کر کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ قبلہ کی طرف مُنہ کر کے کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو کلمہ کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے نہ اسقدر کہ جس سے تکلیف ہو ان اذان کے کلمات کو کہے پہلے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے پھر اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط کہے پھر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ کہتے ہوئے اپنے منہ کو داہنی طرف پھیر لیا کرے اس طرح سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ کہتے ہوئے اپنے منہ کو بائیں طرف پھیر لیا کریں اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر آہستہ سے درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ۔

مسئلہ فجر کی اذان میں بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔ بھی دو دفعہ کہے!

مسئلہ۔ اقامت کا طریقہ بھی یہی ہے صرف فرق اسقدر ہے کہ اذان مسجد سے باہر کہی جاتی ہے اور اقامت مسجد کے اندر اور اذان بلند آواز سی کہی جاتی ہے اور اقامت پست آواز سے۔ اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے

بعد دو دفعہ قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃِ کہے اور اقامت کہتے وقت کانوں کے سوراخ بند کرنا بھی نہیں ہے اسلئے کہ کان کے سوراخ آواز بلند ہونے کے لئے بند کئے جاتے ہیں۔ اور وہ یہاں مقصود نہیں۔ اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت دائیں بائیں جانب کا منہ پھیرنا بھی نہیں ہے یعنی ضروری نہیں ورنہ بعض فقہاء نے لکھا ہے۔

اذان و اقامت کے احکام

مسئلہ۔ سب فرض عین نمازوں کے لئے ایک بار اذان کہنا مردوں پر سنّت موکدہ ہے۔ مسافر ہو یا مقیم۔ جماعت کی نماز ہو یا تنہا ادا یا قضا۔ اور نماز جمعہ کیلئے دوبار اذان کہنا۔

مسئلہ۔ عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ ہے۔ خواہ وہ جماعت سے نماز پڑھیں یا تنہا۔

مسئلہ۔ فرض عین نمازوں کے سوا اور کسی نماز کے لئے اذان و اقامت مسنون نہیں خواہ فرض کفایہ ہو جیسے جنازے کی نماز یا واجب جیسے وتر اور عیدین یا نفل ہو جیسے اشراق وغیرہ۔

مسئلہ۔ جمعہ کی پہلی اذان سن کر تمام کاموں کو چھوڑ کر جمعہ کے لئے جامعہ مسجد جانا واجب ہے خرید و فروخت یا کسی اور کام میں مشغول ہونا حرام ہے!

مسئلہ۔ جو شخص اذان سنے مرد ہو یا عورت ظاہر ہو یا جنب اس پر اذان کا جواب دینا مستحب ہے۔ یعنی جو لفظ موذن کی زبان سے سنے وہی کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور اَلصَّلوٰۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے

مسئلہ۔ آٹھ صورتوں میں اذان کا جواب نہ دینا چاہیئے (۱) نماز کی حالت میں (۲) خطبہ سننے کی حالت میں خواہ وہ جمعہ کا ہو یا نکاح وغیرہ کا ہو۔ (۳) حیض کی حالت میں یعنی جواب دینا ضروری نہیں (۴) نفاس کی حالت میں یعنی جواب دینا ضروری نہیں (۵) علم دین پڑھنے پڑھانے کی حالت میں (۶) جماع کی حالت میں (۷) پیشاب پاخانہ کی حالت میں (۸) کھانا کھانے کی حالت میں یعنی جواب دینا ضروری نہیں ہاں بعد ان چیزوں کی فراغت کے اگر اذان دیئے ہوئے زیادہ زمانہ نہ گذرا ہو تو جواب دینا چاہیئے ورنہ نہیں۔

مسئلہ — اقامت کا جواب دینا بھی مستحب ہے واجب نہیں اور قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃُ کے جواب میں اَقَامَہَا اللّٰہُ وَاَدَامَہَا کہے!

ثنا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

سورۂ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لا مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ؕ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ؏ اٰمِيْن

سورۂ عصر

وَالْعَصْرِ لا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ لا اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ لا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ؏ ۔

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۴

سورۂ کوثر

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ؕ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ؕ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۴

سورۂ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۴

رکوع کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ط

قومہ کی تسمیع و تحمید

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

التحیات

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

درود شریف کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ط

نماز کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرِ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِق

نماز کی شرطوں کا بیان

جاننا چاہیئے کہ نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزوں کی ضرورت ہے۔ جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ان چیزوں کو شرائط نماز اور فرض کہتے ہیں۔

اول بدن کا پاک ہونا یعنی اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے۔ نہانے کی ضرورت ہو تو غسل کرے۔ دوسرے کپڑوں کا پاک ہونا۔ تیسرے جگہ کا پاک ہونا چوتھے ستر کا چھپانا۔ یعنی مردوں کو ناف سے گھٹنے تک چھپانا فرض ہے اسکے سوا اور بدن کھلا ہو تو نماز ہو جاوے گی لیکن بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اور عورتوں کو دونوں ہتھیلی اور دونوں پاؤں کے سوا سر سے پیر تک سارے بدن کو اچھی طرح ڈھانکنا فرض ہے پانچویں نماز کا وقت ہونا چھٹی قبلہ کی طرف منہ کرنا ساتویں نیت کرنا۔

نیت کا بیان

جاننا چاہیئے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے نیت کرنا شرط ہے بغیر نیت کئے نماز نہیں ہوتی۔

مسئلہ۔ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ پس دل میں اتنا سوچ لیوے کہ میں آج کی ظہر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اور اگر سنت پڑھتا ہو تو سوچ لے کہ میں ظہر کی سنت پڑھتا ہوں۔ بس اتنا خیال کر کے اللہ اکبر کہہ کے ہاتھ باندھ لیوے تو نماز ہو جاوے گی۔ اور اگر زبان سے کہنا چاہے تو اتنا کہہ لینا کافی ہے نیت کرتا ہوں میں آج کے ظہر کی چار رکعت نماز فرض اللہ اکبر۔ یا نیت کرتا ہوں چار رکعت سنت ظہر کی اللہ اکبر۔

(غایۃ الاوطار جلد اول صفحہ ۱۹۳)

اور لمبی چوڑی نیت کرنا مثلاً اس طرح کہنا کہ نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز فرض وقت ظہر کے واسطے اللہ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر- یہ سب کہنا ضروری نہیں چاہے کہے چاہے نہ کہے- لیکن اتنی بڑی لمبی چوڑی نیت کرنے میں چند خرابیاں پائی جاتی ہیں!

اوّل- اتنے الفاظ کہنے میں دیر لگتی ہے بسا اوقات امام قراءت شروع کر دیتا ہے جس سے تکبیر تحریمہ کا ثواب جاتا رہتا ہے!

دوم- بعض وقت امام رکوع میں ہوتا ہے اور نیا مقتدی اتنے الفاظ کہتے نہیں پاتا کہ امام رکوع سے سر اٹھا دیتا ہے جس سے پوری رکعت ہی جاتی رہتی ہے!

سوم- بعض بوڑھے مرد یا بوڑھی عورتوں کو اتنے الفاظ یاد کرنے سے بھی یاد نہیں ہوتے اسلئے مختصر ضروری الفاظ کیساتھ نیت کرنی چاہیئے- ہاں اگر اتنا وقت ملے اور آسانی کے ساتھ یاد کر سکے تو اتنے الفاظوں کے ساتھ بھی نیت کر سکتا ہے جائز ہے ناجائز نہیں-

پنجگانہ نماز کے پڑھنے کا طریقہ

پہلی نماز فجر- جاننا چاہیئے کہ وقت فجر میں کل چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں- جن کی تفصیل یہ ہے- پہلے دو رکعت سنّت موکدہ اُس کے بعد دو رکعت فرض-

مردوں کے فجر کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ

سنت نماز — جاننا چاہیئے کہ نماز کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کرکے، پاک کپڑے پہن کر، پاک جگہ پر قبلے کی طرف منہ کرکے اس طرح کھڑے ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا اسکے قریب قریب فاصلہ رہے اور دل میں خیال کرو کہ میں خداوند کریم کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں- اگر یہ خیال نہ جملے تو اتنا ضرور خیال رکھو کہ میں خداوند تعالیٰ کے سانے کھڑا ہوں وہ مجھکو دیکھ رہا ہے اور نیت اس طرح کرو کہ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز سنت فجر کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھاؤ ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں کھلی ہوئی قبلے کی طرف رہیں اور انگوٹھا کانوں کی لو سے ملجائے پھر ہاتھ ناف کے نیچے باندھو داہنے ہاتھ

کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھو ور داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور
چھوٹی انگلی سے حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑ لو اور داہنے ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کی بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھو۔
اور داہنے ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھو۔ اور نظر سجدہ کی جگہ پر ہے۔
پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھو پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد
آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ اور ہاتھوں کی انگلیاں
کھول کر گھٹنوں کو مضبوط پکڑ لو۔ اور سر اور سرین کو برابر رکھو ایسا نہ ہو کہ سر جھکا ہوا ہو اور پیٹھ اٹھی ہوئی ہو اور
کہنیں کو بغل سے علیحدہ رکھو اور پیر کی پنڈلیاں سیدھی کھڑی رکھو۔ اور نظر پاؤں کی پشت پر رکھو پھر تین دفعہ
یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھو سمع اللہ لمن حمدہ۔ ربنا لک الحمد کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ
اکبر کہتے ہوئے اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ہوئے سجدے میں جاؤ پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ
پھر ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو اور چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں
۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھو تاکہ سب کے سر قبلے کی طرف رہیں۔ کہنیوں کو پسلیوں سے اور پیٹ کو رانوں
سے علیحدہ رکھو اور نگاہ ناک پر رکھو۔ کہنیوں کو زمین پر مت بچھاؤ بلکہ کھڑی رکھو۔ اور پیروں کو انگلیوں کے
بل کھڑا رکھو اس طرح کہ انگلیاں قبلے کی جانب رہیں پھر تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو پھر اللہ
اکبر کہتے ہوئے اس طرح اٹھو کہ پہلے پیسانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر اس طرح بیٹھو کہ داہنا پیر اسی طرح کھڑا
رہے اور بائیں پیر کو زمین پر بچھا کر اسی پر بیٹھ جاؤ اور دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکھو اس طرح بیٹھو کہ داہنا پیر اسی
طرح کھڑا رہے اور بائیں پیر کو زمین پر بچھا کر اسی پر بیٹھ جاؤ اور دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکھو اس طرح کہ انگلیاں
پھیلی ہوئی قبلے کی طرف رہیں نہ بہت کشادہ ہوں نہ بالکل ملی ہوئی اور انگلیوں کے سرے گھٹنے کے قریب رہیں
اور اپنی نظر زانو پر رکھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ
دفعہ سبحان ربی الاعلی پڑھو (ا) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ گھٹنے اٹھا کر پنجوں کے بل
سیدھے کھڑے ہو جاؤ اُٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو پھر ناف کی نیچے ہاتھ باندھ کر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو
۔ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے
رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھو پھر
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کہتے

ہوئے اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر داہنا پیر کھڑا کر کے بائیں پر بیٹھ جاؤ پھر التحیات پڑھو جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اسکے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لَآ اِلٰهَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰهُ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی آخر تک حلقہ باندھے رکھو پھر درود شریف پڑھو پھر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھو پھر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے ہوئے داہنے طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو پھر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے ہوئے بائیں طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو۔ سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرو یعنی دل میں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو۔ یہ دو رکعت سنّت کی پوری ہوگئی۔

فرض نماز۔ جاننا چاہیئے کہ فجر کی نماز سنت اور فرض کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقہ سے پڑھی جاتی ہے صرف نیت کا فرق ہے۔ اسلئے جب فرض پڑھنے کا ارادہ ہو تو قبلے کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہو کہ دونوں قدموں کے بیچ میں چار انگلی یا اس کے قریب قریب فاصلہ رہے اور نیت اس طرح کرو کہ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز فرض فجر کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو اور جس طرح سے فجر کی سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ اسی طریقے سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو۔ بعد ختم کر چکنے کے دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے ہوئے اللہ تعالی سے دعا مانگو اور پڑھو اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو منہ پر مل لو اب فجر کی نماز پوری ہوگئی۔

عورتوں کے فجر کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ

سنت نماز — جاننا چاہیئے کہ نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلے کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگلی یا اسکے قریب فاصلہ

رہے اور دل میں خیال کرو کہ میں خداوند تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھ رہی ہوں۔ اگر یہ خیال نہ جمے تو اتنا ضرور خیال رکھو کہ میں خداوند تعالیٰ کے سامنے کھڑی اور وہ مجھ کو دیکھ رہا ہے۔ اور نیت اس طرح کرو کہ نیت کرتی ہوں میں دو رکعت نماز سنت فجر کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھے تک اٹھاؤ اسطرح کہ تھیلیاں اور انگلیاں قبلے کی طرف رہیں۔ لیکن ہاتھوں کو دوپٹہ سے باہر نہ نکالو پھر سینے پر ہاتھ باندھ لو داہنے ہاتھ کی تھیلی کو بائیں ہاتھ کی تھیلی کی پشت پر رکھو۔ پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھو پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتی ہوئی رکوع میں جاؤ اور اتنا جھکو کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھو اور دونوں کہنیوں کو بغل سے اچھی طرح ملائے رہو اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے سر کو اٹھا کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ زمین پر پہلے گھٹنے رکھو پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھو اور انگلیوں کو اچھی طرح ملائے رکھو اسطرح کہ سرے انکے قبلے کی طرف رہیں پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی رکھو اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرو کہ پیٹ کو دونوں رانوں سے ملائے رکھو اور دونوں کہنیوں کو بغلوں سے ملائے رکھو اور کہنیوں کو زمین پر بچھائے رکھو اور پیروں کو داہنی طرف نکال دو اسطرح کہ ان کہ انگلیاں قبلے کی طرف رہیں۔ پھر تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئی اسطرح اٹھو کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر اسطرح بیٹھو کہ دونوں پیر داہنے طرف نکلے رہیں اور داہنے ران بائیں ران پر رہے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر۔ اور اچھی طرح سے بائیں سرین پر بیٹھو پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتی ہوئی اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو (یہ ایک رکعت پوری ہو گئی) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسطرح سے اٹھو کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھا کر پنجوں کے بل سیدھی کھڑی ہو جاؤ اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔ پھر اسی قاعدے سے سینے پر ہاتھ باندھکر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئی اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے ہوئی سر کو اٹھا سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

پڑھو پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے اسی قواعدے سے اٹھ کر بیٹھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی قاعدے سے اٹھ کر بائیں سرین پر بیٹھ جاؤ اور دونوں پاؤں کو داہنے طرف نکال دو اور ہاتھوں کی انگلیاں اچھی طرح ملاکر دونوں ہاتھوں کو اپنے زانو پر رکھو اسطرح کہ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب رہیں پھر اَلتَّحِیَّاتُ پڑھو جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملاکر گول حلقہ بناؤ اور لا الہ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور الا اللہ کہتے وقت جھکاؤ اور اخیر تک اسی طرح حلقہ باندھے رہو پھر درود شریف پڑھو پھر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھو پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے ہوئے داہنی طرف منہ پھیر اور نگاہ کندھے پر رکھو پھر اَلسَّلَامُ علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے بائیں طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو۔ سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرو یعنی دل میں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو یہ دو رکعت سنت کی پوری ہو گئی۔

فرض نماز۔ جاننا چاہیئے کہ فجر کی نماز سنت اور فرض کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے۔ صرف نیت کا فرق ہے۔ اسلئے جب فرض پڑھنے کا ارادہ ہو تو قبلے کی طرف منہ کر کے اسطرح کھڑی ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا اسکے قریب قریب فاصلہ رہے اور نیت اسطرح کرو کہ نیت کرتی ہوں میں دو رکعت نماز فرض فجر کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئی دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر سینے پر باندھو۔ اور جس طرح سے فجر کی سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو بعد ختم کر چکنے کے دونوں ہاتھ سینے تک اٹھا کر پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط اور اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

پڑھکر دونوں ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔ اب فجر کی نماز پوری ہو گئی۔

اشراق کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ فجر کی نماز کے بعد نوافل میں سب سے مقدم نفل اشراق ہے پس اتنے مناسبت کی وجہ سے فجر کی نماز کے بعد اسکے پڑھنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔ اور وہ دو رکعت یا چار رکعت پڑھی جاتی ہے اسکے پڑھنے

کا طریقہ یہ ہے کہ جو شخص (خواہ مرد ہو یا عورت) صبح کی نماز پڑھے اور اسی جگہ اللہ کی یاد میں مشغول رہے خواہ درود شریف پڑھے یا قرآن شریف یا اور کوئی وظیفہ پڑھے۔ دنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے اور نہ دنیا کا کوئی کام کرے ۔ جب آفتاب نکلکر ایک نیزہ بلند ہو جائے تو اس وقت دو دو رکعت کی نیت کر کے دو سلام سے فجر کی سنت کی طرح پڑھے اور پڑھنے والا مرد ہو تو نیت اسطرح سے کرے کہ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز نفل اشراق کی اللہ اکبر۔ اور پڑھنے والی عورت ہو تو نیت اسطرح سے کرے کہ نیت کرتی ہوں میں دو رکعت نماز نفل اشراق کی اللہ اکبر۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھے اور اسی جگہ اللہ کی یاد میں مشغول رہے یہانتک کہ آفتاب نکلے پھر دو رکعت یا چار رکعت پڑھے تو اسکو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور تمام مسلمان بھائیوں کو اس نماز کے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

چاشت کی نماز پڑھنے کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ جب خوب آفتاب بلند ہو جاوے اور دھوپ تیز ہو جاوے اسوقت سے چاشت کا وقت شروع ہوتا ہے اور زوال سے پہلے پہلے تک رہتا ہے اور اس وقت میں کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اسکے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر بارہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو دو رکعت کی نیت کر کے چھ سلام سے فجر کی سنّت کے پڑھنے کا جو طریقہ بتایا گیا ہے اُسی طریقہ سے پڑھو اور پڑھنے والا مرد ہو تو اسطرح کرے کہ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز نفل چاشت کی اللہ اکبر۔ اور پڑھنے والی عورت ہو تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کرتی ہوں میں دو رکعت نماز نفل چاشت کی اللہ اکبر چاشت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بارہ رکعتیں پڑھے گا اسکے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل تیار کریگا۔ (غایۃ الاوطار صفحہ ۳۱۶) ۔

دوسری نماز ظہر

جاننا چاہیئے کہ وقت ظہر میں کم سے کم دس زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں پڑھی جاتیں ہیں۔ جنکی تفصیل یہ ہے کہ پہلے چار رکعت سنت موکدہ اسکے بعد چار رکعت فرض اسکے بعد دو رکعت سنّت موکدہ اسکے دو رکعت مستحب چاہے پڑھے یا نہ پڑھے۔ اگرچہ نہ پڑھنے میں کوئی گناہ نہیں لیکن پڑھنے میں بہت زیادہ ثواب ہے حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ حَافَظَ عَلٰی اَرْبَعٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ یعنی جو کوئی محافظت کرے چار رکعتوں پر ظہر سے پہلے اور چار پر بعد نماز ظہر کے تو اللہ تعالیٰ اسکو آگ پر حرام کر دیتا ہے یعنی اسکو دوذخ میں نہ ڈالے گا۔ (غایۃ الاوطار صفحہ ۳۱۳)

مردوں کے ظہر کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ

سنت نماز — جاننا چاہیئے کہ نماز کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلے کی طرف منہ کر کے اسطرح کھڑے ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا اسکے قریب فاصلہ رہے اور دل میں خیال کرو کہ میں خداوند تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں اگر یہ خیال نہ جمے تو اتنا ضرور خیال رکھو کہ میں خداوند تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں وہ مجھکو دیکھ رہا ہے اور نیت اس طرح کرو کہ نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز سنت ظہر کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھاؤ ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں کھلی ہوئی قبلے کی طرف رہیں اور انگوٹھا کانوں کے لو سے ملجائے۔ پھر ہاتھ ناف کے نیچے باندھو۔ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھو۔ اور داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے گول حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑ لو۔ اور داہنے ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھو اور نظر سجدے کی جگہ رہے۔ پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھو پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ اور ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر گھٹنوں کو مضبوط پکڑ لو۔ اور سر اور سرین کو برابر رکھو ایسا نہ ہو کہ سر جھکا ہوا ہو اور پیٹھ اٹھی ہوئی ہو اور کہنیوں کو بغل سے علیحدہ رکھو اور پیر کی پنڈلیاں سیدھی کھڑی رکھو۔ اور نظر کو پاؤں کی پشت پر رکھو پھر تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنے پر رکھے ہوئے سجدے میں جاؤ پہلے دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو اور چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھو تاکہ سب کے سرے قبلے کی طرف رہیں۔ کہنیوں کو پسلیوں سے اور پیٹ کو رانوں سے علیحدہ رکھو اور نگاہ ناک پر رکھو۔ کہنیوں کو زمین پر مت بچھاؤ بلکہ کھڑی رکھو اور پیروں کو انگلیوں کے بل کھڑا رکھو اسطرح کہ انگلیاں قبلے کی جانب رہیں۔ پھر تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو پھر اللہ اکبر

کہتے ہوئے اسطرح اٹھو کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھاکر اسطرح بیٹھو کہ داہنا پیر اُسی طرح کھڑا رہے اور بائیں پیر کو زمین پر بچھا کر اسی پر بیٹھ جاؤ اور دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکھو اسطرح کہ انگلیاں ٹھیکی ہوئی قبلے کی طرف رہیں نہ بہت کشادہ ہوں نہ بالکل ملی ہوئی اور انگلیوں کے سرے گھٹنے کے قریب رہیں اور اپنی نظر زانو پر رکھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو (۱) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھاکر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اُٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو پھر ناف کے نیچے ہاتھ باندھکر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو (۲) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر داہنا پیر کھڑا کر کے بائیں پر بیٹھ جاؤ پھر التحیات پڑھو جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اسکے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملاکر گول حلقہ بناؤ اور لا الہ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور الا اللہ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رہو جب التحیات ختم کر چکو تو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر ناف کے نیچے باندھ کر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّيْن کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو (۳) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھکر سیدھے کھڑے ہو جائے پھر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے

رکوع میں جاؤ تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط
کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا
پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے
ہوئے اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو (۴)
پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر داہنا پیر کھڑا کر کے بائیں پر بیٹھ جاؤ پھر اَلتَّحِیَّاتُ پڑھو جب
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اسکے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور
انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لَآ اِلٰہَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی
طرح اخیر تک حلقہ باندھے رہو پھر درود شریف پڑھو پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھو پھر
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہتے ہوئے داہنے طرف مُنہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو پھر
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہتے ہوئے بائیں طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو۔ سلام پھیرتے وقت فرشتوں
پر سلام کرنے کی نیت کرو یعنی دل میں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو۔ یہ چار رکعت سنت کی پوری ہو گی!

فرض نماز۔ جاننا چاہیئے کہ جب سنت پڑھ چکو تو پھر اسی قاعدے سے کھڑے ہو کر فرض کی نیت اسطرح کرو
کہ نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز فرض ظہر کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں تک
اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کی نیچے باندھو سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھو پھر اَعُوْذُ پڑھو پھر بسم
اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر
کہتے ہوئے اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھو
پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے
سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے
سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ
سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو (۱) پھر اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ
کر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر
اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھو
پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے

ہوئے اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ پھر تین دفعہ یا پانچ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ پڑھو (۲) پھر اللہ کہتے ہوئے اٹھ کر داہنا پیر کھڑا کر کے بائیں پیر پر بیٹھ جاؤ پھر التحیات پڑھو جب اَشھدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر پہونچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر حلقہ بناؤ لَآ اِلٰہَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی طرح آخر تک حلقہ باندھے رہو جب التحیات ختم کر چکو تو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد للہ پڑھو وَلَا الضَّآلِّینَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ پڑھو (۳) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر بِسمِ اللّٰہِ پڑھو پھر وَلَا الضَّآلِّینَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یہ پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوئے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ پڑھو (۴) اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر داہنا پیر کھڑا کر کے بائیں پر بیٹھ جاؤ پھر اَلتَّحِیَّاتُ پڑھو جب اَشھدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اسکے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لَآ اِلٰہَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رہو پھر درود شریف پڑھو پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمتُ نَفسِی پڑھو پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتے ہوئے داہنے طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے بائیں طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو۔ سلام

پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرو یعنی دل میں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو۔ پھر دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھاکر پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعامانگو اور اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو منہ پر مل لو یہ چار رکعت فرض کی پوری ہوگی!

سنت نماز۔ جاننا چاہیئے کہ فجر کی دو رکعت سنت اور ظہر کی دو رکعت سنت کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے صرف نیت کا فرق ہے جب فرض پڑھ چکو تو سنت کی نیت اسطرح کرو نیت کرتاہوں میں دو رکعت نماز سنت ظہر کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھاکر ناف کے نیچے باندھو اور جس طرح فجر کی سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو!

نفل نماز۔ جاننا چاہیئے کہ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا اور کھڑے ہوکر پڑھنا دونوں جائز ہے چاہے بیٹھکر پڑھو۔ چاہے کھڑے ہوکر لیکن بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔ نفل کی نیت اسطرح کرو کہ نیت کرتاہوں میں دو رکعت نفل پھر اللہ اکبر ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھاکر ناف کے نیچے باندھو اور جسطرح فجر کی سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو۔ اور ختم کرکے دونوں ہاتھوں کو سینے تک اٹھاکر پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعامانگو پہلے درود شریف پڑھو پھر یہ دعا پڑھو۔
اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ط
پڑھکر جو چاہو اللہ تعالیٰ سے دعامانگ کر ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔ اب ظہر کی نماز پوری ہوگئی ہے!

عورتوں کے ظہر کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ

سنّت نماز۔ جاننا چاہیئے کہ نماز کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کرکے پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ قبلے کی طرف منہ کرکے اسطرح کھڑی ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا قریب قریب اسکے فاصلہ رہے اور دل میں خیال کرو کہ میں اپنے سامنے خداوند تعالیٰ کو دیکھ رہی ہوں۔ اگر یہ خیال نہ جملے تو اتنا ضرور خیال رکھو کہ میں خداوند تعالیٰ کے سامنے کھڑی ہوں اور وہ مجھکو دیکھ رہا ہے۔ اور نیت اسطرح کرو کہ نیت کرتی ہوں میں چار رکعت نماز سنّت ظہر کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی دونوں ہاتھوں کو کندھے تک اٹھاؤ اس طرح کہ ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلے کی طرف رہیں لیکن ہاتھوں کو دوپٹہ سے باہر نہ نکالو پھر سینہ پر ہاتھ باندھو داہنے ہاتھ کی ہتھیلی

کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پیٹھ پر رکھو پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھو پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّالِّيْن کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع میں جاؤ اور اتنا جھکو کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملاکر گھٹنوں پر رکھو اور دونوں کہنیوں کو بغل سے اچھی طرح ملائے رہو اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتی ہوئی سر کو اٹھاکر سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدے میں جاؤ زمین پر پہلے گھٹنے رکھو پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھو اور انگلیوں کو اچھی طرح ملائے رکھو اسطرح کہ ان کے سرے قبلے کی طرف رہیں پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی رکھو اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرو پیٹ کو دونوں رانوں سے ملائے رکھو اور دونوں کہنیوں کو بغلوں سے ملائے رکھو اور کہنیوں کو زمین پر بچھائے رکھو اور پیروں کو داہنی طرف نکالدو اسطرح کہ انکی انگلیاں قبلے کی طرف رہیں اور پھر تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسطرح اٹھو کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھاکر اسطرح بیٹھو کہ دونوں پیر داہنی طرف نکلے رہیں اور داہنی ران بائیں ران پر رہے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر اور اچھی طرح بائیں سرین پر بیٹھو۔ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو (۱) پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اس طرح اٹھو کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھاکر پنجوں کے بل سیدھی کھڑی ہو جاؤ اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو پھر اسی قاعدے سے سینہ پر ہاتھ باندھ کر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتی ہوئی سر کو اٹھا کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو (۲) پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بائیں سرین پر بیٹھ جاؤ اور دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دو اور ہاتھوں کی انگلیاں اچھی طرح ملا کر دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکھو اسطرح کہ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب رہیں پھر اَلتَّحِيَّاتُ پڑھو جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور

اسکے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لَآ اِلٰہَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رہو پھر جب اَلتَّحِیَّاتُ ختم کرچکو تو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ اور سینے پر ہاتھ باندھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد، وَلَا الضَّآلِّیْن کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ پھر تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو (۳) پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ اور سینے پر ہاتھ باندھو پھر بِسْمِ اللّٰہِ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے دوسرے سجدہ میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو (۴) پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بائیں سرین پر بیٹھ جاؤ اور دونوں پاؤں کو داہنے طرف نکال دو اور ہاتھوں کی انگلیاں اچھی طرح ملا کر دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکھو اسطرح کہ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب رہیں پھر اَلتَّحِیَّاتُ پڑھو جب اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اسکی پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لَآ اِلٰہَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رہو پھر جب اَلتَّحِیَّاتُ ختم کرچکو تو پھر درود شریف پڑھو پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھو پھر اَلسَّلَامُ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتی ہوئی دائیں طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو پھر سلام کہتے ہوئی بائیں طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو پھر سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرو یعنی دل میں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو۔ یہ چار رکعت سنّت پوری ہوگئی۔

فرض نماز۔ جاننا چاہیئے کہ جب سنت پڑھ چکو تو اسی قاعدے سے کھڑی ہو کر فرض کے لئے اسطرح نیت کرو۔ نیت کرتی ہوں میں چار رکعت نماز فرض ظہر کی پھر اللہ کہتی ہوئی اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر سینے پر باندھو پھر سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھو پھر اَعُوذُ پڑھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ۔ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو (۱) پھر اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ اور سینے پر ہاتھ باندھ کر پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ۔ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ۔ کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ ربی الاعلیٰ پڑھو (۲) پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بائیں سرین پر بیٹھ جاؤ اور دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دو اور ہاتھوں کی انگلیاں اچھی طرح ملا کر دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکھو اسطرح کہ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب رہیں پھر اَلتَّحِیَّاتُ پڑھو جب اشہد ان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اسکے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لَآ اِلٰہَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رہو پھر جب اَلتَّحِیَّاتُ ختم کر چکو تو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ اور سینے پر ہاتھ باندھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ پھر تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھو پھر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر

سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحانَ رَبِّیَ الاعلیٰ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحانَ رَبِّیَ الاعلیٰ پڑھو (۳) پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ اور سینے پر ہاتھ باندھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور ولاالضآلین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین یا پانچ دفعہ سُبحانَ رَبِّیَ العظیم پڑھو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحانَ رَبِّیَ الاعلیٰ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے دوسرے سجدہ میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحانَ رَبِّیَ الاعلیٰ پڑھو (۴) پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بائیں سرین پر بیٹھ جاؤ اور دونوں پاؤں کو داہنے طرف نکال دو اور ہاتھوں کی انگلیاں اچھی طرح ملا کر دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکھو اسطرح کہ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب رہیں پھر التحیات پڑھو جب اَشْهدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اسکی پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لا اِلٰہ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰہ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رہو پھر جب التحیات ختم کر چکو تو پھر درود شریف پڑھو پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھو پھر السَّلامُ علیکم ورحمۃ اللہ کہتی ہوئی دائیں طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرو یعنی دل میں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو۔ پھر دونوں ہاتھ سینے تک اٹھا کر پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا مانگو اور اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تبارکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو منہ پر مل لو یہ چار رکعت فرض پوری ہو گئی!

سنت نماز۔ جاننا چاہیئے کہ فجر کی دو رکعت سنّت اور ظہر کی دو رکعت سنت کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقہ سے پڑھی جاتی ہے صرف نیت کا فرق ہے جب فرض پڑھ چکو تو سنّت کی نیت اسطرح کرو کہ نیت کرتی ہوں میں دو رکعت نماز سنت ظہر کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی ہاتھوں کو اسی قاعدے سے کندھوں تک اٹھا کر سینے پر اسی قاعدے سے باندھو اور جسطرح فجر کی سنّت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو!

نفل نماز- جاننا چاہیئے کہ نفل نماز بیٹھکر پڑھنا اور کھڑے ہو کر پڑھنا دونوں جائز ہے چاہے بیٹھکر پڑھو چاہے کھڑی ہو کر لیکن بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے نفل کی نیت اس طرح کرو کہ نیت کرتی ہوں میں دو رکعت نماز نفل کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر سینے پر اسی قاعدے سے باندھو اور جسطرح سے فجر کی سنت کو پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو- اور ختم کرکے دونوں ہاتھوں کو سینے تک اٹھا کر پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا مانگو پہلے درود شریف پڑھو پھر یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ- پڑھ کر جو چاہو اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا مانگ کر ہاتھوں کو منہ پر مل لو اب ظہر کی نماز پوری ہو گئی-

تیسری نماز عصر- جاننا چاہیئے کہ وقت عصر میں کم سے کم چار رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے پہلے چار رکعت سنت پڑھنا مستحب ہے- چاہے پڑھے چاہے نہ پڑھے لیکن پڑھنے میں بہت زیادہ ثواب ہے- نہ پڑھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے اسکے بعد چار رکعت فرض!

مردوں کے عصر کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ

سنت نماز- جاننا چاہیئے کہ ظہر کی چار رکعت سنت اور عصر کی چار رکعت سنت کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے- ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے صرف نیت کا فرق ہے جب عصر کی سنت کے پڑھنے کا ارادہ ہو تو اسی قاعدے سے کھڑے ہو کر اسی طرح نیت کرو کہ نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز سنت عصر کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو اور جسطرح ظہر کی چار رکعت نماز سنت کے پڑھے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان چاروں رکعتوں کو بھی پڑھو-

فرض نماز- جاننا چاہیئے کہ ظہر کی چار رکعت فرض اور عصر کے چار رکعت فرض کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے صرف نیت کا فرق ہے جب سنت پڑھ چکو یا بغیر سنت پڑھے تو اسی قاعدے سے کھڑے ہو کر اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز فرض عصر کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو- اور جس طرح ظہر کی چار رکعت نماز فرض کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان چاروں رکعتوں کو بھی پڑھو- بعد ختم

کر چکنے کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا مانگو اور درود شریف پڑھ کر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السلام تبارکت یا ذَالجلالِ والاکرام پڑھو اور ختم کر کے ہاتھوں کو اپنے منہ پر مل لو۔

اب عصر کی پوری نماز ہو گئی۔ جی چاہے تو سورۃ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ پوری پڑھو اس کا ثواب بہت ہے۔

عورتوں کے عصر کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ

سنت نماز۔ جاننا چاہیئے کہ ظہر کی چار رکعت سنت اور عصر کی چار رکعت سنت کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے صرف نیت کا فرق ہے جب عصر کی سنت پڑھنے کا ارادہ ہو تو اسی قاعدے سے کھڑی ہو کر اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتی ہوں میں چار رکعت نماز سنت عصر کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی ہاتھوں کو اسی قاعدے سے کندھوں تک اٹھا کر اسی قاعدے سے سینے پر باندھو۔ اور جس طرح ظہر کی چار رکعت نماز سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقہ سے ان چاروں رکعتوں کو بھی پڑھو!

فرض نماز۔ جاننا چاہیئے کہ ظہر کی چار رکعت نماز فرض اور عصر کی چار رکعت نماز فرض کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے صرف نیت کا فرق ہے جب سنت پڑھ چکو یا بغیر سنت پڑھے تو اسی قاعدے سے کھڑی ہو کر اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتی ہوں میں چار رکعت نماز فرض عصر کی۔ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے ہاتھوں کو ندھوں تک اٹھا کر اسی قاعدے سے سینے پر باندھو۔ اور جسطرح ظہر کی چار رکعت نماز فرض کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان چاروں رکعتوں کو بھی پڑھو بعد ختم کر چکنے کے دونوں ہاتھوں کو سینے تک اٹھا کر پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا مانگو پہلے درود شریف پڑھو پھر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام پڑھ کر ہاتھوں کو اپنے منہ پر مل لو اب عصر کی نماز پوری ہو گئی۔

نوٹ — اسکے علاوہ جو دعا پڑھو اور مانگو اختیار ہے۔

چوتھی نماز مغرب۔ جاننا چاہیئے کہ وقت مغرب میں کم سے کم پانچ رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ گیارہ یا بچیس رکعتیں پڑھی جاتی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

پہلے تین رکعت فرض اسکے بعد دو رکعت سنت موکدہ اسکے بعد چھ رکعت نفل یا بیس رکعت جن کو اوابین کہتے ہیں

چاہے چھ رکعت پڑھو۔ چاہے بیس رکعت چاہے پڑھو چاہے نہ پڑھو۔ لیکن پڑھنے میں بہت بڑا ثواب ہے۔
حدیث شریف میں ہے جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان چھ رکعتیں پڑھیں اسطرح کہ انکے درمیان میں کوئی بری بات نہ کی تو وہ بارہ برس کی (نفل) عبادت کی برابر (ثواب میں) کی جائینگی یعنی ان چھ رکعت کے پڑھنے کا ثواب بارہ سال نفل عبادت کے برابر ہوگا (رواہ فی الجامع الصغیر)۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جو مغرب اور عشاء کے درمیان میں بیس رکعت (نفل) پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے ایک مکان جنت میں بنائینگے (رواہ الامام السیوطی) نہ پڑھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ ہاں اتنے بڑے ثواب سے محروم رہیگا۔!

مردوں کے مغرب کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ

فرض نماز — جاننا چاہیئے کہ اسی قاعدے سے کھڑے ہو کر مغرب کی فرض نماز کی نیت اسطرح کرو کہ نیت کرتا ہوں میں تین رکعت نماز فرض مغرب کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھو پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّالِّيْن کے بعد آہستہ سے آمین کہو۔ پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم پڑھو پھر سمع اللّٰہ لمن حمدہ ٗ ربنا لک الحمد — کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو (ا) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اُسی قاعدے سے ناف کے نیچے ہاتھ باندھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّالِّيْن کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہے ہوئے اُسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحان ربی العظیم پڑھو پھر سمع اللّٰہ لمن حمدہ ٗ ربنا لک الحمد کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین

دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو (۲) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر داہنا پیر کھڑا کر کے بائیں پیر پر بیٹھ جاؤ اور اَلتَّحِیَّاتُ پڑھو جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اسکے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لَا اِلٰهَ وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰهُ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رہو جب اَلتَّحِیَّاتُ ختم کر چکو تو اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور دونوں ہاتھوں کو اسی قاعدے ناف کے نیچے باندھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو (۳) اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی قاعدے سے اٹھ کر داہنا پیر کھڑا کر کے بایاں پیر بچھا کر اُسی پر بیٹھ جاؤ پھر التحیات پڑھو جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اُسکے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لَا اِلٰهَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰهُ کہتے وقت جھکاؤ جب التحیات ختم کر چکو تو درود شریف پڑھو پھر اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھو پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے ہوئے داہنی طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے ہوئے بائیں طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرو یعنی دل میں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا مانگو اور اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو منہ پر مل لو یہ تین رکعت فرض پورا ہو گیا!

سنت نماز۔ جاننا چاہیئے کہ فجر کی دو رکعت سنت اور مغرب کی دو رکعت سنت کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے صرف نیت کا فرق ہے جب فرض پڑھ چکو تو سنت کی نیت اسطرح کرو کہ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز سنت مغرب کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اُسی قاعدے سے کانوں کی لو تک اٹھا کر اُسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو اور جسطرح فجر کی سنت کے پڑھنے کا طریقہ

بتایا گیا ہے اُسی طریقے سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو!

نفل اوابین۔ جاننا چاہیئے کہ نفل نماز کھڑے ہو کر پڑھنا اور بیٹھکر پڑھنا دونوں جائز ہے لیکن بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے اگر بیس رکعت پڑھنا چاہو تو دو دو رکعت کی نیت کر کے دس سلام سے پڑھو اور چھ رکعت پڑھنا چاہو تو دو دو رکعت کی نیت کر کے تین سلام سے پڑھو اور نیت اسطرح کرو کہ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز نفل اوابین کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اُسی قاعدے سے کانوں کی لو تک اٹھا کر اُسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو اور جسطرح فجر کی سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اُسی طریقے سے ان دو رکعتوں کو بھی پڑھو اُسی طرح دو دو رکعت کی نیت کر کے چھ رکعت پوری پڑھو! بعد ختم کر چکنے سے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا مانگو اور پڑھو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِاُسْتَاذِیْ وَلِمَنْ لَہٗ حَقٌّ عَلَیْنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

عورتوں کے مغرب کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ

فرض نماز۔ جاننا چاہیئے کہ اسی قاعدے سے کھڑے ہو کر مغرب کی فرض نماز کی نیت اسطرح کرو کہ نیت کرتی ہوں میں تین رکعت نماز فرض مغرب کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اُسی قاعدے سے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر اسی قاعدے سے سینے پر باندھو پھر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھو پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّالِیْنَ کے بعد آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اُسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتی ہوئی سر کو اٹھا کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اُسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اُسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اُسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو۔ (ا) پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اُسی قاعدے سے سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر ہاتھوں کو اُسی قاعدے سے سینے پر باندھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّالِیْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ

دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ ۔ کہتی ہوئی اُسی قاعدے سے سر اٹھا کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اُسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اُسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اُسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ پڑھو (۲) پھر اللہ کہتی ہوئی اُسی قاعدے سے اٹھ کر بائیں سُرین پر بیٹھ جاؤ اور دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال دو اور ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر دونوں ہاتھوں کو اپنے زانو پر رکھو اسطرح کہ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب رہیں پھر اَلتَّحِیَّاتُ پڑھو جب اَشہَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اسکے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لَا اِلٰہَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی طرح اخیر تک حلقہ بنائے رہو پھر جب اَلتَّحِیَّاتُ ختم کر چکو تو اللہ اکبر کہتی ہوئی اُسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اُسی قاعدے سے سینے پر ہاتھ باندھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلَا الضَّآلِّین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اُسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سر اٹھا کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ پڑھو (۳) پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بائیں سُرین پر بیٹھ جاؤ اور دونوں پاؤ کو داہنی طرف نکال دو اور ہاتھوں کی انگلیاں اچھی طرح ملا کر دونوں ہاتھوں کو اپنے زانو پر رکھو اسطرح کہ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب رہیں پھر التحیاتُ پڑھو جب اَشہَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اسکے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لَا اِلٰہَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رہو ۔ پھر درود شریف پڑھو پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمتُ نَفسِی پڑھو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتی ہوئی داہنی طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتی ہوئی بائیں طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرو یعنی دل میں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو پھر اَللّٰھُمَّ اَنتَ السَّلَامُ وَمِنکَ السَّلَامُ تَبَارَکتَ یَاذَاالجَلَالِ وَالاِکرَام پڑھ کر اپنے

ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔ یہ تین رکعت نماز فرض کی پوری ہوگئی ہے!

سنّت نماز۔ جاننا چاہیئے کہ فجر کی دو رکعت سنت اور مغرب کی دو رکعت سنت کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے۔ صرف نیت کا فرق ہے جب فرض پڑھ چکو تو سنت کی نیت اس طرح کرو کہ نیت کرتی ہوں میں دو رکعت نماز سنّت مغرب کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی دونوں ہاتھوں کو اسی قاعدے سے کندھوں تک اٹھا کر اسی قاعدے سے سینے پر باندھو اور جس طرح فجر کی سنّت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقہ سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو۔

نفل اوابین۔ جاننا چاہیئے کہ نفل نماز کھڑے ہو کر پڑھنا اور بیٹھ کر پڑھنا دونوں جائز ہے لیکن بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔ اگر بیس رکعت پڑھنا چاہو تو دو دو رکعت کی نیت کر کے دس سلام سے پڑھو اور چھ رکعت پڑھنا چاہو تو دو دو رکعت کی نیت کر کے تین سلام سے پڑھو اور نیت اسطرح کرو کہ نیت کرتی ہوں میں دو رکعت نماز نفل اوابین کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی دونوں ہاتھوں کو اسی قاعدے سے کندھوں تک اٹھا کر اسی قاعدے سے سینے پر باندھو اور جس طرح فجر کی دو رکعت سنّت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو۔ اسی طرح دو دو رکعت کی نیت کر کے چھ رکعت پوری پڑھو بعد ختم کر چکنے کے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا مانگو اور پڑھو اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر مل لو اب مغرب کی نماز پوری ہوگئی!

پانچویں نماز عشاء۔ جاننا چاہیئے کہ وقت عشاء میں کم سے کم گیارہ اور زیادہ سے زیادہ سترہ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

پہلے چار رکعت سنّت اسکا پڑھنا مستحب ہے اسکے پڑھنے میں ثواب زیادہ ہے۔ نہ پڑھنے میں کوئی گناہ نہیں اسکے بعد چار رکعت فرض۔ اسکے بعد دو رکعت سنّت موکدہ اسکے بعد دو رکعت نفل اسکا پڑھنا بھی مستحب ہے پڑھنے میں ثواب ہے نہ پڑھنے میں کوئی گناہ نہیں اسکے بعد تین رکعت واجب وتر ہے اسکے بعد دو رکعت نفل۔

مردوں کے عشاء کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ

سنت نماز۔ جاننا چاہیئے کہ ظہر کی چار رکعت سنت اور عشاء کی چار رکعت سنت کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں

ہے ایک ہی طریقہ سے پڑھی جاتی ہے صرف نیت کا فرق ہے۔ جب سنّت کے پڑھنے کا ارادہ تو اسی قاعدے سے کھڑے ہو کر اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز سنت عشاء کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو۔ اور جسطرح سے ظہر کی چار رکعت نماز سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقہ سے ان چاروں رکعتوں کو بھی پڑھو!

فرض نماز۔ جاننا چاہیئے کہ ظہر کی چار رکعت فرض اور عشاء کی چار رکعت فرض کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ایک ہی طریقہ سے پڑھی جاتی ہے۔ صرف نیت کا فرق ہے۔ جب سنّت پڑھ چکو یا بغیر سنّت پڑھے فرض پڑھنا چاہو تو اُسی قاعدے سے کھڑے ہو کر اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز فرض عشاء کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اُسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو اور جس طرح سے ظہر کی چار رکعت نماز فرض کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان چاروں رکعتوں کو بھی پڑھو بعد ختم کر چکنے کے دونوں ہاتھوں کو سینے تک اٹھا کر پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا مانگو۔ اور پڑھو

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ پھر دونوں ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔

سنّت نماز۔ جاننا چاہیئے کہ فجر کی دو رکعت سنّت اور عشاء کی دو رکعت سنت کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے صرف نیت کا فرق ہے جب فرض پڑھ چکو تو اسی قاعدے سے کھڑے ہو کر اس طرح نیت کرو کہ نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز سنّت عشاء کی پھر اللہ اکبر کہہ کر اُسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اُسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو۔ اور جسطرح فجر کی دو رکعت سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو۔

نفل نماز۔ جاننا چاہیئے کہ فجر کی دو رکعت سنت اور دو رکعت نفل کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی صرف نیت کا فرق ہے۔ جب سنت پڑھ چکو تو اُسی قاعدے سے کھڑے ہو کر اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز نفل کی پھر اللہ اکبر کہہ کر اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو۔ اور جس طرح سے فجر کی دو رکعت سنّت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقہ سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو!

وتر نماز۔ جاننا چاہیئے کہ جب نفل پڑھ چکو تو اُسی قاعدے سے کھڑے ہو کر اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتا ہوں میں تین رکعت نماز وتر واجب کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اُسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو پھر سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھو پھر اَعُوذُ باللہ پھر بسم اللہِ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلا الضَّالِّین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر ال ہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ پھر تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ ط رَبَّنَا لَکَ الحَمد کہتے ہوئے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ ربی الاعلیٰ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحان ربی الاعلیٰ پڑھو (۱) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر بسمہ اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی العظیم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمن حمِدَہٗ ط ربنا لکَ الحمد۔ کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ ربی الاعلیٰ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی اعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانک دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو (۲) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھو پھر اَلتَّحِیَّاتُ پڑھو جب اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لَا اِلٰہَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت جھکاؤ جب اَلتَّحِیَّاتُ ختم کر چکو تو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر بسمہ اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اُسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو پھر دعائے قنوت اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَستَعِینُکَ پڑھو جب دعائے قنوت ختم کر چکو تو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ پھر تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی العظیم۔ پڑھو پھر سمع اللہ لمن حمدہٗ ط ربنا لک الحمد

کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے دوسرے سجدہ میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ پڑھو (۳) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھو پر التحیات پڑھو جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اسکے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لَآ اِلٰهَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰهُ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی طرح آخر تک حلقہ باندھے رکھو جب تک اَلتَّحِیَّاتُ ختم کر چکو تو درود شریف پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھو پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے ہوئے دائیں طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے ہوئے بائیں طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرو یعنی دل میں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہو اور تیسری دفعہ اپنی آواز کو کھینچو اور بلند کرو اب وتر کی نماز پوری ہو گئی۔

نفل نماز۔ جاننا چاہیئے کہ فجر کی دو رکعت سنت اور دو رکعت نفل کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے۔ صرف نیت کا فرق ہے جب وتر پڑھ چکو تو اسی قاعدے سے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز نفل کی پھر اللہ اکبر کہہ کر اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو اور جسطرح سے فجر کی دو رکعت نماز سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان دونوں کو بھی پڑھو۔ بعد ختم کر چکنے کے دونوں ہاتھوں کو سینے تک اٹھا کر پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا مانگو اور پڑھو اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ پھر اپنے ہاتھوں کو منہ پر مل لو اب عشاء کی نماز پوری ہو گئی ہے۔

نوٹ۔ اب آئندہ جس قدر نفلیں پڑھنی ہوں وہ دو دو رکعت کی نیت کرے فجر کی دو رکعت سنّت کے طریقے پر پڑھ لیا کرو اگر چار رکعت کی نیت کر کے پڑھنا چاہو تو ظہر کی چار رکعت سنت کے طریقے پر پڑھ لیا کرو۔

عورتوں کے عشاء کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ

سنّت نماز۔ جاننا چاہیئے کہ ظہر کی چار رکعت سنت اور عشاء کی چار رکعت سنت کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقہ سے پڑھی جاتی ہے صرف نیت کا فرق ہے جب سنت پڑھنے کا ارادہ ہو تو اسی قاعدے سے کھڑی ہو جاؤ اور اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتی ہوں میں چار رکعت سنت عشاء کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر اسی قاعدے سے سینے پر باندھو اور جس طرح سے ظہر کی چار رکعت سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان چاروں رکعتوں کو بھی پڑھو!

فرض نماز۔ جاننا چاہیئے کہ ظہر کی چار رکعت فرض اور عشاء کی چار رکعت فرض کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے صرف نیت کا فرق ہے جب سنّت پڑھ چکو تو یا بغیر سنت پڑھے فرض پڑھنا چاہو تو اسی قاعدے سے کھڑی ہو جاؤ اور اس طرح نیت کرو کہ نیت کرتی ہوں میں چار رکعت نماز فرض عشاء کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر اسی قاعدے سے سینے پر باندھو اور جس طرح سے ظہر کی چار رکعت نماز فرض کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقہ سے ان چار رکعتوں کو بھی پڑھو! بعد ختم کر چکنے کے دونوں ہاتھوں کو سینے تک اٹھا کر پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا مانگو اور پڑھو اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پھر دونوں ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔

سنت نماز۔ جاننا چاہیئے کہ فجر کی دو رکعت سنت اور عشاء کی دو رکعت سنت کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے صرف نیت کا فرق ہے جب فرض پڑھ چکو تو اسی قاعدے سے کھڑی ہو جاؤ اور اس طرح سے نیت کرو کہ نیت کرتی ہوں میں دو رکعت نماز سنت عشاء کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر اسی قاعدے سے سینے پر باندھو اور جس طرح سے فجر کی دو رکعت سنّت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا۔ اسی طریقے سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو!

نفل نماز۔ جاننا چاہیئے کہ فجر کی دو رکعت سنّت اور دو رکعت نفل کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے۔ صرف نیت کا فرق ہے جب سنّت پڑھ چکو تو اسی قاعدے سے کھڑی ہو کر اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتی ہوں میں دو رکعت نماز نفل کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے ہاتھوں

کو کندھوں تک اٹھا کر اسی قاعدے سے سینے پر باندھو۔ اور جس طرح سے فجر کی دو رکعت سنّت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو!

وتر نماز۔ جاننا چاہیئے کہ جب نفل پڑھ چکو تو اسی قاعدے سے کھڑی ہو جاؤ اور اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتی ہوں تین رکعت نماز وتر واجب کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر اسی قاعدے سے سینے پر باندھو پھر سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ پڑھو پھر اعوذ پڑھو بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور ولاالضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسے قاعدے سے سجدہ میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو (۱) پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ اور اسی قاعدے سے سینے پر ہاتھ باندھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور وَلاَالضَّالِين کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ ربی الاعلیٰ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی بیٹھ جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو (۲) پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی بیٹھ جاؤ پھر اَلتَّحِيَّاتُ پڑھو جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر پہنچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر گول حلقہ بناؤ اور لَآ اِلٰهَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰهُ کہتے وقت جھکاؤ اور جب التَّحِيَّات ختم کر چکو تو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ اور اسی قاعدے سے سینے پر ہاتھ باندھو پھر بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور ولاالضّالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے

کندھوں تک ہاتھ اٹھا کر اسی قاعدے سے سینے پر باندھو پھر دعائے قنوت اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ پڑھو جب دعائے قنوت ختم کر چکو تو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی العظیم پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ - کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو (۳) پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھو پھر التحیات پڑھو جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر پہونچو تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اسکے پاس والی انگلی کو بند کرو اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے ملا کر حلقہ بناؤ اور لَآ اِلٰهَ کہتے وقت کلمہ کی انگلی کو اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰهُ کہتے وقت جھکاؤ اور اسی اخیر تک حلقہ باندھے رکھو جب اَلتَّحِيَّاتُ ختم کر چکو تو پھر درود شریف پڑھو پھر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھو پھر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتی ہوئی داہنی طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو پھر اَلسَّلَامُ علیکم ورحمۃ اللّٰہِ کہتی ہوئی بائیں طرف منہ پھیرو اور نگاہ کندھے پر رکھو سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرو یعنی دل میں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ سبحان الملک القدوس پڑھو اور تیسری دفعہ اپنی آواز کو کھینچو اور بلند کرو اب وتر کی نماز پوری ہو گئی ہے!

نفل نماز۔ جاننا چاہیئے کہ فجر کی دو رکعت سنت اور دو رکعت نفل کے پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی طریقے سے پڑھی جاتی ہے۔ صرف نیت کا فرق ہے جب وتر پڑھ چکو تو اسی قاعدے سے کھڑی ہو کر یا بیٹھ کر اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتی ہوں میں دو رکعت نماز نفل کی پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر اسی قاعدے سے سینے پر باندھو اور جس طرح سے فجر کی دو رکعت سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقہ سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو بعد ختم کر چکنے کے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا مانگو اور پڑھو اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ - اور اسکے علاوہ جو دعا چاہو پڑھو اور مانگو پھر اپنے ہاتھوں کو منہ پر مل لو اب عشاء کی نماز پوری ہو گئی ہے۔

نوٹ۔ اب آئندہ جس قدر نفلیں پڑھنی ہوں دو دو رکعت کی نیت کر کے فجر کی سنت کے پڑھنے کے طریقہ پر

پڑھ لیا کرو اگر چار رکعت کی نیت سے پڑھنا چاہو تو ظہر کی چار رکعت سنّت کے پڑھنے کے طریقے پر پڑھ لیا کرو اگر فرصت ہو تو حسب ذیل وظیفہ صبح و شام پڑھ لیا کرو اسمیں بہت ثواب اور دینی و دنیاوی فائدے ہیں!

صبح و شام کے وظیفے کا بیان

جاننا چاہیئے کہ (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی بعد نماز فجر اور مغرب کے سات دفعہ اللّٰھمّ اَجِرْنی مِنَ النّار پڑھیگا اور اسی دن یا رات میں مرے گا تو اس دعا کی برکت سے وہ دوزخ کی آگ سے نجات پاوے گو (خیر متین ترجمہ اردو حصن حصین صفحہ ۱۳۶) (۲) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد اللہ اور تینتیس بار اللہ اکبر پھر سو کے پورے ہونے کے لئے یہ الفاظ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر یعنی بہت ہوں (خیر متین صفحہ ۱۳۱) (۳) حدیث شریف میں ہے جو کوئی صبح و شام کے وقت تین تین بار بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھے تو اس دن اور رات میں اسکو کوئی بلائے ناگہانی نہیں پہنچتی (خیر متین صفحہ ۶۰) (۴) صحیح مسلم میں مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج کی رات کو ایک بچھو کے کاٹنے سے میں نے بہت تکلیف اٹھائی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو تجھکو ضرر نہ پہونچتا اور جو کوئی منزل پر اتر کر یہ دعا پڑھے تو اسکو کوچ کرنے تک کوئی چیز ضرر نہیں کرتی۔ حضرت معقل بن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے یہ دعا پڑھی اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو اسکے لئے دعائے بخشش کریں اور اگر وہ وفات پاتا ہے تو شہید مرتا ہے اور حدیث کے الفاظ مَنْ قالہ وکل بہ سبعون الف ملك یصلون علیہ وان مات شہیدًا ط (خیر متین صفحہ ۶۱)

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح و شام کو تین تین بار یہ دعا وعارضتُ باللہ ربًّا وّ بالاسلام دِیْنًا وَّ بِمُحمّد صلی اللّٰہ علیہ وسلم نبیًّا وَّ رسُوْلًا ۔ تو اللہ تعالیٰ پر حق ہوا کہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے (خیر متین صفحہ ۶۶)

(٦) حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (یعنی اسی کی ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی) کیا ہیں مجھکو بتائیے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا وہ یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط ۔ جو کوئی اسکو دس بار صبح کو اور دس بار شام کو پڑھے تو اے عثمان اللہ تعالیٰ اسکو چھ چیزیں عنایت فرماتا ہے۔

اوّل۔ محفوظ رہنا ابلیس اور اس کے لشکر سے!

دوم۔ دیا جانا قنطار یعنی تو وہ ثواب کا بہشت میں!

سوم۔ نکاح ہونا حور بڑی آنکھوں والی سے!

چہارم۔ بخشا جانا اسکے گناہ کا۔ پنجم۔ اسکا ساتھ ہونا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے انکے قبہ میں!

ششم۔ حاضر ہونا بارہ فرشتوں کا اسکے مرنے کے وقت تاکہ اس کو خوشخبری دیں رضائے حق کی اور اس کو اسکی قبر سے آراستہ کر کے میدان میں لیجائیں اور اگر قیامت کے اہوال میں سے کچھ اس کو معلوم ہو تو وہ یہ کہیں کہ تو خوف مت کر کیونکہ تو مامون لوگوں میں سے ہے پھر اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا پھر اس کو جنت کا حکم کیا جائیگا تو وہ فرشتے اسکو میدان قیامت سے آراستہ کر کے جنت میں لیجائیں گے جیسے دلہن کو لیجاتے ہیں یہانتک کہ خدا کے حکم سے اسکو بہشت میں داخل کریں گے اور لوگ ابھی شدّت حساب ہی میں ہوں گے (خیر متین صفحہ ۲۴۷) نقل ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ربّ العزّت کو خواب میں ننانوے کے بار دیکھا پھر اپنے دل میں کہا کہ اگر اب سوین بار دیکھوں گا تو سوال کروں گا کہ مخلوق اس کے عذاب سے قیامت کے دن کس چیز سے نجات پائے گی۔ امام صاحب نے فرمایا پھر میں نے حق سبحانہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا کہ اے پروردگار عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَاءُكَ کس چیز سے نجات پائے گی مخلوق تیرے عذاب سے قیامت کے دن تو فرمایا کہ جو صبح و شام یوں کہا کرے گا

سُبْحَانَ الْاَبَدِيِّ الْاَبَدِ ۔ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ ۔ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَاءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ ۔ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰى مَاءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصَاهُمْ عَدَدًا ۔ سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ يَنْسَ اَحَدًا سُبْحَانَ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔ وہ شخص میرے عذاب سے نجات پاویگا۔ (غایۃ الاوطار صفحہ ۲۱)

سے نجات پاویگا (غایۃ الاوطار صفحہ ۲۱) یہ جملہ وظائف مرد و عورت دونوں کے پڑھنے کے لئے لکھے گئے ہیں اللہ تعالیٰ شانہ ہم کو اور تمام مسلمان بھائیوں کو اسکے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

نفل تہجد کے پڑھنے کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ نماز تہجد سنّت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس کو پڑھا کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو اسکے پڑھنے کا بہت شوق دلاتے تھے۔ حدیث شریف میں اسکی بہت بڑی فضیلت آئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعد فرض نمازوں کے نماز شب (تہجد) کا مرتبہ ہے (مسلم)

حضرات صوفیہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بے تہجد کے درجۂ ولایت کو نہیں پہنچتا اس میں شک نہیں کہ یہ نماز تمام صلحائے اُمت کا معمول ہے صحابہ سے لے کر اس وقت تک بلکہ ایک حدیث میں ہے کہ اگلی اُمت والے بھی اس نماز کو پڑھتے تھے!

نماز تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد ہے سنّت یہ ہے کہ عشاء کی نماز پڑھ کر سو رہے اس کے بعد اٹھ کر نماز تہجد پڑھے (شامی)

بہتر یہ ہے کہ آدھی رات کے بعد پڑھے تہجد کی کم سے کم چار رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اسکے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس وقت آنکھ کھل جائے فوراً بستر سے علیحدہ ہو جائے اور وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر اگر بارہ رکعت پڑھنے کا ارادہ ہو تو دو دو رکعت کی نیت کر کے چھ سلام سے پڑھو اور چار رکعت پڑھنے کا ارادہ ہو تو دو دو رکعت کی نیت کر کے دو سلام سے وقتی نمازوں کیطرح اسکو بھی پڑھو اس نماز میں الحمد کے بعد کوئی سورت مقرر نہیں جو سورت یاد ہو وہ پڑھو بلکہ اگر قرآن شریف حفظ ہو تو کم سے کم ایک پارہ یا جس قدر ممکن ہو اس نماز میں پڑھو اگر پڑھنے والا مرد ہے تو اسطرح نیت کرے نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز نفل تہجد کی اللہ اکبر! اور اگر پڑھنے والی عورت ہے تو اسطرح نیت کرے نیت کرتی ہوں میں دو رکعت نماز نفل تہجد کی اللہ اکبر! بعد ختم کر چکنے کے دونوں ہاتھوں کو سینے تک اٹھا کر پھیلائے ہوئے نہایت عاجزی انکساری کے ساتھ رو کر گڑگڑا کر اپنی مغفرت کے لئے اور دینی و دنیاوی مقاصد کے لئے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا مانگے کیونکہ یہ وقت دعا کے مقبولیت کا ہے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو منہ پر مل لے۔

جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت

جاننا چاہیئے کہ جماعت سے نماز پڑھنا بعض علماء کے نزدیک واجب ہے اور بعض کے نزدیک سنّت موکدہ ہے لیکن اسمیں شک نہیں کہ جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ اگر سب ایک جگہ جمع کی جائیں تو ایک بہت کافی حجم کا رسالہ جمع ہوسکتا ہے اُن کے دیکھنے سے قطعاً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جماعت نماز کی تکمیل میں ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے کبھی اسکو ترک نہیں فرمایا حتی کہ حالت مرض میں جب آپ کو چلنے کی قوّت نہ تھی دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے اور جماعت پر سخت سے سخت سزا دینے کو آپ کا جی چاہتا تھا۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے کے جماعت کی پابندی کرکے اپنے پیغمبر جناب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو خوش کریں اور ایک نماز پر ستائیس نماز کا ثواب حاصل کریں۔

جماعت سے نماز پڑھنے کا طریقہ

جاننا چاہئے جہانتک ممکن ہو پہلی صف میں کھڑے ہونے کی کوشش کرو کیونکہ پہلی صف میں نماز پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہے ورنہ جہاں جگہ ملے اسمیں ایک دوسرے سے کندھے ملاکر کھڑے ہو جاؤ بیچ میں جگہ نہ چھوڑو۔ امام جس وقت کی نماز پڑھانے کھڑا ہو مثلاً فجر کی۔ جب امام نیت کرکے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھاکر ناف کے نیچے باندھے تو تم بھی اسی وقت کی اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز فرض فجر کی پیچھے اس امام کے پھر اللّٰہ اکبر کہتے ہوئے کانوں کی لو تک ہاتھوں کو اٹھاکر ناف کے نیچے باندھو اور سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھکر خاموش ہو جاؤ جب امام ولاالضالین کہے تو تم آہستہ سے آمین کہو جب اللّٰہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاوے تو تم بھی اللّٰہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی العظیم پڑھو جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط۔ کہتے ہوئے سر اٹھاکر سیدھا کھڑا ہو جائے تو تم صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے اسی قاعدے سے سر کو اٹھاکر سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور جب اللّٰہ

اکبر کہتے ہوئے امام سجدے میں جاوے تو تم بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو جب اللہ اکبر کہتے ہوے امام سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تو تم بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھو۔ جب اللہ اکبر کہتے ہوئے امام دوسرے سجدے میں جاوے تو تم بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو۔ (ا) جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو تم بھی اسی قاعدے سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اسی قاعدے سے ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر چپکے کھڑے رہو جب امام وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آہستہ سے آمین کہو جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے تو تم بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ ربی العظیم پڑھو جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط کہتے ہوئے سر کو اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو تم بھی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے سر کو اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائے تو تم بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو۔ جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائے تو تم بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھے اور اَلتَّحِیَّاتُ اور درود شریف اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھ کر سلام پھیرے تو تم بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھو اور التحیات اور درود شریف اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھ کر سلام پھیرو داہنے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں پر سلام کرنے کی نیت کرو اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں پر سلام کرنے کی نیت کرو اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی نیت کرو امام دونوں سلاموں میں مقتدیوں کی بھی نیت کرے یعنی دلمیں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو پھر جب امام ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے تو تم بھی اسکے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو۔ جب امام دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیرے تو تم بھی دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیرو۔ یہ دو رکعت نماز فرض جماعت سے پڑھنے کا طریقہ بیان کیا گیا۔

اگر امام تین رکعت یا چار رکعت والی نماز پڑھتا ہے تو تم بھی نیت کر کے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاؤ اور پہلی رکعت میں نیت باندھنے کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ پڑھ کر چپکے کھڑے رہو جب امام وَلَا الضالین کہے تو تم آہستہ سے آمین کہو جب رکوع سجدہ کرے تو تم بھی اسی قاعدے سے رکوع و سجدہ کرو اور رکوع و سجدے میں

تسبیح پڑھو جب امام دوسری رکعت کے بعد التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے تو تم بھی التحیات پڑھ کر اسی قاعدے سے کھڑے ہو جاؤ اور جب امام تیسری رکعت یا چوتھی رکعت پڑھ کر بیٹھے تو تم بھی اس کے ساتھ بیٹھو جب امام التحیات اور درود وغیرہ پڑھ کر بیٹھے تو تم بھی التحیات اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے تو تم بھی التحیات درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے تو تم بھی التحیات درود شریف اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھ کر سلام پھیرو اور سلام پھیرنے میں اُسی طرح نیت کرو یعنی دل میں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو۔ یہی طریقہ امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھنے کا ہے۔ جس شخص کو امام کے ساتھ ایک رکعت یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں اسکو مسبوق کہتے ہیں اور وہ مسبوق امام کے ساتھ آخر نماز تک شریک رہے اور آخری قعدہ میں التحیات پڑھ کر چپکا بیٹھا رہے جب امام سلام پھیرے تو یہ مسبوق سلام نہ پھیرے بلکہ اُسی قاعدے سے کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اسطرح ادا کریں کہ گویا اُس نے ابھی نماز شروع کی ہے مثلاً جب تمہاری صرف ایک رکعت چھوٹی ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اسے اسطرح پڑھو کہ پہلے پھر سبحانکَ اللّٰھُمَّ پڑھو پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھو پھر بسم اللہ ولا الضآلین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اُسی قاعدے کے موافق رکوع سجدہ کر کے اُسی قاعدے سے بیٹھکر التحیات درود شریف اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھ کر اُسی قاعدے سے سلام پھیرو یہ طریقہ چھوٹی ہوئی ایک رکعت کے پوری کرنے کا ہے!

اور جب تمہاری ظہر یا عصر یا عشاء یا فجر کی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوْذُ اور بسم اللہ اور الحمد پڑھو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہہ کر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو اور اُسی قاعدے سے رکوع سجدہ کر کے پہلی رکعت پوری کرو اور دوسری رکعت میں بسم اللہ پڑھو پھر الحمد پڑھو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اُسی قاعدے سے رکوع سجدے کر کے اُسی قاعدے سے بیٹھو اور التحیات اُسی قاعدے سے پڑھ کر درود شریف پڑھو پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھ کر اُسی قاعدے سے سلام پھیرو۔ یہ طریقہ دو رکعت کے چھوٹی ہوئی کے پورا کرنے کا ہے۔

اگر ظہر یا عصر یا عشاء کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہے تو اپنی تین رکعتیں اسطرح پوری کرو کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اُسی قاعدے سے کھڑے ہو جاؤ اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھو پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ

پھر بسم اللہ پھر الحمد پڑھو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر اُسی قاعدے سے رکوع سجدے کر کے اُسی قاعدے سے بیٹھو اور اسی قاعدے سے التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جاؤ پھر بسم اللہ پھر الحمد پڑھو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو پڑھو پھر اسی قاعدے سے رکوع سجدے کر کے اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ پھر بسم اللہ پھر الحمد کہو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر اُسی قاعدے سے رکوع سجدے کر کے اُسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھو پھر اُسی قاعدے سے التحیات پڑھکر درود شریف پڑھو پھر اللھم انی ظلمت نفسی پڑھو پھر اُسی قاعدے سے سلام پھیرو یہ تین رکعت کے چھوٹی ہوئی کے پڑھنے کا طریقہ ہے اور اگر مغرب کی ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو اور دو رکعت چھوٹی ہوئی ہو تو اس طرح پڑھو کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوراً کھڑے ہو جاؤ اور اسی قاعدے سے ہاتھ باندھکر پہلے سبحانک اللھم پڑھو پھر اعوذ باللہ پھر بسم اللہ پھر الحمد پڑھو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو پڑھو پھر اسی قاعدے سے رکوع سجدے کر کے اسی قاعدے سے اٹھ کر بیٹھو اور اسی قاعدے سے التحیات پڑھو جب التحیات پڑھ چکو تو اسی قاعدے سے اٹھکر کھڑے ہو جاؤ پھر اسی قاعدے سے ہاتھ باندھ کر بسم اللہ پھر الحمد پڑھو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو پڑھو پھر اسی قاعدے سے رکوع سجدے کر کے اسی قاعدے سے بیٹھو اور اسی قاعدے سے التحیات پڑھ کر درود شریف پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ پڑھکر اسی قاعدے سے سلام پھیرو۔

مسئلہ۔ اگر تم امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑے ہو گئے اور امام نے سجدہ سہو کیا تو تم بھی لوٹ آؤ اور سجدہ سہو میں شریک ہو جاؤ جب امام دوبارہ سلام پھیرے تو اس وقت کھڑے ہو کر اپنی بقیہ نماز اسی قاعدے سے پورا کرو!

مسئلہ۔ اگر بھولے سے تم بھی امام کے ساتھ سلام پھیر چکے ہو تو اگر امام کے سلام سے پہلے یا ٹھیک اس کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا ہے تو تمہارے ذمہ سجدہ سہو نہیں ہے اپنی نماز پوری اُسی قاعدے سے کر لو اور اگر تم نے امام کے سلام کے بعد سلام پھیرا ہے تو اب تمہارے ذمہ سجدہ سہو واجب ہے اپنی نماز پوری کر کے آخر میں سجدۂ سہو کرو!

ایک شخص امام کے ساتھ شروع سے نماز میں شریک ہے اور شریک ہونے کے بعد اسکی ایک یا کئی

رکعتیں جاتی رہیں ہو اسکو لاحق کہتے ہیں مثلاً ایک شخص ظہر کی نماز میں امام کے ساتھ شریک ہوا اور دوسری رکعت کے بعد قعدہ میں التحیات پڑھتے پڑھتے سوگیا اور ایسے وقت میں اس کی آنکھ کھلی کہ امام چوتھی رکعت پڑھ کر بیٹھنے لگا تو یہ شخص امام کا ساتھ چھوڑ کر پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز پڑھ لے اور اسطرح سے پڑھے جیسے امام کے پیچھے پڑھتا ہے یعنی کھڑے ہو کر بغیر الحمد اور سورت پڑھے ہوئے صرف رکوع اور سجدے کر کے دونوں رکعتوں کو پوری کر کے امام کے ساتھ ہو کر بقیہ نماز پوری کرے اور اگر ایسے وقت میں اس کی آنکھ کھلی کہ امام نماز سے فارغ ہو چکا ہے تو باقی نماز بھی اسی طرح پوری کرے یعنی کھڑے ہو کر صرف رکوع میں جائے اور دونوں سجدے کر کے پھر کھڑے ہو کر رکوع کرے اور دونوں سجدے کر کے اسی قاعدے سے بیٹھکر التحیات اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر اسی قاعدے سے سلام پھیرے۔ اگر اس حالت میں اس سے کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو بھی نہ کرے کیونکہ یہ شخص اسوقت بھی مقتدی ہے اور مقتدی کے سہو پر سجدہ سہو نہیں آتا ہے!

اگر کسی مسافر نے مقیم کی ظہر یا عصر یا عشاء میں امامت کی تو مسافر کو چاہیئے کہ اپنی دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے اور فوراً مقتدیوں سے کہے کہ میں مسافر ہوں آپ لوگ اپنی اپنی نماز پوری کر لیں تمام مقتدی اپنی اپنی نماز علیحدہ علیحدہ اسطرح سے پڑھیں کہ دونوں رکعتوں میں الحمد اور سورت نہ پڑھیں بلکہ کھڑے ہو کر دونوں رکعتوں میں صرف رکوع اور دونوں سجدوں سے پوری کر کے اسی قاعدے سے بیٹھ کر التحیات درود شریف اور اللّٰھم اِنّی ظلمتُ نفسی پڑھ کر اسی قاعدے سے سلام پھیر دیں۔ بحمد اللہ تعالی جماعت سے نماز پڑھنے کے پورے طریقے بیان ہو چکے۔

نماز تراویح کے پڑھنے کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ نماز تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سنّت موکدہ اور جماعت سے پڑھنا سنّت کفایہ ہے یعنی اگر محلے کی مسجد میں نماز تراویح جماعت سے پڑھی جائے اور کوئی شخص گھر میں اکیلے پڑھ لے تو گنہگار نہ ہوگا لیکن اگر تمام محلے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہونگے۔ نماز تراویح کا وقت نماز عشاء کے بعد سے فجر تک ہے نماز وتر سے پہلے بھی اور اسکے بعد بھی تراویح کا وقت ہے یعنی اگر کسی شخص کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی تراویح

کی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھ لے تو جائز ہے۔ نماز تراویح کی بیس رکعتیں دس سلاموں سے مسنون ہیں یعنی دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور نیت اسطرح کرے کہ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز سنّت تراویح کی پیچھے اس امام کے اللہ اکبر اور ہر تراویح (یعنی چار رکعتوں کے بعد تھوڑی دیر آرام لینا مستحب ہے۔ اسمیں اختیار ہے چاہے خاموش رہیں یا قرآن شریف (آہستہ آہستہ) پڑھیں یا تسبیح پڑھیں یا اکیلے اکیلے نفل پڑھیں لیکن خاموش رہنے سے بہتر ہے کہ یہ تسبیح تین بار پڑھیں۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ۝ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ ۝ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ۝ پانچویں ترویحہ میں تین دفعہ اس تسبیح کے پڑھنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَالْمَغْفِرَةَ وَالرُّؤْيَةَ وَمَا فِيْهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا بَارُّ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اسکے بعد وتر کو جماعت سے پڑھے!

مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت موکدہ ہے لوگوں کی کاہلی یا سستی سے اس کو ترک نہ کرنا چاہیئے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ پورا قرآن مجید پڑھا جائیگا تو لوگ نماز میں نہ آئیں گے اور جماعت ٹوٹ جائے گی یا ان کو بہت ناگوار ہوگا تو بہتر ہے کہ جسقدر لوگوں کو گراں نہ گزرے اسی قدر پڑھا جاوے یا الم ترکیف سے والناس اخیر تک کی دس سورتیں پڑھ دیجائیں۔ ہر رکعت میں ایک سورت پھر جب دس رکعتیں ہو جائیں تو انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا جو سورتیں چاہے پڑھے (در مختار۔ بحر الرائق وغیرہ)

اسی طرح سے عورتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ الم ترکیف سے قل اعوذ برب الناس تک ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھیں جب دس رکعتیں پوری ہو جاویں تو پھر دوبارہ الم ترکیف سے والناس تک پڑھیں۔

جاننا چاہیئے کہ بے عذر کا قضا کرنا گناہ کبیرہ ہے جو بے صدق دل سے توبہ کئے معاف نہیں ہوتا۔ ہاں ارحمہ الراحمین کو اختیار ہے کہ بے کسی وسیلہ اور سبب کے معاف کردے!

مسئلہ۔ فرض نمازوں کی قضا بھی فرض ہے اور واجب نمازوں کی قضا بھی واجب ہے اور بعض سنتوں کی قضا سنت ہے۔

مسئلہ۔ فرض یا واجب نماز قضا ہو جائے تو جس وقت یاد آجائے یا جاگے فوراً پڑھ لے دیر کرنا گناہ ہے ہاں اگر وقت مکروہ میں یاد آجائے یا جاگے تو وقت مکروہ نکل جانے کے بعد پڑھے

مسئلہ۔ قضا نماز کی اس طرح نیت کرنی چاہیئے کہ میں فلاں دن کی فجر یا ظہر کی نماز قضا کرتا ہوں۔ صرف یہ نیت کر لینا کہ ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں کافی نہیں ہے!

مسئلہ۔ اگر کسی کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اسے دن یاد نہ ہوں مثلاً اس نے مہینہ دو مہینے بالکل نماز نہیں پڑھی اور اسے یہ تو معلوم ہے کہ میرے اوپر فجر کی مثلاً تیس نمازیں اور اسی قدر ظہر وغیرہ کی نمازیں ہیں لیکن اسے مہینہ یاد نہیں کہ کس مہینے کی نمازیں چھوٹی تھیں تو ایسی صورت میں جب کسی نماز مثلاً فجر کی قضا کرے تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمہ جسقدر فجر کی نمازیں باقی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز قضا پڑھتا ہوں یا ان میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اسی طرح جو نماز قضا کرے اسکی نیت اسی طریقے سے کرنی چاہیئے۔

مسئلہ۔ قضا پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے جس وقت فرصت ہو وضو کر کے پڑھ لے البتہ اتنا خیال رکھے کہ مکروہ وقت نہ ہو!

مسئلہ۔ اگر فجر کی سنتیں معہ فرض کے قضا ہو جائیں تو زوال سے پہلے ان کو بھی معہ فرض کے قضا پڑھ لینا چاہیئے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرضوں کی قضا کرے اور اگر صرف سنتیں چھوٹ گئیں تو سنتوں کی قضا نہیں طلوع آفتاب سے پہلے پڑھ لینا تو مکروہ ہے اور آفتاب نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تو نہیں مگر وہ سنتیں نہ ہوں گی نفل ہو جائینگے!

مسئلہ۔ ظہر اور جمعہ کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی گئیں تو فرض پڑھنے کے بعد پڑھ لے اور فرض کے بعد دو سنتوں سے پہلے یا ان کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہی بہتر یہ ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے۔

مسئلہ۔ نفل نماز شروع کر کے توڑ دی تو اسکی قضا بھی واجب ہے!

مسئلہ۔ اگر کسی کی نمازیں حالت سفر میں قضا ہوئی ہوں اور اقامت کی حالت میں ان کی قضا کرے تو قصر

کے ساتھ قضا کرنا چاہیئے یعنی چار رکعت والی نماز کی دو رکعت اسی طرح حالت اقامت میں جو نمازیں قضا ہوئیں تھیں ان کی قضا حالت سفر میں پڑھے تو پوری چار رکعتیں پڑھے قصر نہ کرے (در مختار وغیرہ)

صلوۃ التسبیح کے پڑھنے کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ صلوۃ التسبیح مستحب ہے ثواب اسکا احادیث میں بے شمار ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ نماز سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اسکے پڑھنے سے آپ کے سب گناہ اگلے پچھلے نئے پرانے چھوٹے بڑے سب معاف ہو جائینگے اور فرمایا تھا اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو۔ اگر ہر ہفتہ میں نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں پڑھ لیا کرو اگر مہینے میں بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کرو۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک ہی دفعہ پڑھ لو (ترمذی شریف) بعض محققین کا قول ہے کہ اس قدر فضیلت معلوم ہو جانے کے بعد پھر بھی اگر کوئی اس نماز کو نہ پڑھے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ دین کی کچھ عزت نہیں کرتا (شامی)

صلوۃ التسبیح کی چار رکعتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں بہتر ہے کہ چاروں رکعتیں ایک سلام سے پڑھی جائیں اگر دو سلام سے پڑھی جائیں تب بھی جائز ہے ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ تسبیح کہنا چاہیئے تاکہ پوری نماز میں تین سو مرتبہ ہو جاوٗ نماز پڑھنے سے پہلے اس تسبیح کو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ حفظ یاد کرو۔ اور یاد رکھو کہ صلوۃ التسبیح کے پڑھنے کی دو ترکیبیں ہیں۔

پہلی ترکیب۔ جاننا چاہیئے کہ جب صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا ارادہ کرو تو نیت اسطرح کرو نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز صلوۃ التسبیح کی پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھو پھر سُبحانکَ اللّٰھمّ پڑھو پھر پندرہ دفعہ تسبیح پڑھو پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھو پھر بسم اللہ پڑھو۔ پھر الحمد پڑھو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو اس کے بعد دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو اور پھر رکوع میں جاوٗ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحانَ ربّیَ العظیم ط پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر سمع اللّٰہ لمن حمدہٗ ط ربنا لکَ الحمد، کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاوٗ اور دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاوٗ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحانَ ربّیَ الاعلیٰ پڑھو اور دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھو اور دس دفعہ وہی تسبیح

پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاعلیٰ پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو (۱) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی قاعدے سے ہاتھ باندھ کر بسمہ اللہ پڑھو پھر پندرہ دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر الحمد پڑھو اور ولا الضآلین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی العظیم پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحَانَ رَبِّیَ الاَعْلیٰ پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحانَ ربی الاعلیٰ پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو (۲) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھو اور اسی قاعدے سے التحیات پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی قاعدے سے ہاتھ باندھ کر بسمہ اللہ پڑھو پھر پندرہ دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر الحمد پڑھو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیم پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر سمع اللّٰہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو (۳) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی قاعدے سے ہاتھ باندھ کر بسمہ اللہ پڑھو پھر پندرہ دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر الحمد پڑھو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی العظیم پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعْلیٰ پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاؤ اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعْلیٰ

سبحان ربی الاعلیٰ پڑھو پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو (۴) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر اسی قاعدے سے بیٹھو اور اسی قاعدے سے التحیات پڑھو پھر درود شریف پڑھو پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ الخ پڑھو اسی قاعدے سے دونوں طرف سلام پھیرو۔ سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرو یعنی دل میں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو۔ بحمد اللہ تعالیٰ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی پہلی ترکیب بیان ہو چکی۔

دوسری ترکیب۔ جاننا چاہیئے کہ ایک دوسری روایت میں اسطرح وارد ہوا ہے کہ پہلے نیت کرو کہ نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز صلوٰۃ التسبیح کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھا کر ناف کے نیچے باندھو پھر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھو پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پھر بسم اللہ پھر الحمد پڑھو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر پندرہ دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ اور سبحان ربی العظیم پڑھنے کے بعد دس دفعہ پھر وہی تسبیح پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے بعد دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاؤ اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے بعد دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھو اور دس دفعہ پھر وہی تسبیح پڑھو (۱) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی قاعدے سے ہاتھ باندھ کر بسم اللہ پھر الحمد پڑھو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر پندرہ دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ اور سبحان ربی العظیم پڑھنے کے بعد دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے بعد دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے دوسرے سجدے میں جاؤ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے بعد دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو (۲) پھر اسی قاعدے سے التحیات پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی قاعدے سے ہاتھ باندھ کر بسم اللہ پھر الحمد پڑھو اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد

ہو وہ پڑھو پھر پندرہ دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنے کے بعد دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاؤ اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے بعد دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو (۳) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی قاعدے سے ہاتھ باندھ کر بسم اللہ پھر الحمد پڑھو اور ولاالضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہو پھر جو سورت یاد ہو وہ پڑھو پھر پندرہ دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ سبحان ربی العظیم پڑھنے کے بعد دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے بعد دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ جاؤ اور دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاؤ اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے بعد دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پھر دس دفعہ وہی تسبیح پڑھو (۴) پھر اسی قاعدے سے التحیات پڑھو پھر درود شریف پڑھو پھر اللھم انی ظلمت نفسی پھر اسی قاعدے سے دونوں طرف سلام پھیرو۔ سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرو یعنی دل میں ارادہ کرو زبان سے نہ کہو بحمد اللہ تعالیٰ یہ دوسری ترکیب بھی بیان ہو چکی۔ یہ دونوں ترکیبیں احادیث سے ثابت ہیں تو مناسب ہے کہ کبھی پہلی ترکیب سے پڑھے اور کبھی دوسری ترکیب سے پڑھے تاکہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس نماز کے لئے کوئی خاص سورت بھی تم کو یاد ہے انہوں نے فرمایا پہلی رکعت میں الھٰکم التکاثر دوسری رکعت میں والعصر۔ تیسری رکعت میں قل یا ایہا الکافرون چوتھی رکعت میں قل ھو اللہ احد ان چار سورتوں کے علاوہ کوئی دوسری سورت بھی پڑھے تو جائز ہے ناجائز نہیں!

مسئلہ۔ اس نماز کے پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے سوائے اوقات مکروہہ کے جب چاہے پڑھے لیکن فتاوی عالمگیری میں مضمرات سے نقل کیا ہے کہ ظہر سے پیشتر پڑھے (غایۃ الاوطار صفحہ ۳۱۸) اللہ تعالیٰ شانہ ہم کو اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اس نماز کے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جمعہ کے فضائل

جاننا چاہیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ پاک کے نزدیک سب سے زیادہ بزرگ ہے اور عید الفطر اور عید الضحٰی سے بھی زیادہ اللہ تعالٰی کے نزدیک اسکی عظمت ہے (ابن ماجہ)

(۲) رسول اللہ صلی ال ہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرتا ہے اللہ تعالٰی اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے (ترمذی شریف)

(۳) ہر روز دوپہر کو دوزخ تیز کی جاتی ہے مگر جمعہ کی برکت سے جمعہ کے دن نہیں تیز کی جاتی (احیاء العلوم)۔

(۴) ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی تلاوت فرمائی ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا اس نے کہا کہ اگر ہم پر ایسی آیت اترتی تو ہم اس دن کو عید بنالیتے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری تھی۔ جمعہ اور عرفہ کے دن یعنی ہم کو بنانے کی کیا حاجت اس دن تو خود ہی دو عیدین تھیں!

(۵) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو اس دن کو اللہ تعالٰی نے عید مقرر فرمایا ہے پس جمعہ کے دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کو اس دن لازم کرلو (ابن ماجہ)

(۶) جمعہ کے دن خواہ نماز سے پہلے یا پیچھے سورۂ کہف پڑھنے میں بہت ثواب ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جو کوئی سورۂ کہف پڑھے اسکے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا کہ قیامت کے اندھیرے میں اسکے کام آوے گا اور اس جمعہ سے پچھلے جمعہ تک جتنے گناہ اس سے ہوئے تھے سب معاف ہوجائیں گے (شرح سفر السعادت)

علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں گناہ صغیرہ مراد ہیں اس لئے کہ کبیرہ گناہ توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ واللہ اعلم وھوالرحمۃ الرحمین۔

(۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن ایکہزار دفعہ درود شریف پڑھے وہ نہیں مرے گا جب تک کہ جنت میں اپنی جگہ کو دنیا میں دیکھ نہ لے۔ (شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور)

نماز جمعہ۔ جاننا چاہیئے کہ جمعہ کے وقت میں کم سے کم بارہ رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ عام طور سے چودہ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

پہلے چار رکعت سنّت موکدہ اسکے بعد دو رکعت فرض اس کے بعد چار رکعت سنت موکدہ اور اس کے بعد دو رکعت سنت اس موکدہ ہونے میں اختلاف ہے امام ابو یوسف کے نزدیک سنت موکدہ ہے۔ اسلئے فرض کے بعد پوری چھ رکعت سنت پڑھے تاکہ کسی کا اختلاف نہ رہے۔ اسکے بعد دو رکعت نفل۔ اسکا پڑھنا مستحب ہے۔ چاہے پڑھے یا نہ پڑھے لیکن نہ پڑھنے سے پڑھنا بہتر ہے!

جمعہ کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ

سنت نماز۔ جاننا چاہیئے کہ اگر جامع مسجد میں اذان سے پہلے پہنچ جاؤ تو جہاں جگہ ملی وہاں بیٹھ جاؤ لوگوں کے اوپر پھاندتے ہوئے آگے مت جاؤ اور مسجد میں دنیا کی ادھر ادھر کی باتیں نہ کرو کیونکہ مسجد میں باتیں کرنے سے نیکیاں اسطرح ضائع ہو جاتی ہیں جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے پس اپنی زبان کو دنیا کی باتیں کرنے سے روکو اور بجائے بات کرنے کے قرآن شریف پڑھو یا درود شریف پڑھو اور اذان میں زیادہ دیر ہو تو صلوٰۃ التسبیح پڑھو اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔ جب اذان ہو جائے تو اسی قاعدے سے کھڑے ہو کر سنت کی نیت اسطرح کرو کہ نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز سنت قبل جمعہ کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو۔ اور جس طرح سے ظہر کی چار رکعت سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان چاروں رکعتوں کو بھی پڑھو!

خطبہ۔ جاننا چاہیئے کہ جب سب لوگ جماعت میں آجائیں تو امام کو چاہیئے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور موذن اسکے سامنے کھڑے ہو کر اذان کہے اور نمازیوں کو چاہیئے کہ چپکے سے نہایت ادب کیساتھ خطبہ سنیں خواہ نزدیک ہوں یا دور خطبہ شروع ہو جانے کے بعد کھانا پینا۔ بات چیت کرنا۔ چلنا پھرنا۔ سلام یا سلام کا جواب دینا۔ نفل پڑھنا یا تسبیح پڑھنا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا سب منع ہے۔ دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کی حالت میں امام کو یا مقتدی کو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے ہاں ہاتھ اٹھائے اگر دل میں دعا مانگی جائے تو جائز ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب سے ثابت نہیں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اگر خطبہ میں آئے تو مقتدیوں کو اپنے دل میں درود شریف پڑھنا جائز ہے۔

فرض نماز- جاننا چاہیے کہ جب امام خطبہ ختم کرکے منبر سے اتر کر محراب میں کھڑا ہو جائے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ سیدھی صف کرکے ایک دوسرے سے کندھے ملا کر کھڑے ہو جائیں اور موذن اقامت یعنی تکبیر کہے جب امام نیت کرکے تکبیر تحریمہ کہہ کے ہاتھ باندھے لے تو مقتدی اسطرح نیت کرے۔ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز فرض جمعہ کی پیچھے اس امام کے پھر اسی قاعدے سے اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں کی لو تک ہاتھوں کو اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھیں اور سُبحانَكَ اللّٰھُمَّ پڑھ کر چپکے ہو جاویں جب امام ولاالضالین کہے تو مقتدی آہستہ سے آمین کہیں۔ جب امام رکوع میں جاوے تو مقتدی بھی اسی قاعدے سے رکوع میں جائیں اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی العظیم پڑھیں جب امام سمع اللّٰہ لمن حمدہٗ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے تو مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتی ہوئی سیدھے کھڑے ہو جائیں جب امام سجدہ میں جاوے تو مقتدی بھی اسی قاعدے سے سجدہ میں جائیں اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں جب امام سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تو مقتدی بھی اٹھ کر بیٹھیں جب امام دوسرے سجدے میں جاوے تو مقتدی بھی اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جائیں اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں جب امام دوسرے سجدے سے اٹھ کر کھڑا ہو جائے تو مقتدی بھی اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جائیں اور چپکے ہاتھ باندھے کھڑے رہیں جب امام ولاالضالین کہے تو مقتدی آہستہ سے آمین کہیں جب امام رکوع میں جاوے تو مقتدی بھی اسی قاعدے سے رکوع میں جائیں اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی العظیم پڑھیں جب امام سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہتے ہوئے سیدھے کھڑا ہو جائے تو مقتدی رَبَّنَا لَكَ الحمد کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ جب امام سجدے میں جائے تو مقتدی بھی اسی قاعدے سے سجدے میں جائیں اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں جب امام سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تو مقتدی بھی سجدے سے اٹھ کر بیٹھیں جب امام دوسرے سجدے میں جائے تو مقتدی بھی اسی قاعدے سے دوسرے سجدے میں جائیں اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں جب امام دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے اور التحیات درود شریف اور اللھم اِنی ظلمت نفسی پڑھ کر سلام پھیرے تو مقتدی بھی دوسرے سجدے سے اٹھ کر اسی قاعدے سے بیٹھیں اور التحیات درود شریف اور اللھم اِنی ظلمت نفسی پڑھ کر سلام پھیریں جب امام ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے تو مقتدی بھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں جب امام دعا ختم کرکے ہاتھ منہ پر پھیرے تو مقتدی بھی دعا ختم کرکے ہاتھ منہ پر پھیریں۔

سنت نماز۔ جاننا چاہیئے کہ فرض کے بعد چار رکعت نماز سنت کی اسطرح نیت کرو کہ نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز سنت بعد جمعہ کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھو اور جس طرح سے ظہر کی چار رکعت سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقے سے ان چاروں رکعتوں کو بھی پڑھو!

سنت نماز۔ جاننا چاہیئے کہ جب چار رکعت سنت پڑھ چکو تو پھر دو رکعت سنت کی اسطرح نیت کر کے پڑھو نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز سنت بعد جمعہ کی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھو اور جس طرح سے فجر کی دو رکعت سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقہ سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو۔

نفل نماز۔ جاننا چاہیئے کہ اسکے بعد اگر نفل پڑھنے کا ارادہ ہو تو دو رکعت نفل کی نیت کر کے جس طرح سے فجر کی دو رکعت سنت کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقہ سے ان دونوں رکعتوں کو بھی پڑھو! اب جمعہ کی نماز کے پڑھنے کا پورا بیان ہو چکا۔

عیدین کی نماز کا بیان

جاننا چاہیئے کہ شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الضحیٰ یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے دن ہیں ان دونوں دنوں میں دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے۔

عید الفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں

(۱) صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔ (۲) مسواک کرنا۔ (۳) غسل کرنا۔ (۴) اپنی آرائش کرنا۔ (۵) عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس میں موجود ہوں پہننا۔ (۶) خوشبو لگانا۔ (۷) عید گاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا (۸) عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطرہ دیدینا۔ (۹) عید گاہ میں بہت سویرے جانا۔ (۱۰) نماز عید گاہ میں جا کر پڑھنا۔ یعنی شہر کی مسجد میں بلاعذر نہ پڑھنا (۱۱) جس راستہ سے جائے اسکے سوا دوسرے راستہ سے واپس آنا (۱۲) پیادہ

یعنی پیدل جانا (۱۳) راستے میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا۔

عید الفطر کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ :۔ جاننا چاہیئے کہ جب سب لوگ عید گاہ میں جمع ہو جائیں تو پہلے صفوں کو سیدھی کر کے ایک دوسرے سے کندھے ملا کر کھڑے ہوں اور جب امام نیت کر کے اسی قاعدے سے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھ لے تو مقتدی اسطرح نیت کریں کہ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز عید الفطر کی چھ زائد تکبیروں کے ساتھ پیچھے اس امام کے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی قاعدے سے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھیں پھر امام اور مقتدی دونوں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھیں جب پہلی مرتبہ امام اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر لٹکاوے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر لٹکادیں پھر جب امام دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر لٹکاوے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر لٹکاویں پھر جب امام تیسری مرتبہ امام اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر اسی قاعدے سے ناف کے نیچے باندھیں اور چپکے کھڑے رہیں اور امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ سے پڑھیں پھر بلند آواز سے الحمد پڑھے تو مقتدی چپکے رہیں جب امام ولا الضالین کہے تو مقتدی آہستہ سے آمین کہیں پھر جب امام بلند آواز سے کوئی سورت یا آیت پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی العظیم پڑھے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاویں اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی العظیم پڑھیں پھر جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے رکوع سے سیدھے کھڑے ہو جائیں جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائے اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھیں جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائے اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائیں اور تین دفعہ یا پانچ

دفعہ سُبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے اُٹھکر سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہاتھ باندھکر چپکے کھڑے رہیں جب امام آہستہ سے بسم اللہ پڑھ کر بلند آواز سے الحمد پڑھے تو مقتدی چپکے کھڑے رہیں جب امام ولاالضالین کہے تو مقتدی آہستہ سے آمین کہیں جب امام بلند آواز سے کوئی سورت یا آیت پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر لٹکائے تو مقتدی بھی اللہ اللہ کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر لٹکادیں جب امام دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر لٹکادیں جب امام دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کلی لو تک اٹھا کر لکادیں تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر لٹکادیں جب امام تیسری مرتبہ اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر لٹکادے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر لٹکادیں جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاوے اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی العظیم پڑھے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی العظیم پڑھیں جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو مقتدی ربنا لک الحمد کہتے ہوئے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جائیں جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائے اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے اُٹھکر بیٹھیں جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائے اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائیں اور تین دفعہ یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے اور التحیات درود شریف اللّٰھم انی ظلمت نفسی پڑھ کر سلام پھیرے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے اٹھ کر بیٹھیں اور التحیات اور درود شریف اور اللّٰھم انی ظلمت نفسی پڑھ کر سلام پھیریں بعد نماز کے امام دو خطبے منبر پر کھڑے ہو کر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی ہی دیر تک بیٹھے جتنی دیر تک جمعہ کے خطبہ میں بیٹھتا ہے۔ اور مقتدی خاموشی کے ساتھ خطبہ سنیں جب خطبہ ختم ہو جاوے تو لوگ اپنے اپنے گھر واپس آئیں۔

مسئلہ۔ بعد نماز عیدین کی دعا مانگنا گو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے منقول نہیں مگر چونکہ عموماً ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اسلئے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہوگا (ق)

مسئلہ۔ عیدین کے خطبے میں پہلے تکبیر سے ابتدا کرنا مستحب ہے پہلے خطبے میں نو مرتبہ اللہ اکبر کہے دوسرے خطبے میں سات مرتبہ سنت ہے اور مستحب ہے منبر سے اترنے سے پہلے چودہ مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ (غایۃ الاوطار جلد اول صفحہ ۳۸۸)

مسئلہ۔ عید الضحیٰ کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور اسمیں بھی وہی سب چیزیں مسنون ہیں جو عید الفطر میں ہیں۔ فرق صرف اسقدر ہے کہ عید الضحیٰ کی نیت میں بجائے عید الفطر کے عید الضحیٰ کا لفظ داخل کرے عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا مسنون ہے یہاں نہیں۔ اور عید الفطر میں راستہ میں چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور یہاں بلند آواز سے اور عید الفطر کی نماز دیر کر کے پڑھنا مسنون ہے اور عید الضحیٰ کی سویرے اور یہاں صدقہ فطرہ نہیں ہے بلکہ بعد میں قربانی ہے اہل وسعت پر اور اذان و اقامت نہ یہاں ہے نہ وہاں۔

مسئلہ۔ عید الفطر کے خطبے میں صدقہ فطرہ کے احکام اور عید الضحیٰ کے خطبے میں قربانی کے مسائل اور تکبیر تشریق کے احکام بیان کرنا چاہیئے۔ تکبیر تشریق یعنی ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کہنا واجب ہے بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھا گیا ہو اور وہ مقام شہر ہو یہ تکبیر عورت اور مسافر پر واجب نہیں اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کی مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہے تو ان پر بھی تکبیر واجب ہو جائے گی لیکن منفرد اور عورت اور مسافر بھی کہہ لے تو بہتر ہے کہ صاحبین کے نزدیک ان سب پر واجب ہے! (بحر الرائق)

مسئلہ۔ یہ تکبیر عرفے یعنی نویں تاریخ ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک کہنا چاہیئے سب تیئیس نمازیں ہوئیں جن کے بعد تکبیر کہنا واجب ہے!

مسئلہ۔ اس تکبیر کا بلند آواز سے کہنا واجب ہے۔ ہاں عورتیں آہستہ آواز سے کہیں۔

مسئلہ۔ نماز کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہیئے!

مسئلہ۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو فوراً کہنا چاہیئے اس کا انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تب کہیں!

مسئلہ۔ عید الضحیٰ کی نماز کے بعد بھی تکبیر کہہ لینا بعض کے نزدیک واجب ہے!

استسقاء کی نماز کا بیان

جاننا چاہیئے کہ جب پانی کی ضرورت ہو اور پانی نہ برستا ہو اس وقت اللہ تعالیٰ شانہٗ سے پانی برسنے کی دعا کرنا مسنون ہے۔ استسقاء کے لئے دعا کرنا اس طریقے سے مستحب ہے کہ تمام مسلمان ملکر مع اپنے لڑکوں اور بوڑھوں اور جانوروں کے پیادہ پا خشوع وعاجزی کیساتھ معمولی لباس میں جنگل کی طرف جائیں اور توبہ کی تجدید کریں اور اہل حقوق کے حقوق ادا کریں اور اپنے ہمراہ کسی کافر کو نہ لیجائیں پھر دو رکعت بلا اذان و اقامت کے جماعت سے پڑھیں اور امام جہر سے قراءت پڑھے پھر دو خطبے پڑھے جس طرح عید کے روز پڑھا جاتا ہے پھر امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جائے اور دونوں ہاتھ اسطرح اٹھائے کہ ہتھیلیاں زمین کی طرف رہیں اور پشت آسمان کی طرف اور اللہ تعالیٰ شانہٗ سے پانی برسانے کی دعا کریں اور سب حاضرین بھی اسی طرح ہاتھ اٹھا کر دعا کریں تین دن متواتر ایسا ہی کریں تین روز کے بعد پھر نہیں کیونکہ اس سے زیادہ ثابت نہیں ہے اور اگر نکلنے سے پہلے یا ایک دن نماز پڑھکر بارش ہو جائے تو جب بھی تین دن پورے کر دیں اور تینوں دنوں میں روزہ رکھنا بھی مستحب ہے اور دودھ پینے والے بچوں کو ان کی ماؤں سے دور رکھیں اور جانے سے پہلے صدقہ خیرات کرنا بھی مستحب ہے۔

خطبہ استسقاء یہ ہے۔

هٰذه خطبة الاستسقاء

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ۝ تسع مرات ثم يقول أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لِنَفْسِهٖ لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا حَيَاةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ مُعْتَرِفٍ لَاجِئٍ إِلَيْهِ تَعَالٰى بِالتَّضَرُّعِ وَالدُّعَاءِ سِرًّا وَّجِهَارًا ۝ فَوَاللّٰهِ مَا صَدَقَ عَبْدٌ فِي الْإِلْتِجَاءِ إِلَيْهِ إِلَّا وَأَبْدَلَهٗ بَعْدَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهَارًا ۝ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي مَنِ اسْتَغْفَرَهٗ بِذُلٍّ وَّانْكِسَارٍ غَفَرَ لَهُ اللّٰهُ ذُنُوْبَ مَا اقْتَرَفَ ۝ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي مَنِ اسْتَغَاثَ بِهٖ أَغَاثَهٗ وَأَنْقَذَهٗ مِنَ التَّلَفِ ۝ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي مَنْ صَدَقَ فِي تَوْبَتِهٖ وَطَمِعَ فِي رَحْمَتِهٖ رَحِمَهٗ وَقَابَلَهٗ بِالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ ۝ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي مَنِ اعْتَمَدَ عَلَيْهِ كَفَاهُ مَا أَهَمَّهٗ وَمَا لَا يُهِمُّهٗ وَعَامَلَهٗ بِالْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ ۝ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي بِيَدِهٖ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَإِنْ شَآءَ قَبَضَ وَإِنْ شَآءَ بَسَطَ ۝ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي بِحِكْمَتِهٖ يُغَيِّرُ مِنْ حَالٍ إِلٰى حَالٍ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ

الرِّضٰی وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ ۝ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ عَلٰی
عِبَادِهٖ بَعْدَ الْقُنُوْطِ وَالْيَاْسِ ۝ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ يَجْبُرُ الْقُلُوْبَ الْمُنْكَسِرَةَ
وَيَرْزُقُ مَنْ لَّيْسَ لَهٗ حِيْلَةٌ وَّلَا مُعَوَّلَ عَلَی النَّاسِ ۝ اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ
غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ
جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ
الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۝ وَاُعَوِّلُ فِیْ اِجَابَةِ دُعَآئِنَا عَلَيْهِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يَفْعَلُ
فِیْ مُلْكِهٖ مَا يَشَآءُ وَلَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَيَحْكُمُ فِیْ خَلْقِهٖ بِمَا يُرِيْدُ فَلَا اَحَدَ
اَحْكَمُ مِنْهُ وَلَا اَعْدَلُ ۝ اَلْحَكِيْمُ الَّذِیْ عِنْدَهٗ كُلُّ شَیْءٍ لَّهٗ وَقْتٌ وَّاَجَلٌ ۝
مَا قَدَّرَ حُصُوْلَهٗ حَصَلَ وَمَا لَمْ يُقَدِّرْهُ لَا يُتَوَصَّلُ اِلَيْهِ بِحِيَلٍ ۝ اَحْمَدُهٗ
سُبْحَانَهٗ حَمْدًا جَامِعًا لِّاَوْصَافِ الْكَمَالِ ۝ وَاَشْكُرُهٗ شُكْرًا يَّكُوْنُ سَبَبًا لِّلزِّيَادَةِ
مِنْ اِحْسَانِهٖ فِی الْحَالِ وَالْمَاٰلِ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ شَهَادَةَ عَبْدٍ وَّقَفَ بِبَابِ مَوْلَاهُ رَاجِيًا اِجَابَةَ دُعَآئِهٖ ۝ مُسْتَعِيْذًا بِرِضَاهُ
مِنْ سَخَطِهٖ وَمِمَّا فَاتَهٗ مِنْ عُقُوْبَتِهٖ وَحُلُوْلِ بَلَآئِهٖ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ نَبَعَ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ الْمَآءُ النَّمِيْرُ ۝ وَاَمْطَرَتِ
السَّمَآءُ فَاخْضَرَّتِ الْاَرْضُ بِبَرَكَةِ دُعَآئِهٖ وَتَضَرُّعِهٖ لِمَوْلَاهُ الْكَبِيْرِ ۝ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً وَّسَلَامًا يَتَكَفَّلَانِ
لِقَآئِلِهِمَا بِحُصُوْلِ الْقَصْدِ وَالْمُرَادِ ۝ وَيَكُوْنَانِ سَبَبًا لِّنُزُوْلِ الْغَيْثِ وَرَحْمَةِ الْعِبَادِ ۝
اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ ۝ اِعْلَمُوْآ اَنَّ الظُّلْمَةَ الذُّنُوْبُ ۝ تَكَادُ اَنْ تُسَوِّدَ بَيَاضَ لُبِّهَا
وَقَسْوَةَ الْقُلُوْبِ ۝ تُؤَدِّیْ اِلَی الْهَلَاكِ لَوْلَا حِلْمُ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا
مِنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ عَلٰی بَصِيْرَةٍ ۝ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا تَكُوْنُ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ ذَخِيْرَةً ۝
وَبَادِرُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ بِالتَّوْبَةِ اِلَيْهِ فَاِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذَرَّةً مِّنَ الْعَذَابِ ۝
وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً وَّاعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ۝ وَاَلِحُّوْا فِی الدُّعَآءِ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ الْمُلِحِّيْنَ فِی السُّؤَالِ ۝ وَهُوَ كَرِيْمٌ رَّحِيْمٌ ۝

يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ ۝ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ بَعْدَ الْقُنُوْطِ فَيُحْيِي الْاَرْضَ الْمَوَاتَ ۝ اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۝ وَاُعَوِّلُ فِيْ اِجَابَةِ دُعَآئِنَا عَلَيْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا غَدَقًا سَحًّا طَبَقًا مُّجَلِّلًا دَآئِمًا ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بِالْعِبَادِ وَالْبِلَادِ مِنَ الضَّنْكِ وَالْجُهْدِ وَالضِّيْقِ مَا لَا نَشْكُوْا اِلَّا اِلَيْكَ ۝ اَللّٰهُمَّ اَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَاَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ وَاسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَآءِ اَنْبِتْ مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ ۝ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجُهْدَ وَالْجُوْعَ وَالْعُرْيَ وَاكْشِفْ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ مَا لَا يَكْشِفُهٗ غَيْرُكَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ اِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا ۝ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِهٰذَا السَّوَادِ الْاَعْظَمِ فَرَجًا عَاجِلًا ۝ وَسَهِّلْ لَنَا غَيْثًا هَاطِلًا ۝ تَسِيْلُ مِنْهُ الشِّعَابُ ۝ وَتَرْوٰى بِهِ الظِّرَابُ ۝ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْبَهَآئِمَ الْحَآئِمَةَ وَالْاَنْعَامَ السَّآئِمَةَ وَالْاَطْفَالَ الصَّآئِمَةَ ۝ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْاَطْفَالَ الرُّضَّعَ وَالْمَشَآئِخَ الرُّكَّعَ وَالْبَهَآئِمَ الرُّتَّعَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ فَلَا حَيَاةَ لِكُلِّ شَيْءٍ خَلَقْتَهٗ مِنَ الْمَآءِ اِلَّا بِالْمَآءِ ۝

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۝ وَاُعَوِّلُ فِيْ اِجَابَةِ دُعَآئِنَا عَلَيْهِ اِنَّ اَبْلَغَ الْكَلَامِ فِي النُّفُوْسِ وَقُوَّاهُ ۝ كَلَامُ مَنْ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ صُنْعًا ۝ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ وَهُوَ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۝ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اُوْصِيْكُمْ وَاِيَّايَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهَا وَصِيَّتُهٗ لِعِبَادِهٖ ۝ وَاَحُثُّكُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ ۝ لِيَفُوْزَ كُلٌّ مِّنْكُمْ بِمُرَادِهٖ ۝ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَغْفِرُوْهُ فَهُوَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ۝

الخطبة الثانية للاستسقاء

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط
سبع مرات ثم يقول أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط وَاُعَوِّلُ فِيْٓ اِجَابَةِ
دُعَآئِنَا عَلَيْهِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَظِيْمِ فَضْلُهٗ وَاِنْعَامُهٗ ۵ الْاَلِيْمِ سَخَطُهٗ وَانْتِقَامُهٗ
اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ حَمْدًا اَسْتَكْثِرُ بِهٖ مِنْ نِّعَمِهِ الْوَافِيَةِ الْوَافِرَةِ ط وَاَشْكُرُهٗ
شُكْرًا اَسْتَمْطِرُ بِهِ الزِّيَادَةَ مِنْ سَحَآئِبِ فَضْلِهِ الَّتِيْ لَمْ تَزَلْ مَاطِرَةً ط
وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْمُغِيْثُ مَنِ اسْتَغَاثَهٗ وَاسْتَسْقَاهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ اَحْيَا السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ بِدُعَآئِهٖ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الدَّالِّيْنَ عَلَى اللّٰهِ ط
اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ ط اِتَّقُوا اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰى وَاعْرِفُوْا قَدْرَ نِعْمَتِهِ الَّتِيْ مِنْ
جُمْلَتِهَا الْاِبْتِلَآءُ لِعِبَادِهٖ لِيَتَنَبَّهُوْا فَيَسْتَغْفِرُوْهُ وَيَتُوْبُوْا اِلَيْهِ عَمَّا عَنْهُ نَهَاهُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط وَاُعَوِّلُ فِيْٓ اِجَابَةِ دُعَآئِنَا
عَلَيْهِ ط فَانْظُرُوْا اِلٰى مَآ اَنْتُمْ فِيْهِ مِنِ احْتِبَاسِ الْقَطْرِ وَحُلُوْلِ الْمَحْلِ الَّذِيْ عَمَّ النَّوَاحِيَ
وَالْاَقْطَارَ ط وَمَا ذَاكَ اِلَّا بِشُؤْمِ الذُّنُوْبِ وَكَثْرَةِ الْعُيُوْبِ وَالْاَوْزَارِ ط فَتُوْبُوْآ اِلَى
اللّٰهِ مِنْ جَمِيْعِ الْمُخَالَفَاتِ ط فَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ ط
وَاتَّبِعُوْا سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ فِيْ قَلْبِ الرِّدَآءِ تَفَاؤُلًا بِاَنَّ اللّٰهَ يُقَلِّبُ حَالَكُمْ اِلٰٓى اَحْسَنِ حَالٍ

(فيما خفي وبداه) ثم يقلب رداءه[1] ويتوجه الى القبلة ويستدبر الناس ويدعوا يقول۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لا الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لا مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ
مَا يُرِيْدُ ۵ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ ط اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ
وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ اِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا ط

[1] امام قبلے کی طرف منہ کرکے اپنی چادر کو اسطرح بدلے کہ نیچے کا کونا اوپر اور اوپر کا کونا نیچے اور داہنی طرف کا کونا
بائیں طرف اور بائیں طرف کا کونا داہنی طرف آجائے اور الحمد سے پڑھے اور دعا کرے۔

فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا ۝ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا غَدَقًا سَحًّا طَبَقًا دَائِمًا عَامًّا ۝ اَللّٰهُمَّ اَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَاَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ وَاَنْزِلْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَآءِ وَاَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ ۝

ثم يقبل على الناس بوجهه ويقول

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ وَارْضَ عَنِ الْاِمَامِ الْمُسَمّٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ وَالْمُلَقَّبِ بِعَتِيْقٍ ۝ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ ۝ وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنِ الْاِمَامِ الْاَوَّابِ ۝ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۝ وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَمَّنِ اسْتَحْيَتْ مِنْهُ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمٰنِ ۝ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ ۝ وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنِ ابْنِ عَمِّ سَيِّدِ الرُّسُلِ الْاَطَايِبِ ۝ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ۝ وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنِ السِّتَّةِ الْبَاقِيْنَ مِنَ الْعَشَرَةِ ۝ اَلَّذِيْنَ بَايَعُوْا نَبِيَّكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۝ وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنِ السِّبْطَيْنِ الْجَلِيْلَيْنِ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ وَسَيِّدِنَا الْحُسَيْنِ ۝ وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنْ عَمَّيْ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا الْحَمْزَةَ وَسَيِّدِنَا الْعَبَّاسِ ۝ وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنْ حَبْرِ الْاُمَّةِ وَتَرْجُمَانِ الْقُرْاٰنِ ۝ اَلَّذِيْ هُوَ لِلْخَلْقِ هُدًى نِبْرَاسٌ ۝ وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنْ اَزْوَاجِ نَبِيِّكَ وَاَبْنَائِهِ الْمُطَهَّرِيْنَ مِنَ الْاَدْنَاسِ ۝ وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنْ بَقِيَّةِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ مِنْهُ مَا بَطَنَ وَمَا ظَهَرَ وَاَيِّدْ بِهٖ مِلَّةَ سَيِّدِ وُلْدِ عَدْنَانَ ۝ اَللّٰهُمَّ وَانْصُرْ جُيُوْشَ الْمُوَحِّدِيْنَ ۝ وَاَهْلِكِ الْكَفَرَةَ وَالْمُبْتَدِعَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اَمَانَنَا عَلَيْكَ مَوْثُوْقَةٌ وَاَكُفَّنَا عَنْ بَسْطِهَا بِغَيْرِكَ مَكْفُوْفَةٌ ۝ فَاَفِضْ عَلَيْنَا مِنْ سَحَآئِبِ مَعْرُوْفِكَ الْمَعْهُوْدَةِ وَلَا تَصْرِفْنَا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ اِلَّا وَكُلُّ شِدَّةٍ عَنَّا مَصْرُوْفَةٌ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ۝

لے پھر دعا ختم ہونے کے بعد لوگوں کی طرف منہ کرکے اَللّٰهُمَّ سے پڑھے آخر تک

جاننا چاہیئے کہ کسوف سورج گرہن کو اور خسوف چاند گرہن کو کہتے ہیں۔ ان دونوں وقتوں میں دو دو رکعت نماز نفل پڑھنا مسنون ہے جب سورج گرہن ہو تو مسجد کے امام کو چاہیئے کہ وہ لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز نفل پڑھے اس نماز کے لئے اذان و اقامت کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اگر لوگوں کا جمع کرنا مقصود ہو تو اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر پکار دیا جائے۔ جس طرح اور نوافل یا سنت پڑھی جاتی ہیں اسی طرح یہ دو رکعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں امام ان دونوں رکعتوں میں بڑی بڑی سورت مثل سورہ بقر وغیرہ کے قرأت آہستہ پڑھے اور دونوں رکعتوں کو پڑھ کر اسوقت تک دعا مانگے جب تک کہ سورج صاف نہ ہو جائے۔ اگر امام موجود نہ ہو تو لوگ علحدہ علحدہ اپنی نماز پڑھ لیں۔

نماز خسوف (چاند گرہن) بھی اسی طرح پڑھی جاتی ہے لیکن اسمیں جماعت نہیں ہوتی صرف تنہا پڑھی جاتی ہے اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں اسکے لئے مسجد میں جانا بھی مسنون نہیں ہے!

مسئلہ۔ جب آندھی چلے یہ زلزلہ آئے یا کوئی مرض عام مثل ہیضے طاعون وغیرہ کے پھیل جائے تو اسوقت بھی لوگ اپنے اپنے گھروں میں علحدہ علحدہ نماز پڑھیں اور خداوند تعالیٰ سے امن و عافیت اور انجام بخیر ہونے کی دعا مانگیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مصیبت پیش آتی یا کوئی صدمہ پہنچتا یا کسطرح کا رنج ہوتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے پس ہم لوگوں کو چاہیئے کہ ہر امور میں آپکی اتباع کریں اسی میں تمام دینی و دنیاوی بھلائی بہبودی امن و عافیت ہے۔

جب کوئی شخص اپنے دوستوں میں سے بیمار ہو تو اُسکے دیکھنے کو جانا اور اُسکے حالات کو دریافت کرنا سنت ہے اسی کو عیادت کہتے ہیں!(ا) صحیح مسلم میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ قیامت میں فرمائیگا کہ اے میرے بندے میں تیرا

پروردگار ہوں میں بیمار ہوا تو میری عیادت کو نہ آیا بندہ عرض کریگا خداوندا تو تمام عالم کا پروردگار ہے تیری عیادت کیسی ہو سکتی ہے یعنی تو بیمار ہی نہیں ہو سکتا ارشاد ہوگا کہ فلاں بندہ میرا بیمار ہوا اور تو نے اسکی عیادت نہ کی اگر تو اسکی عیادت کو جاتا تو مجھکو اُس کے پاس پاتا!

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو بیمار کی عیادت کرے اسکے لئے ستر ہزار فرشتے شام تک دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جو شام کو کرے اسکے لئے ستر ہزار فرشتے صبح تک استغفار کرتے ہیں (سفر السعادت)

(۳) جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی عیادت کرے اسکو جنت میں ایک باغ ملیگا (ترمذی شریف)۔

آداب عیادت جاننا چاہیئے کہ جو شخص کسی بیمار کی عیادت کو جانا چاہیئے تو وضو کر کے محض ثواب اور حق تعالیٰ شانہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جائے اور جب بیمار کے پاس پہنچے تو کہے لَا بَاسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا بَاسَ طَهُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰهُ یعنی کچھ ڈر نہیں یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنیوالی ہے اگر اللہ چاہے (یعنی گھبراؤ نہیں) اور اسکا حال پوچھو اور اسکو تسلی دے اور اسکو صحت کا امیدوار کرے اور بیماری کے جو جو فضائل اور ثواب حدیث میں وارد ہوئے ہیں اسکو سنائے اور اسکے لئے دعائے صحت کرے اور اپنے لئے بھی اس سے دعا کی درخواست کرے اور بیمار کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھے ہاں اگر بیمار اسکے بیٹھنے سے خوش ہوتا ہو تو زیادہ دیر تک بیٹھنا بہتر ہے اور عیادت میں جلدی نہ کرے بلکہ جب دو تین روز بیماری کو گذر جائیں تب عیادت کو جائے یہی عادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی (شرح سفر السعادت) اور نیز مروی ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے عیادت کو جاتا ہے تو دوزخ سے بقدر ساٹھ برس کی راہ کے دور ہوتا ہے کذافی المشکوۃ و شرح المفخر!

اور بیمار کے لئے دعا کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ اَشْفِهٖ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ یا سات دفعہ یا دعا پڑھے اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ اَنْ یَّشْفِیَكَ جو مریض اپنی بیماری کی حالت میں لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ چالیس دفعہ پڑھے اور اسی مرض میں مرجائے تو اسکو ثواب شہید کا دیا جائیگا اور اگر بیماری سے صحت پائے تو اسطرح سے اچھا ہوگا کہ اسکے سب گناہ بخشے جائینگے۔ (حصن حصین)

نزع کی حالت کے احکام

جاننا چاہیئے کہ جب کسی مریض پر علامات موت ظاہر ہونے لگیں مثلاً جب سانس اکھڑ جائے اور جلدی

جلدی چلنے لگے اور ٹانگیں ڈھیلی پڑ جائیں کہ کھڑی نہ ہو سکیں اور ناک ٹیڑھی ہو جائے کنپٹیاں بیٹھ جائیں تو سمجھو کہ اسکی موت قریب آگئی ہے۔ تو اس وقت مسنون یہ ہے کہ اسکا منہ قبلے کی طرف پھیر دیا جائے اور اسکو داہنے پہلو پر لٹا دیا جائے اور چت لٹانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں اسطرح کہ اسکے پیر کو قبلے کی طرف کر دو اور سر کو اونچا کر دو تاکہ منہ قبلے کی طرف رہے یہ سب صورتیں اسوقت مسنون ہیں کہ مریض کو تکلیف نہ ہو اگر اس کو تکلیف ہو تو جس طرح اسکو آرام ملتا ہو اسی طرح اسکو لیٹا رہنے دو! (بحر الرائق وغیرہ)

مسئلہ۔ اسوقت مستحب ہے کہ کوئی شخص یا اسکے عزیز و اقارب وغیرہ میں سے اسکو تلقین کرے اسکے سامنے بلند آواز سے کلمہ طیبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھے تاکہ وہ مریض اسکو سن کر خود پڑھے اور اس بشارت کا مستحق ہو جائے جو صحیح احادیث میں وارد ہوئی ہے کہ جس کا آخری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ مگر مریض سے یہ نہ کہا جائے کہ تم بھی پڑھو مبادا کہ شدت مرض سے یا بد حواسی کے سبب سے اسکے منہ سے انکار نکل جائے کیونکہ یہ وقت بڑا مشکل ہے (بحر الرائق)

مسئلہ۔ ایسے مریض کے پس سورۂ یسین پڑھنا مستحب ہے (رد المختار)

مسئلہ۔ اس آخری وقت میں نیک اور پرہیز گار لوگوں کا موجود ہونا بہتر ہے کہ ان کی برکت سے رحمت نازل ہوتی ہے! (فتاوٰی عالمگیری)

مسئلہ۔ جب مریض مر جائے تو سب عضو درست کر دو اور کسی کپڑے سے اسکا منہ اس ترکیب سے باندھ دو کہ کپڑا تھوڑی کے نیچے سے نکال کر اس کے دونوں سرے سر پر لیجاؤ۔ اور گرہ لگا دو تاکہ منہ پھیل نہ جائے اور آنکھیں بند کر دو اور پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دو تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ پائیں پھر کوئی چادر اڑھا دو اور نہلانے اور کفنانے میں جہاں تک ہو سکے جلدی کرو!

مسئلہ۔ منہ بند کرتے وقت یہ دعا بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھو!

مسئلہ۔ مر جانے کے بعد اس کے پاس لوبان وغیرہ خوشبو سلگا دیجائے اور حیض نفاس والی عورت اور جس کو نہانے کی حاجت ہو اسکے پاس نہ رہے۔ (غایۃ الاوطار جلد اول صفحہ ۳۹۹)۔

مسئلہ۔ مر جانے کے بعد جب تک اس کو غسل نہ دیا جائے اسکے پاس قرآن شریف پڑھنا درست نہیں ہے (غایۃ الاوطار جلد اول صفحہ ۳۹۹)

مسئلہ۔ اگر کوئی حاملہ عورت مر جائے اور اسکے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو اسکا پیٹ بائیں طرف سے چاک کر کے وہ بچہ نکال لیا جائے (غایۃ الاوطار جلد اول صفحہ ۴۲۱)

تجہیز و تکفین کے ضروری سامان کا مہیا کرنا

جاننا چاہیئے کہ میت کے لئے سب سے پہلے قبر کا انتظام کرو اور ساتھ ہی اسکے تختہ یا لکڑی برائے پٹاؤ۔ قبر۔ بقدر پیمائش قبر، بعض مقام پر دیکھنے پر آیا ہے کہ مسلمان مردوں کے لئے ہندو قبریں کھودتے ہیں۔ اور ہندو بڑھئی قبر کے پٹاؤ کے لئے تختے بناتے ہیں اور قبرستان میں آگ جلا کر حقہ پیتے ہیں۔ جب مسلمان اپنے مردوں کو قبر میں اتار کر پٹاؤ تختے رکھ کر مٹی ڈال کر علیحدہ ہوتے ہیں تو وہی ہندو پھاوڑے لے کر بقیہ مٹی کو قبر پر ڈالتا اور برابر کرتا ہے اور جو اناج صدقہ کا میت کے ساتھ قبرستان میں جاتا ہے جب وہ تقسیم کیا جاتا ہے تو یہ لوگ بہت ہی شور و غل مچاتے ہیں حالانکہ حیض و نفاس والی عورت اور وہ لوگ جن کو نہانے کی حاجت ہو ان سب کو نزع کی حالت میں اور مرنے کے بعد میت کے پاس جانا منع ہے۔ چہ جائیکہ کافر ہندو جو توحید و رسالت کا منکر ہو اور سرتاپا اسکا ظاہر و باطن ناپاک ہو وہ مسلمان مردوں کی قبر میں جنہیں مسلمانوں نے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھ کر مٹی ڈالی ہو اسی پر کھڑے ہو کر وہ ہندو پھاوڑے سے مٹی ڈالے اور برابر کرے۔ اور مسلمان کھڑے دیکھتے رہیں ان کو غیرت نہ آئے ہذا شی عجیب۔

مسلمانو! کیا تم کو خبر نہیں کہ جب برسات کے موسم میں پانی نہیں برستا ہے اور کھیتیاں سوکھنے لگتی ہیں تو اس وقت مسنون یہ ہے کہ تمام مسلمان اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کر کے جنگل کیطرف نکلیں اور وہاں پہنچکر اللہ تعالیٰ شانہ سے باران رحمت کے لئے دعا مانگیں مگر اپنے ساتھ کسی کافر کو نہ لیجائیں کیونکہ وہ مستحق عذاب ہے۔ خوف ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُسکی وجہ سے دعا کے قبول ہونے میں رکاوٹ ہو اور باران رحمت کے نزول میں تاخیر ہو پس غور کرو اور سوچو کہ میت کے پس منکر نکیر کے آنے کا وقت ہے اور اُس سے سوال ہونے والا ہے اسی پر اس کی نجات کا دارومدار ہے اور تم دل سے مردے کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہو ایسی حالت میں ایک کافر جو مستحق عذاب ہے وہ مردے کی قبر پر کھڑا قبر کو برابر کر رہا ہے۔ خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ دعا کے قبول ہونے میں رکاوٹ ہو اور مردے کی مغفرت میں تاخیر ہو للہ اپنے مردوں پر رحم کرو وہ تو دنیا میں بھلا کیا یا برا آخرت کا رستہ لیا اب مثل مشہور ہے مردہ بدست زندہ مردہ بیچارا تمہارے ہاتھوں میں ہے کم سے کم اتنا تو کرو کہ سنت کے موافق نہلا دھلا کر اسکو قبر تک پہنچادو کیونکہ میت کی تجہیز و تکفین ان مسلمانوں پر جن کو اس کے مرنے کی خبر ہو فرض ہے مسلمانوں کو چاہیئے تھا کہ میت کے لئے اپنے ہاتھوں سے قبر کھودتے اور

اس ثواب کے مستحق ہوتے جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو نہلائے مردے کو پس چھپائے اس (کے عیب) کو تو اسکے چالیس کبیرہ (یعنی صغائر میں جو بڑے صغائر ہیں) گناہ معاف کردئے جائینگے اور جو اسے کفن دے اللہ تعالیٰ اسکو سندس اور استبرق (یعنی قیمتی ریشمی کپڑے) کا لباس پہنادے گا اور جو میت کے لئے قبر کھودے اور اسمیں دفن کرے جاری فرمائیگا اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اسقدر اجر جو مثل اس مکان کے ثواب ہوگا جسمیں قیامت تک اس شخص کو رکھتا (یعنی اسکو اسقدر ثواب ملے گا جتنا کا اس مردے کو رہنے کے لئے قیامت تک مکان عاریت دینے کا اجر ملتا۔

میرے عزیزو میرے دوستو میرے بزرگو۔ اگر آپ اپنے ہاتھوں اپنے مردوں کے لئے نہیں کھود سکتے اور آپکو مسلمان مزدور بھی نہیں ملتا کہ جس سے قبر کھدوا سکو تو پھر بہ مجبوری ہندو ہی سے قبر کھدواؤ لیکن اتنا تو ضرور خیال رکھو کہ جب قبر تیار ہو جائے تو اسکو اسکی مزدوری دے کر رخصت کردو اور اسکے بعد کسی کافر کو وہاں پر آنے مت دو اور قبر کو اپنے ہی ہاتھوں سے بناؤ۔ اسیطرح ہندو بڑھئی سے قبر کے لئے قبرستان سے باہر تختہ بناؤ اور صدقے کے اناج کے تقسیم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ گھر ہی میں کسی محتاج غریب حاجتمند کو بلا کر تقسیم کردو یا خود اس کے مکان پر پہنچادو۔ قبرستان میں لیجاتے ہیں اور تاخیر کرنے میں کیا فائدہ اگر یہ ممکن نہ ہو اور وہاں پر لیجانا ہی ضروری ہو تو قبرستان کے باہر تقسیم کرو تاکہ قبرستان انکے شور و غل سے بچ جاوے۔

حسب ذیل اشیائ بازار سے خریدو

(۱) ایک بوریا بقدر قبر (۲) گھڑے دو عدد (اگر گھر میں موجود ہوں تو کورے کی حاجت نہیں) (۳) لوٹا اگر گھر میں موجود ہو تو خریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۴) لوبان ایک پیسہ کا۔ (۵) روئی ایک پیسہ کی (۶) گل خیرو ایک پیسہ کے (۷) کافور ایک پیسہ کا (۸) میت مرد ہے تو سولہ گز کپڑا خریدو۔ اور عورت ہے تو بیس گز کپڑا خریدو۔

مسئلہ۔ مرد کے لئے تین کپڑے مسنون ہیں (۱) لفافہ (۲) کفنی (۳) ازار

مسئلہ۔ عورت کے لئے پانچ کپڑے مسنون ہیں (۱) لفافہ (۲) کفنی (۳) ازار (۴) سینہ بند (۵) سربند کفن کے علاوہ ایک چادر عورت کے گہوارہ کے لئے جو بڑی عورت کے لئے ساڑھے تین گز لمبائی اور دو گز چوڑائی میں ہو کافی ہے!

مرد و عورت کے لئے دو تہ بند بناؤ جو سوا گز لمبا اور چودہ گرہ چوڑا ہو کافی ہے اور دو دستانے بناؤ جو چھ گرہ لمبا اور تین گرہ چوڑا ہو!

تنبیہ۔ اب مناسب ہے کہ بڑے شخص کے کفن کو یکجائی طور پر لکھ دیا جائے تاکہ کاٹنے اور بنانے میں آسانی ہو۔

نقشہ اسمائے کفن برائے میت مرد و عورت

نمبر شمار	نام پارچہ	طول	عرض	اندازہ پیمائش	کیفیت
۱	ازار	ڈھائی گز	سوا گز سے ڈیڑھ گز تک	سر سے پاؤں تک	۱۴ یا پندرہ یا ایک گز عرض ہو تو ڈیڑھ پاٹ میں ہوگا
۲	لفافہ	پونے تین گز		ازار سے چار گرہ زیادہ	
۳	قمیص یا کفنی	ڈھائی گز سے پونے تین گز	ایک گز	کندھے سے آدھی پنڈلی تک	۱۴ گرہ یا ایک گز کے عرض کی تیار ہوتی ہے دو برابر حصے کر کے اور چاک کھولکر گلے میں ڈالتے ہیں
۴	سینہ بند	دو گز	سوا گز	بغل کے نیچے سے پنڈلی تک	
۵	سر بند	ڈیڑھ گز	۱۲ گرہ	جہاں تک آجاوے	

نقشہ ہذا کے موافق مردہ مرد ہو تو تین کپڑے (۱) ازار (۲) لفافہ (۳) کفنی یا قمیض! اور مردہ عورت ہو تو پانچ کپڑے (۱) ازار (۲) لفافہ (۳) کفنی یا قمیض (۴) سینہ بند (۵) سر بند کاٹ لو اور ازار ڈیڑھ پاٹ کا ہوتا ہے اسکو بیچ سے سلائی کردو اسیطرح لفافہ بھی ڈیڑھ پاٹ کا ہوتا ہے اسکو بھی بیچ سے سلائی کردو اور کفنی یا قمیض اسکی لمبائی کو دوگنا کر کے بیچ میں سے اتنا پھاڑ دو کہ کرتہ کے مانند سر اسکے اندر سے نکل سکے اور دستانوں کو بھی سلائی کردو کفن کو سلائی کرنے کے بعد اسطرح رکھو کہ پہلے لفافہ کو بچھاؤ اسکے اوپر ازار کو بچھاؤ اسکے اوپر نیچے کا حصہ کفنی کا بچھا کر اوپر کا حصہ چن کر یعنی سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھدو پھر لپیٹ کر ایک کتر سے سرہانے کو باندھو اور ایک کتر سے کمر کے نیچے سے باندھو اور ایک کتر سے پائینتی کے جانب باندھو اور حفاظت سے رکھو۔ اور کفن عورت کا ہے تو پہلے لفافہ کو بچھا کر اسکے اوپر سینہ بند کو بچھا کر اسکے اوپر ازار یعنی تہ بند رکھو پھر اسکے اوپر نیچے کا حصہ کفنی کا بچھا کر اوپر کا حصہ چنکر یعنی سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھدو پھر لپیٹ کر پھر اوڑھنی یعنی سر بند کو سر کی جانب رکھو پھر لپیٹ کر ایک کتر سے سر کی طرف باندھو پھر ایک کتر سے کمر کے نیچے باندھو اور ایک کتر سے پیر کی طرف

باندھو پھر حفاظت سے رکھو تاکہ مردے کو پہناتے وقت آسانی ہو!

ایک گھڑے پانی میں دو مٹھی بیر کی پتی ڈال کر چولھے پر چڑھا کر جوش دو۔ جب تمام انتظام پورا ہو جائے اس وقت نہلانے کی تیاری کرو!

میت کے نہلانے کا بیان

جاننا چاہیئے کہ میت کو غسل دینا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔ اگر کوئی میت بے غسل کے دفن کر دی جائے تو وہ تمام مسلمان جن کو اسکی خبر تھی سب گنہگار ہوں گے!

بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میّت کا کوئی عزیز ہو اگر کوئی عزیز نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی متقی پرہیزگار آدمی اسکو غسل دے۔!

نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس زمانہ میں لوگ مردوں کے نہلانے سے ڈرتے ہیں اور اسکو منحوس سمجھتے اور نفرت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا منہ تکا کرتے اور دیر لگاتے ہیں اور اپنا مرنا یاد نہیں کرتے کہ اگر ہم سے بھی لوگ اسی طرح سے بچیں اور ڈریں اور نفرت کریں جیسے کہ ہم بچتے اور ڈرتے اور نفرت کرتے ہیں تو ہمارے جنازے کی کیا کیفیت ہوگی۔ یاد رکھنا اور ڈرنا چاہیئے کہ عجب نہیں کہ حق تعالیٰ شانہ اسکے بدلے میں ہمارے جنازے کو ایسے ہی لوگوں کے حوالہ کردیں پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ مردے کے نہلانے میں ذرہ بھر خوف نہ کریں اور نہ نفرت کریں کیونکہ مردے کے نہلانے میں بہت بڑا ثواب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مردے کو غسل دے اور اسکو کفن دے اور اسکے حنوط لگائے (حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے اسکے بجائے کافور بھی کافی ہے) اور اٹھائے اسکے (جنازہ) کو اور اسپر نماز پڑھے اور نہ ظاہر کرے اسکی وہ (بری بات جو دیکھے اس سے تو دور ہو جائیگا اپنے گناہوں سے اسطرح جیسے کہ اس دن جبکہ اس کی ماں نے اسکو جنا تھا۔ یعنی صغیرہ گناہ معاف ہو جائیگا۔

مسئلہ۔ جب گور و کفن کا سامان ہو جائے اور نہلانا چاہو تو پہلے کسی تخت یا تختہ کو لوبان یا اگر کی بتی وغیرہ خوشبودار چیز کی تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ دھونی دیدو اور چاروں طرف دھونی دے کر مردے کو اسپر لٹادو اور اس کے بدن پر ناف سے لے کر زانو تک وہ تہبند جو کفن کے ساتھ سلا رکھا ہے ڈالدو اور اسکے نیچے سے جو اسکے بدن میں کپڑے ہوں اسکو بہت جلد آسانی سے اتار لو۔

مسئلہ۔ اگر نہلانے کی کوئی جگہ الگ ہے کہ پانی کہیں بہہ جاویگا تو خیر نہیں تو تخت کے نیچے گڑھا کھدالو کہ سارا پانی اسی میں جمع رہے اگر گڑھا نہ کھدوایا اور پانی سارے گھر میں پھیلا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ غرض صرف یہ ہے کہ آنے جانے میں کسی کو تکلیف نہ ہو اور کوئی گر گرا نہ پڑے۔!

نہلانے کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے مردے کو استنجا کرادو لیکن اسکی رانو اور ستنجی کی جگہ اپنا ہاتھ مت لگاؤ اور اس پر نگاہ بھی نہ ڈالو بلکہ اپنے ہاتھ میں اس تھیلی کو پہن کر لپیٹ لو جو کفن کے ساتھ سلی ہوئی رکھی ہے اور جو تہ بند ناف سے لے کر زانو تک پڑا ہے اسکے اندر پیشاب و پاخانہ کے مقام کو دھوؤں پھر اسکو وضو کرادو لیکن نہ کلی کراؤ نہ ناک میں پانی ڈالو نہ گٹے تک ہاتھ دھلاؤ بلکہ پہلے منہ دھلاؤ پھر ہاتھ کہنی سمیت پھر سر کا مسح پھر دونوں پیر اور اگر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور مسوڑوں پر پھیر دیجائے اور اسیطرح تین دفعہ روئی تر کر کے ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو بھی جائز ہے۔ اور اگر مردہ نہانے کی حاجت میں یا عورت حیض و نفس میں مر جائے تو اسی طرح منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔ پھر ناک اور منہ اور کانوں میں روئی بھر دو تاکہ نہلاتے وقت اسمیں پانی نہ بھر جاوے جب وضو کرا چکو تو سر کو گل خیرو سے یا کسی اور چیز سے جس سے سر صاف ہو جائے جیسے صابون یا بیسن یا کھلی سے ملکر دھوؤ اور صاف کر کے مردے کو بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نیم گرم تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالو یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹاؤ اور اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالو کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جائے اسکے بعد مردے کو اپنے بدن سے ٹھیک لگا کر ذرا بٹھلاؤ اور ایک آدمی اسکے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے اور دبائے اگر کچھ پاخانہ وغیرہ نکلے تو سکو پونچھ کے دھو ڈالے اور وضو اور غسل میں اسکے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں ہے اب نہ دھراؤ اسکے بعد پھر اسکو بائیں کروٹ پر لٹائے اور کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالے پھر سارا بدن کسی کپڑے سے پونچھ کے کفنادو۔

مسئلہ۔ اگر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادہ نیم گرم پانی کافی ہے اسی سے اسی طرح تین دفعہ نہلادیوے اور بہت تیز گرم پانی سے مردے کو نہ نہلاؤ اور نہلانیکا جو طریقہ بیان ہوا وہ سنت کے موافق ہے۔ اگر کوئی اسطرح تین دفعہ نہ نہلائے بلکہ ایک دفعہ ساری بدن کو دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہو جائیگا۔

مسئلہ۔ مردے کے بالوں میں کنگھی نہ کرو نہ آنکھوں میں سرمہ لگاؤ نہ ناخن کاٹو نہ کہیں کے بال کاٹو سب اسی طرح رہنے دو۔

مسئلہ۔ جو عورت حیض یا نفاس سے ہو وہ مردے کو نہ نہلائے کہ مکروہ اور منع ہے!

مسئلہ۔ اگر نہلانے میں کوئی عیب دیکھے تو کسی نہ کہے اگر خدانخواستہ مرنے سے اسکا چہرہ بگڑ گیا اور کالا ہوگیا تو بھی نہ کہے اور بالکل اسکا چرچا نہ کرے کہ یہ سب ناجائز ہے ہاں وہ کھلم کھلا کوئی گناہ کرتا تھا مثلاً سود خوار تھا یا بدعتی مشرک تھا یا محرم میں تعزیہ رکھتا تھا یا عورت گانے بجانے ناچنے والی تھی یا رنڈی تھی اگر ان میں کوئی ایسی بات دیکھے تو ظاہر کرے اور ظاہر کرنے سے یہ مقصود ہو کہ لوگ عبرت حاصل کریں اور ان گناہوں سے بچیں تو پھر ظاہر کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ جائز ہے!

غاسلہ عورت کا مردہ عورت پر تہمت لگانا

لطیفۂ غریب از امام مالکؒ۔ الغالیۃ الواعظ میں ہے کہ مدینہ منورہ میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک عورت صالحہ پاکدامنہ کا انتقال ہوگیا۔ ایک غاسلہ عورت کو بلایا گیا وہ آئی اور اسکو غسل دینے لگی۔ جب غاسلہ عورت کا ہاتھ مردہ عورت کی شرمگاہ پر پہنچا تب اس نے کہا کہ ایک مدت تک اس شرمگاہ نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے۔ اس بات کے کہتے ہی اسکا ہاتھ مردہ عورت کے شرمگاہ سے چپک گیا۔ ہر چند کوشش کی کہ ہاتھ علیحدہ ہو جائے لیکن علیحدہ نہ ہوا۔ آخر مجبوراً یہ خبر عورتوں سے گذر کر مردوں تک پہنچی۔ لوگوں نے ہر طرح کی تدبیریں بتلائیں لیکن کسی تدبیر سے اسکا ہاتھ جدا نہ ہوا۔ بعد ازاں علماۓ مدینہ منورہ سے اسکے متعلق درفت کیا گیا کسی نے غاسلہ عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور کسی نے مردہ عورت کی شرمگاہ کے چاک کرنے کا حکم دیا بعض اس امر کے حکم دینے میں حیران رہے الغرض یہ خبر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی آپ نے فرمایا کہ غاسلہ عورت سے پوچھا جائے کہ جس وقت تو نے مردہ عورت کے شرمگاہ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا اس وقت مردہ عورت کے حق میں تو نے کچھ کہا تھا لوگوں نے دریافت کیا معلوم ہوا کہ غاسلہ عورت نے اسوقت یہ کہا تھا کہ اس شرمگاہ نے ایک مدت تک اپنے رب کی نافرمانی کی ہے۔ یہ سن کر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ تو قذف یعنی تہمت ہے۔ اور تہمت کی سزا اسّی کوڑے ہیں جاؤ غاسلہ عورت کو اسّی کوڑے مارو تاکہ اسکا ہاتھ اس مقام سے علیحدہ ہو جائے چنانچہ جب اُس غاسلہ عورت کو اسّی کوڑے مارے گئے تو اسکا ہاتھ خود بخود علیحدہ ہوگیا۔ اس واقعہ کے ظاہر ہونے سے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے علم کی شان و عظمت مسلمانوں کے دل میں بیٹھ گئی اور حکم دیا گیا کہ جب تک امام مالکؒ مدینہ منورہ میں موجود ہوں۔ کوئی دوسرا عالم فتویٰ نہ دے حالانکہ

اس واقعہ سے پہلے حضرت امام مالکؒ کی کوئی ایسی شہرت نہ تھی!

اے میرے پیارے مسلمان بھائی۔ بہنوں — لطیفہ مذکورہ بالا سے عبرت حاصل کرو اپنے آپ کو ایک دوسرے کی عیب جوئی بہتان وافترا سے بچاؤ خاص کر مردوں کی برائی مت کرو اگر کسی مردہ میں کوئی عیب دیکھو تو اسکو چھپاؤ اسکے بدلے میں اللہ تعالیٰ شانہٗ قیامت میں تمہارے عیبوں کو چھپادیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم اپنے مردوں کو یاد کرو تو ان کی اچھی خوبیوں سے یاد کیا کرو!

جاننا چاہیئے کہ پہلے کفن کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دیدو تب اس میں مردے کو کفنادو! کفنانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ کفن کو کھول کر کسی تختے یا چارپائی پر بچھاکر مردے کو اس پر لیجاکے پہلے کفنی یعنی کرتہ پہنچاؤ اگر مردہ مرد ہو تو اسکے سر اور داڑھی پر عطر لگادو پھر ماتھے اور ناک اور دونوں ہتھیلی اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دو پھر ازار یعنی چادر جو لفافہ کے اوپر ہے پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف سے لپیٹ کر پھر لفافہ کو اسی طرح پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف سے لپیٹ دو جیسے نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رہتا ہے پھر پیر اور سر کی طرف کفن کو باندھ دو اور ایک کتر سے کمر کے پاس بھی باندھ دو تا کہ راستہ میں کہیں کھل نہ جائے! یہ مردے کے کفنانے کا طریقہ ہے۔

اور مردہ عورت ہے تو اسکے کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کفن کسی تختے یا چارپائی پر بچھاکر مردے کو اسپر لیجا کے پہلے کفنی یعنی کرتہ کو پہناؤ اور سر میں عطر لگاؤ پھر سر کے بالوں کے دو حصے کرکے ایک حصہ گردن کے پیچھے سے اور داہنی جانب اور دوسرا حصہ گردن کے پیچھے سے بائیں جانب سے لاکر کفنی یعنی کرتہ کے اوپر سینہ پر رکھدو نہ باندھو نہ لپیٹو اسکے اوپر سربند اڑھادو پھر ازار لپیٹ دو پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے لپیٹو پھر سینہ بند کو لپیٹو پھر لفافہ کو اسی طرح پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف لپیٹو جیسے نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رہتا ہے پھر پیر اور سر کی طرف کفن کو باندھ دو اور ایک کتر سے کمر کے پاس بھی باندھ دو تاکہ راستہ میں کہیں کھل نہ جائے۔

مسئلہ۔ جو لڑکا زندہ پیدا ہوا پھر تھوڑی ہی دیر میں مرگیا یا فوراً پیدا ہونے کے بعد ہی مرگیا تو وہ بھی اسی قاعدے سے نہلایا جائے اور کفنانے کے بعد نماز پڑھی جائے پھر دفن کردیا جائے اور اسکا نام بھی کچھ رکھا جائے!

مسئلہ۔ جو لڑکا ماں کے پیٹ سے مرا ہی پیدا ہوا اور پیدا ہوتے وقت زندگی کی کوئی علامت نہیں پائی گئی اسکو بھی اسی طرح نہلاؤ لیکن قاعدہ کے موافق کفن نہ دو بلکہ کسی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو اور اسکا نام بھی کچھ نہ کچھ رکھدینا چاہیئے۔

مسئلہ۔ اگر چھوٹی لڑکی جو ابھی جوان نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب پہنچ گئی ہے تو اسکے کفن کے بھی وہی پانچ کپڑے سنت ہیں جو جوان عورت کے لئے ہیں اگر پانچ کپڑے نہ دو تو تین ہی کپڑے دو تب بھی کافی ہے غرضیکہ جو حکم سیانی عورت کا ہے وہی کنواری اور چھوٹی لڑکی کا بھی حکم ہے مگر سیانی کے لئے وہ حکم تاکیدی ہے اور کم عمر کے لئے بہتر ہے!

مسئلہ۔ جو لڑکی بہت چھوٹی ہو جوانی کے قریب بھی نہ ہوئی ہو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ پانچ کپڑے دئے جائیں اور دو کپڑے دینا درست ہے ایک ازار اور لفافہ!

مسئلہ۔ اگر کوئی لڑکا مر جائے اور اسکے نہلانے اور کفنانے کی تم کو ضرورت پڑے تو اسی ترکیب سے نہلا دو جو اوپر بیان ہو چکی اور کفنانے کا بھی وہی طریقہ ہے جو اوپر تم کو معلوم ہو پس اتنا ہی فرق ہے کہ عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں اور مرد کا کفن تین کپڑے ایک چادر ایک کرتہ ایک ازار۔

جنازہ کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ نماز جنازہ کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر اول نماز کیلئے صف باندھ کر کھڑے ہوں اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین یا پانچ یا سات صفیں بنانا بہتر ہے جب صفیں درست ہو جائیں تو امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو اور تمام لوگ جو نماز میں شریک ہوں اسطرح نیت کریں کہ میں خدا کے لئے اس جنازہ کی نماز اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے اللہ اکبر کہیں اور دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ پڑھیں پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے اللہ اکبر کہیں اور ہاتھوں کو نہ اٹھائیں بلکہ اسی طرح باندھے رہیں پھر امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

پڑھیں پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے اللہ اکبر کہیں اور ہاتھوں کو نہ اٹھائیں بلکہ اسی طرح باندھے رہیں پھر امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ اگر مردہ بالغ مرد یا عورت تو یہ دعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ پڑھیں امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے اللہ اکبر کہے اور ہاتھوں کو نہ اٹھائے بلکہ اسی طرح امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔ اب یہ نماز پوری ہو چکی ہے۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو تیسری مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا پڑھیں پھر امام زور سے مقتدی آہستہ سے اللہ اکبر کہیں اور پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیریں!

اگر جنازہ نا بالغ لڑکی کا ہو تو تیسری مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پڑھیں پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے اللہ اکبر کہیں پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیریں!

مسئلہ۔ جنازے کی نماز اس مسجد میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو پنجوقتی نمازوں یا جمعہ یا عیدین کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد سے باہر اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں یا باہر ہاں جو خاص جنازہ کی نماز کیلئے بنائی گئی ہو اسمیں مکروہ نہیں ہے!

مسئلہ۔ میت کی نماز میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے!

مسئلہ۔ اگر ایک ہی وقت میں کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر جنازے کی نماز علٰحدہ پڑھی جائے اور اگر سب جنازوں کی نماز ایک ہی مرتبہ پڑھی جائے تب بھی جائز ہے اور اس وقت چاہیئے کہ سب جنازوں کی صف قائم کر دی جائے جس کی بہتر صورت یہ ہے کہ ایک جنازے کے آگے دوسرا جنازہ رکھدیا جائے کہ سب کے پیر ایک طرف ہوں اور سب کے سر ایک طرف ہوں۔ اور یہ صورت اسلئے بہتر ہے کہ اسمیں سب کا سینہ امام کے مقابل ہو جائے گا جو مسنون ہے! (در مختار و رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ۔ اگر جنازے مختلف اصناف (یعنی قسم) کے ہو تو اس ترتیب سے ان کی صف قائم کی جائے کہ امام کے قریب مردوں کے جنازے ہو ان کے بعد لڑکوں اور ان کے بعد بالغہ عورتوں کے ان کے بعد نابالغہ لڑکیوں کے (درد المختار وغیرہ)

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص جنازے کی نماز میں ایسے وقت پہنچا کہ کچھ تکبیریں اسکے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو جس قدر تکبیریں ہو چکی ہیں انکے اعتبار سے وہ شخص مسبوق سمجھا جائے گا۔ اور اسکو چاہیئے کہ فوراً آتے ہی مثل اور نمازوں کے تکبیر تحریمہ کہہ کر شریک نہ ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو اسکے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے اور یہ تکبیر اسکے حق میں تکبیر تحریمہ ہوگی پھر جب امام سلام پھیر دے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرلے اور اسمیں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں اگر کوئی شخص ایسے وقت میں پہنچے کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہے تو وہ شخص اس تکبیر کے حق میں مسبوق نہ سمجھا جاویگا۔ اسکو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہکر امام کے سلام سے پہلے شریک ہو جائے اور ختم نماز کے بعد اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو لوٹالے۔

دفن کے مسائل

جاننا چاہیئے کہ میت کا دفن کرنا فرض کفایہ ہے جس طرح اسکا غسل اور نماز

مسئلہ۔ جب میت کی نماز سے فراغت ہو جائے تو فوراً اس کو دفن کرنے کے لئے جہاں قبر کھدی ہو لیجانا چاہیئے!

مسئلہ۔ اگر میت کوئی شیر خوار بچہ ہو یا اس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہیئے کہ اسکو دست بدست یعنی ہاتھوں ہاتھ لیجائیں۔ ایک آدمی اسکو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھالے پھر اس سے دوسرا آدمی لے لے اسیطرح بدلتے ہوئے لیجائیں اور اگر میت کوئی بڑا آدمی ہو تو اسکو کسی چارپائی وغیرہ پر رکھ کر لیجائیں اور اسکے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اٹھائے میت کی چارپائی ہاتھوں سے اٹھاکر کندھوں پر رکھنا چاہیئے مثل مال و اسباب کے لادنا مکروہ ہے۔ اسی طرح بلا عذر اسکا کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لیجانا بھی مکروہ ہے۔ اور عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے مثلاً قبرستان بہت دور ہو۔

مسئلہ۔ میت کے اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اگلا داہنا پایا اپنے داہنے کندھے پر رکھکر کم سے کم دس

قدم چلے بعد اس کے پچھلا داہنا پایا اپنے داہنے کندھوں پر رکھ کر کم از کم دس قدم چلے بعد اس کے اگلا بایاں پایا اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے پھر پچھلا بایاں پایا اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر کم سے دس قدم چلے تاکہ چاروں پایوں کو ملا کر چالیس قدم ہو جائیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص جنازے کو اٹھا کر چالیس قدم چلے اسکے چالیس کبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (شامی و زیلعی)۔

مسئلہ۔ جنازے کا تیز قدم لیجانا مسنون ہے مگر نہ اسقدر کہ نعش کو حرکت و اضطراب ہونے لگے! (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ۔ جو لوگ جنازے کے ہمراہ جائیں انکو قبل اسکے کہ جنازہ کندھوں سے اتارا جائے بیٹھنا مکروہ ہے ہاں اگر کوئی ضرورت بیٹھنے کی پیش آئے تو کچھ مضائقہ نہیں! (ردالمحتار)

مسئلہ۔ جنازے کے ہمراہ جو لوگ ہوں انکو کوئی دعا یا ذکر بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ جب قبر تیار ہو چکے تو میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں اتاریں اس کی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جائے اور اتارنے والے قبلے رو کھڑے ہو کر میت کو اٹھا کر قبر میں رکھدیں!

مسئلہ۔ قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پڑھنا مستحب ہے

مسئلہ۔ میت کو قبر میں رکھ کر داہنے پہلو پر اسکو قبلہ رو کر دینا مسنون ہے!

مسئلہ۔ قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کے کھل جانے کے خوف سے دی گئی تھی کھول دی جائے۔

مسئلہ۔ عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے اور اگر میت کے بدن کی ظاہر ہو جانے کا خوف ہو تو پردہ کرنا واجب ہے!

مسئلہ۔ قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈالدے اور پہلی مرتبہ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھے!

مسئلہ۔ بعد مٹی ڈال چکنے کے قبر پر پانی چھڑکنا مستحب ہے!

مسئلہ- دفن کرنے کے بعد قبر پر تھوڑی دیر تک ٹھہرنا اور میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا یا قرآن مجید پڑھکر اسکا ثواب اسکو پہچانا مستحب ہے- (در مختار وغیرہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فراغت پاتے تو تھوڑی دیر اسکی قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کرو اور اللہ سے سوال کرو کہ اسکو ایمان پر قائم رکھے اسلئے کہ اسوقت اس سے سوال ہو رہا ہے- (ابو داؤد)

اور بعض روایت میں آیا کہ شروع سورۂ بقر یعنی الٓمٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک سر کی طرف اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر سورہ تک پیر کی طرف پڑھے (حصن حصین)

اور یہ دعا پڑھے تو بہتر ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ (حصن حصین) پھر اللہ تعالیٰ شانہٗ کے حوالے کرکے اپنے اپنے گھر واپس آئے

جاننا چاہیئے کہ میت کے اعزا یعنی وارثوں کو تسکین و تسلی دینا اور صبر کے فضائل اور اسکا ثواب سنانا ان کو صبر پر رغبت دلانا اور انکے اور نیز اس میت کے لئے دعا کرنا جائز ہے اسی کو تعزیت کہتے ہیں!

اسی تعزیتی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے صبر دلایا اپنے بھائی کو کسی مصیبت میں اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن کرامت کا لباس یعنی بزرگی کا لباس پہنچائے گا! (غایۃ الاوطار جلد اول صفحہ ۴۲۲)

حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تھی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جعفرؓ کے تعلقوں کے لئے کھانا تیار کرو کہ وہ اپنے دھندے (یعنی رنج و غم) میں مبتلا ہیں! (غایۃ الاوطار جلد اول صفحہ ۴۲۲)

فتح القدیر میں ہے کہ میت کے ہمسایہ اور دور کے رشتہ داروں کو مستحب ہے کہ میت کے گھر والوں کے لئے اتنا کھانا پکوا کر بھیجیں جو ان کو اس دن رات میں شکم سیر کردے!

مسئلہ- میت کے پس ماندوں کو تین دن تک سوگ کے لئے گھر میں بیٹھنے کی اجازت ہے اول روز یعنی جس روز مردہ دفن ہوا ماتم پرسی کے واسطے اور دونوں سے بہتر ہے کیونکہ پہلی روز میں وحشت فراق زیادہ ہوتی ہے تو تسلی بھی ایسے ہی وقت میں زیادہ مناسب ہے اور مکروہ ہے تعزیت بعد تین دن کے مگر غائب کے لئے مکروہ نہیں یعنی ایک شخص نے تین دن کے بعد خبر سنی اور اس وقت تعزیت کے لئے آیا تو مکروہ نہیں ہے اسی طرح میت کا رشتہ دار موت کے وقت نہ ہو اور بعد میں مدت کے آئے تب بھی اسکے پاس تعزیت کو جانا مکروہ نہ ہوگا- اور مکروہ ہے تعزیت دوبارہ یعنی اگر ایک بار کرلی ہو تو دوسری بار نہ جاوے اور قبر کے پاس تعزیت کرنی مکروہ ہے کیونکہ قبر کے پاس میت کے لئے دعا کرنے کی جگہ ہے- (غایۃ الاوطار جلد اول صفحہ ۴۴۲)

آداب تعزیت- جاننا چاہیئے کہ جب کسی شخص کی تعزیت کے لئے جاؤ تو پہلے اسکو سلام کرو پھر اس سے کہو اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰہِ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ یعنی اللہ ہی کے لئے ہے جو اُس نے لیا اور اللہ ہی کے لئے جو کچھ اُس نے دیا اور ہر چیز اُسکے علم کے نزدیک ایک وقت مقرر تک ہے تو تم کو لازم ہے کہ صبر کرو اور ثواب طلب کرو!

اور دعا اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَکَ وَاَحْسَنَ عَزَاءَکَ وَغَفَرَ لِمَیِّتِکَ پڑھے (یعنی اللہ تعالیٰ تیرا ثواب زیادہ کرے اور تیرا صبر اچھا کرے اور تیری میت کو بخشے) اور ہر طرح سے سہارا تسلی دے!

اور میت کے پس ماندوں کو چاہیئے کہ ہر ایک یہ دعا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا پڑھا کرے بعد تین دن کے اپنے کاموں میں مشغول ہو جائیں اور تیجا دسواں- بیسواں- چالیسواں اور عورتوں کا چار پائی چھوڑ کر تین دن تک زمین پر سونے کی اور وہ عورت جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا وہ چالیس روز تک چار پائی چھوڑ کر زمین پر سونے کی شریعت محمدیہ میں کوئی ثبوت نہیں ہے اسمیں نہ اپنے لئے کوئی ثواب ہے نہ میت کے لئے کوئی فائدہ یہ تمام باتیں چھوڑنے کے لائق ہیں- ہاں ایصال ثواب کا ثبوت ہے لیکن اسکے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے نہ کوئی خاص چیز بلکہ جسوقت جو چیز میسر آئے خواہ اعلیٰ درجہ کا کھانا ہو یا ادنیٰ اسی طرح خواہ اعلیٰ درجہ کا کپڑا ہو یا ادنی جسوقت دل چاہے کسی غریب محتاج کو دے کر اسکا ثواب پہنچاؤ جائز ہے-

نابالغ بچوں کے مرنے پر صبر کرنے کی فضیلت کا بیان

جاننا چاہیئے کہ نابالغ بچوں کے مرنے پر صبر کرنے کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں اگر ان سب کو ایک جا جمع کیا جائے تو اچھا خاصہ ایک مستقل رسالہ بن سکتا ہے یہاں پر اختصار کی غرض سے ہم چند حدیثیں نقل کر دیتے ہیں تاکہ لوگ ان حدیثوں کو دیکھ کر ایسے موقع پر صبر کر کے ثواب حاصل کریں اور بے صبری کر کے اپنی ثواب کو ضائع نہ کریں! عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوۃ شریف جلد دوم باب بکاء علی المیت ترجمہ —
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے تین بچے نہیں مرتے کہ وہ آگ میں داخل ہو مگر قسم کے کھولنے کے واسطے!

ف۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا تقدیر اسکی یہ ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ وَاللّٰهِ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہیں ہے کوئی تم میں سے قسم ہے اللہ کی مگر وہ دوزخ میں داخل ہوگا اگرچہ ایک آن ہی کے لئے جائے مانند بجلی اور ہوا کے یعنی دوزخ پر پلصراط رکھا جاویگا اور سب اس پر سے گذریں گے نافرمانوں کو تکلیف ہوگی اور فرمان برداروں کو کوئی تکلیف نہ ہوگی پس فرمایا کہ جس کے تین لڑکے مریں گے وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوے گا مگر اُسی قدر کہ یہ قسم سچ ہو جائے یعنی فقط گذر ہی پلصارط پر سے ہوگا اس قسم کے سچ ہونے کے لئے اور عذاب نہیں پاویں گے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ الْبُخَارِیْ (مشکوۃ شریف جلد دوم باب البکاء علی المیت)

ترجمہ۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ فرماتا ہے کہ نہیں ہے بندے مومن کے لئے میرے نزدیک کوئی جزا سوائے بہشت کے جس وقت کہ اُسکے پیارے کو اہل دنیا سے قبض کرتا ہوں پھر وہ ثواب چاہے یعنی صبر کرے۔!

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰی لَهُمَا ثَلٰثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ

اَلْجَنَّۃَ بِفَضْلِ رَحْمَتِہٖ اِیَّاھُمَا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوِ اثْنَانِ فَقَالَ اَوِ اثْنَانِ قَالُوْا اَوْ وَاحِدٌ قَالَ اَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ السِّقْطَ لَیَجُرُّ اُمَّہٗ بِسَرَرِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ اِذَا احْتَسَبَتْہُ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم، باب البکا علی المیت)

ترجمہ۔ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہیں وہ مسلمان یعنی ماں اور باپ کہ مریں اُن کے تین لڑکے مگر اللہ تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے اُن دونوں کو جنت میں داخل کرے گا پس صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمائیے یا دو پس فرمایا کہ ہاں یا دو پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یا ایک پس فرمایا ایک بھی پھر فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ تحقیق کچا حمل جو گرتا ہے وہ اپنی ماں کو آنول نال کے ساتھ جنت کی طرف کھینچیگا جبکہ صبر کرے اور اُسکے مرنے پر ثواب طلب کرے!

ف۔ آنول نال کے ساتھ یہ اشارہ اُس علاقہ اور تعلق کی طرف ہے جو ماں اور بچے کے درمیان ہے۔ گویا آنول نال مانند سی کے ہوجائے گی جس سے وہ اپنی ماں کو جنت کیطرف کھینچکر لے جائیگا۔ اور اسمیں اسبات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جب ایسے بچے کا کہ جس کے ساتھ دل کو تعلق نہیں ہوتا اُسکا ثواب یہ ہوا تو جس کے ساتھ دل کو تعلق ہوتا ہے اُسکا کیا کچھ ثواب ہوگا! وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ لَیُرَاغِمُ رَبَّہٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَیْہِ النَّارَ فَیُقَالُ اَیُّھَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّہٗ اَدْخِلْ اَبَوَیْکَ الْجَنَّۃَ فَیَجُرُّھُمَا بِسَرَرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَھُمَا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔ (مشکوٰۃ جلد دو باب البکاء علی المیت)

ترجمہ — اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق کچا بچہ البتہ اپنے پروردگار سے جھگڑے گا جبکہ پروردگار اسکے ماں باپ کو آگ میں داخل کرنے کا ارادہ کرے گا پس کہا جائیگا اے کچے بچے اپنے پروردگار سے جھگڑنے والے داخل کر اپنے ماں باپ کو جنت میں پس کھینچیگا ان کو ساتھ آنول نال کے یہاں تک کہ داخل کریگا ان کو جنت میں روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے!

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَکَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ (مشکوٰۃ جلد دو باب البکاء علی المیت)

ترجمہ۔ اور حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے اگر صبر کرے تو یعنی بلا پر اور ثواب چاہے وقت پہلے صدمہ کے نہیں راضی ہوتا میں تیرے لئے ثواب کا سوائے جنت کے یعنی اس کے بدلے میں جنت ہی میں داخل کروں گا۔!

حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بی بی کا نام ہے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک چھوٹا لڑکا بیمار تھا رات کے وقت اُسکا انتقال ہوگیا حضرت ابو طلحہؓ گھر میں موجود نہ تھے۔ جب حضرت ابو طلحہؓ گھر میں تشریف لائے تو حضرت اُم سلیمؓ نے لڑکے کے مرنے کی خبر نہ کی اور حضرت ابو طلحہؓ کے آگے کھانا رکھا اُنہوں نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے وقت حضرت امام سلیمؓ نے کہا اے ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگیں پھر وہ لوگ اگر اپنی چیز طلب کریں تو دیدیں یا نہ دیدیں؟ حضرت ابو طلحہؓ نے کہا کہ پرائی چیز دینے میں کچھ عذر نہ چاہئے تب حضرت ام سلیمؓ نے کہا تمہارا بیٹا مرگیا صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ حضرت ابو طلحہؓ نے یہ قصّہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لئے یہ دعا کی بَارَکَ اللّٰہُ فِی لَیْلَتِکُمَا دعَا بِہٖ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ وَاُمِّ سُلَیم (مشارق الانوار حدیث ۱۶۶۸)

یعنی خدا برکت دے تم دونوں کی رات میں یہ دعا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہؓ حضرت ام سلیمؓ کے حق میں کی۔

اور بعض روایت میں آیا ہے کہ اسی رات حضرت ام سلیمؓ کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا عبداللہ رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلیمؓ کی مضبوطی اور ایسے رنج و غم کی حالت میں خاوند کی آرام رسانی پسند آئی۔

اے دیندار عورتو ۔ ذرا غور کرو اور سوچو کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بچے کے مرنے پر صبر کیا اللہ تعالیٰ شانہ نے اُنکے صبر کے بدلے میں کیسی جلدی دوسرا بچہ عنایت فرمایا پس تم بھی ایسے موقع پر صبر کرو اور ثواب حاصل کرو اور بے صبری کرکے اپنے ثواب کو ضائع مت کرو جو چیز جانے والی تھی گئی وہ واپس نہیں آتی۔

حضرت حسن مثنّٰی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو اُن کی بی بی نے اُن کی قبر پر خیمہ کھڑا کیا اور ایک برس تک وہاں مقیم رہیں۔ جب ایک برس کے بعد واپس ہونے لگیں تو غیب سے آواز آئی۔ کیا پایا اس چیز کو جس کو گم کیا تھا؟ پھر غیب سے دوسری آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے نہیں بلکہ نااُمید ہوئیں اور پھر گئیں!

پس ایسے موقع پر ہر ایک دیندار عورت کو چاہیئے کہ وہ مصیبت زدہ عورت کو تسلی دے کر ثواب حاصل کرے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّۃِ (ترمذی)

یعنی جو شخص تسلی دے اُس عورت کو جس کا بیٹا مرگیا ہو تو اُس کو جنت میں عمدہ لباس پہنایا جائیگا۔ اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ قیامت کے دن بزرگی کا لباس پہنایا جائیگا۔

اور نوحہ یعنی بیان کرکے اور چلا کر رونے سے منع کرے حدیث شریف میں ہے

عَنْ اَبِی سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ (ابو داؤد)

یعنی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت پر اور نوحہ سننے والی عورت پر!

ق۔ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَوْ اَوْ۔ (مشارق الانوار حدیث نمبر ۱۰۹۰)

ترجمہ — بخاری اور مسلم میں حضرت اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہیں جو مصیبت میں منہ کو کوٹے اور گریبان پھاڑے اور کفر کی بول بولے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ جو ان تین کاموں سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔ کفر کے بول یعنی واویلا مصیبتا کہنا یا یوں کہنا کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہم پر ہوا یا میت کی بڑائیاں ذکر کے رونا پیٹنا۔ سنت یہ ہے کہ مصیبت میں صبر کرے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھے یہ کفر کی رسمیں نہ کرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی۔ لیکن دل میں غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہیں ہے!

اسرار نماز پنجگانہ

جاننا چاہیئے کہ دنیا کے مسافر جب کسی ممالک غیر کا سفر کرنا چاہتا ہے تو سفر کرنے سے پہلے ضروری سامان کا انتظام کر لیتا ہے تاکہ راستہ میں کسی قسم کی تکلیف اٹھانی نہ پڑے مثلاً حاجی جب سفر حج کا ارادہ کرتا ہے تو اُسکا مقصود اس سفر سے مکہ معظمہ پہنچنے اور حج کرنے کا ہوتا ہے۔ اس مقصود کے حاصل کرنے کے لئے کئی منزلیں طے کرنی پڑتی ہیں۔ کہیں تو ریل پر سفر کرنا پڑتا ہے کہیں جہاز پر کہیں موٹر پر سفر کرنے سے پہلے پاسپورٹ لینا پڑتا ہے اور ریل پر سفر کرنے کے لئے ٹکٹ اور جہاز پر سفر کرنے کے لئے پاس لینا پڑتا ہے اور موٹر پر سفر کرنے کے لئے نقد دینا پڑتا ہے۔ اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر کام آتا ہے مثلاً جب ممالک غیر میں داخل ہوا تو وہاں کی حکومت نے اسکو اجنبی سمجھ کر گرفتار کیا تو یہ اپنا پاسپورٹ دکھا کر اُس سے رہائی حاصل کر لیتا ہے ریل پر

جب ٹکٹ کلکٹر ٹکٹ چیک کرنے آتا ہے تو یہ اپنا ٹکٹ دکھا کر علٰحدہ ہو جاتا ہے۔ یہی حال جہاز کا ہے یاد رہے کہ ریل کا ٹکٹ نہ جہاز پر کام آتا ہے۔ نہ جہاز کا پاس ریل پر۔

اسی طرح آخرت کے مسافر جب دنیا سے آخرت کی طرف سفر کرتا ہے تو اسکا مقصود اس سفر سے جنت میں داخل ہونا اور دیدار باری تعالیٰ سے مشرف ہونا ہوتا ہے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے بھی چند کٹھن منزلیں طے کرنی پڑتیں ہیں۔ پہلی منزل قبر کی ہے اور آخری منزل پلصراط سے گذرنا ہے۔ پس ان تمام منزلوں کی آسانی کے لئے اللہ تعالیٰ شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہم پر نماز پنجگانہ فرض کیا۔ اب نماز پنجگانہ کے اسرار و نکات و فوائد کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ نماز کی پابندی پر دلی شوق پیدا ہو!

سوال۔ اسمیں کیا علت اور حکمت ہے کہ رات میں یعنی آفتاب غروب ہونے کے وقت سے فجر کے طلوع ہونے تک سات رکعت نماز ہم پر فرض کیا گیا اور اس میں کمی زیادتی کو کوئی دخل نہیں؟

جواب۔ بسبب اس بات کے کہ دوزخ کے طبقات سات ہیں اور ہر ایک تمام مانند اندھیری رات کے سیاہ ہیں جیساکہ حدیث شریف میں ہے نیز ہر بندہ خواہ وہ مومن ہو یا کافر بسبب اپنے سات اعضاء کے کہ وہ (۱) دونوں پانوں (۲) پیشاب کا مقام (۳) پیٹ مع سینہ و دل (۴) دونوں ہاتھ (۵) منہ مع زبان (۶) کان (۷) دونوں آنکھ ہیں ۔ انسے حساب لیا جاوے گا بشرط گناہ معذب اور گرفتار دوذخ ہوگا پس اُس سے نجات کے لئے اندھیری رات میں جو دوزخ کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ خداوند تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے سات رکعت نماز کو دنیا میں ہم پر وقت مغرب اور عشاء میں فرض کیا کہ جو شخص خداوند تعالیٰ کے خوف سے اُسکے حکم کو بجالائے اور یہ سات رکعتیں اندھیری رات میں ادا کرتا رہے حق تعالیٰ شانہ انہیں سات رکعتوں کی برکت سے اُسکے سات اعضاء کو ساتوں طبقات دوزخ کے عذاب سے خلاصی بخشے جیساکہ نمازی کے بارے میں حدیث شریف میں ہے

لَن یلج النار احدٌ صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا یعنی الفجر والعصر رواہ مسلم۔ یعنی جو نماز فجر اور عصر ادا کرے وہ ہرگز دوزخ میں نہیں داخل ہوگا اسی طرح دوسری حدیثیں بہت ہیں!

سوال۔ دن میں ظہر اور عصر میں آٹھ رکعتیں کیوں منحصر ہوئیں؟

جواب۔ تم جنتیں نورانی ہیں اور بلا تشبیہ مثل روز روشن کے ہیں۔ آٹھ ہیں روزانہ ان آٹھ رکعتوں کے ادا کرنے میں حق تعالیٰ شانہ نے ہمیں اشارۃً ظاہر فرمایا ہے کہ جو شخص تم میں سے ان آٹھ رکعتوں کو خداوند تعالیٰ کی رضامندی کے لئے ادا کرے حق تعالیٰ شانہ اُس بندہ کی رضامندی کے لئے بھی بموجب قولہ تعالیٰ **رَضِیَ اللہُ**

عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۔ آخرت میں آٹھ جنتوں کو اس پر مباح کریگا۔ وہ جس جنت میں چاہے گا بدون مزاحمت داخل ہوگا۔ یعنی بسبب پہلی سات رکعتوں کے اگرچہ دوزخ جنت کی راہ میں واقع ہے اُس سے نجات پائے گا۔ مگر بدون روزانہ ان رکعتوں کے ادا کرنے کے مستحق دُخول جنت نہ ہوگا چنانچہ تمثیلاً حدیث شریف میں آیا ہے عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ یَعْنِی الْفَجْرِ وَالْعَشِیِّ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

یعنی جو شخص دو وقت سردی کے یعنی نماز فجر اور عشاء کو ادا کرے جنت میں داخل ہوگا مانند اس حدیث کے دوسری بھی بہت سی حدیثیں آئیں ہیں!

سوال۔ جب رات کی سات رکعتوں کی وجہ سے ساتوں دوزخ سے نجات حاصل ہوئی اور دن کی آٹھوں رکعتوں کیوجہ سے آٹھوں جنتیں مباح ہوئیں تو پھر وقت فجر میں دو رکعت دوسری کیوں فرض ہوئیں!

جواب۔ دو مقام دوسرے بھی باقی ہیں۔

اول۔ وہ مقام جو دوزخ سے زیادہ سخت و دشوار ہے میدان قیامت اور دہشت قیامت ہے۔

دوم۔ وہ مقام جو جنت کی جملہ نعمتوں سے اعلیٰ اور افضل ہے وہ دیدار حق تعالیٰ شانہ ہے!

بہر حال دوزخ سے زیادہ سخت میدان قیامت اور خوف قیامت ہے کہ ہر شخص بحکم یَوْمَ تَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی جملہ مخلوق ندائے نفسی نفسی کے ساتھ گرفتار ہوگی سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ یارب امتی امتی کہیں گے یہ ہزاروں مراتب دوزخ سے زیادہ کٹھن وقت ہے کیونکہ دوزخ کی آگ ادنیٰ مومن کے نور ایمان کے مقابلہ میں تاب و طاقت نہیں رکھتی ہے اور اُس نور ایمان کے پرتو کے طلوع ہونے سے پژمردہ ہو جاتی ہے چہ جائیکہ خواص اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ایمان کامل کے مقابلہ میں کیا پہنچے گی بخلاف میدان کے کہ اسکا اثر سب کو ہوگا جب اہل جنت جنت کی نعمت و آرام پائیں گے تو اُسکے دیکھتے ہی دنیا کی تمام مشقتوں اور لذتوں کو بھول جائیں گے پھر جب اہل جنت حق تعالیٰ شانہ کے دیدار سے مشرف ہوں گے تو جنت اور جنت کی تمام نعمتوں کو بھول جائیں گے کیونکہ جنت کی ہزار ہا نعمتوں سے حق تعالیٰ شانہ کا دیدار اعلیٰ اور افضل ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا لِقَائَکَ بِکَرَمِکَ وَفَضْلِکَ وَجُوْدِکَ آمین

اور ظاہر ہے کہ وقت فجر ہر اعتبار سے تمام رات دن سے بہتر ہے۔ اگر بیمار ہے تو فجر کے وقت میں مرض کی سختی سے اپنے آپ کو کمی پاتا ہے اگر کلی اور پھول ہے تو باد صبا سے کھل کر خوشبو پھیلاتی ہے و نیز اوقات جنت

فجر کے وقت کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے یعنی فجر کے طلوع ہونے کے وقت سے آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے پہلے نہ دن ہے نہ رات پس ان تمام اعتبارات مذکورہ بالا سے دو رکعت خاص فجر کے وقت میں زیادہ فرض کی گئی تاکہ پہلی رکعت کی برکت سے جو صبح کی میٹھی نیند کو اسکے ادا کرنے کی وجہ سے ترک کیا ہے۔ قیامت کی سختی اور اُسکی درازی سے نجات پاوے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْہَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّ بُرْھَانًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ الحدیث کَذَا فِی الْمِشْکٰوۃِ۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنی نماز محافظت کی وہ نماز اسکے لئے قیامت کے دن نور اور حجت ہوگی!

اور طولِ قیامت کے بارہ میں ایسا ارشاد فرمایا۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ مَا طُوْلُ ھٰذَا الْیَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَیُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَھْوَنَ عَلَیْہِ مِنَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ یُصَلِّیْہَا فِی الدُّنْیَا

یعنی پوچھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن کی درازی جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ یہ دن تو مومن پر بہت ہی ہلکا ہوگا یہاں تک کہ اس پر اُس نماز مفروضہ کے وقت سے جس کو وہ دنیا میں ادا کرتا تھا یعنی اُس سے بھی زیادہ آسان اور ہلکا ہوگا۔

اور دوسری رکعت کی برکت سے۔ حق تعالیٰ شانہ کے دیدار سے مشرف ہوگا ہر چند کہ صبح کی میٹھی نیند جو اُسکو زیادہ لذیذ تھی محض نماز کے ادا کرنے کے لئے اسکو ترک کیا۔ یاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کا دیدار اُس نیند سے ہزاروں بلکہ کروڑوں درجہ بہتر و خوشتر ہے۔

سوال۔ فریضہ نمازوں کی ادا کو پانچ وقتوں میں کیوں منحصر کیا؟

جواب۔ وقتوں میں سب سے زیادہ سخت اور دشوار پانچ وقت ہیں جو ہر فرد بشر کے سامنے پیش آتے ہیں۔

اول۔ حالت نزع و سکرات اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ کہ شیطان ایمان کے درپے ہوتا ہے۔ اور ورثہ مال و متاع کے درپے ہوتے ہیں اور ملک الموت کا جان کے درپے ہونا اور سختی کے

ساتھ اُسکے بدن سے اسکی روح کو لیجانا اور اسکے اہل و عیال کو ذلیل و خوار چھوڑنا اور اسکے عزیز و اقارب کو اُس سے جدا کرنا۔ اور تنگ و تاریک مکان میں منکر نکیر کے حوالے کرنا۔

دوم۔ قبر کی سختیاں!

سوم۔ میدانِ قیامت

چہارم۔ اعمال ناموں کا تُلنا اور اُسکا اُڑایا جانا۔

پنجم۔ پلصراط پر گذرنا۔

اور حدیث ابو داؤد میں ہے کہ ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہ دوذخ کو یاد کرکے رو رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ کیوں روتی ہو رونے کا کیا سبب ہے عرض کیا یا رسول اللہ دوذخ کے خوف سے اسکے تھوڑی دیر کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پوچھا کہ اے گروہ انبیا آیا قیامت میں لوگ اپنے اہل کو یاد کریں گے یا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یاد کریں گے مگر تین مقام ایسے ہیں کہ وہاں پر کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا۔

اوّل۔ میزان کے وقت یہاں تک کہ جان لے کہ میزان اسکا ہلکا ہے یا بھاری وزن میں

دوم۔ نامہ اعمال کے اڑائے جانے کے وقت۔ یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ اُس کا نامہ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ میں آویگا یا بائیں ہاتھ میں پشت کی جانب سے!

سوم۔ پلصراط جس وقت کہ دوذخ کی پشت پر رکھا جائے گا۔ کذا فی المشکوۃ۔

پس جو شخص ان پانچ مرضاد ہائے اور ہر پانچ کمینگاہ ہائے مذکورہ سے نجات پائے تو ہمیشہ عیش و آرام اور حق تعالٰی شانہ کی رضامندی میں ملا ہوا پہنچے گا۔

پس حق تعالٰی شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے اُن ہر پانچ دشوار وقتوں سے رہائی کے لئے۔ یہی نماز کے پانچ وقتوں کا وسیلہ ہم پر عنایت فرمایا۔ کہ جو شخص حق تعالٰی شانہ کے خوف سے رات دن میں انہیں پانچ دشوار وقتوں کو پانچ مرتبہ یاد کرے حق تعالٰی شانہ اُسکو ضرور اُس سے نجات بخشے گا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ حق تعالٰی شانہ دونوں جہان میں یعنی دنیا و آخرت میں کسی کو رنج و تکلیف نہیں دیتا اور نہ دئوں جہاں یعنی دنیا و آخرت میں کسی کو آرام و راحت بخشتا ہے جو شخص دنیا میں اس سے غافل رہا اور اُس کی نافرمانی کی اُسکو آخرت میں کوئی آرام نہ ملے گا اور جو شخص دنیا میں حق تعالٰی شانہ سے خوف رکھتا ہے اور اُسکے حدود اور اوامر ونو

ہی کی نگاہ رکھتا ہے اسکو آخرت میں کوئی خوف و دہشت نہ ہوگا۔

سوال۔ جب نماز فریضہ کی برکت سے دوذخ سے نجات ملی اور جنت مباح ہوئی اور دیدار باری تعالیٰ سے مشرف ہوئے تو پھر سنتیں کیوں مقرر ہوئیں؟

جواب۔ تعین سنّت میں بھی دو فائدے ہیں۔ بعض سنتیں فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں اور بعض فرض کے بعد۔

(۱) جو سنتیں فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں وہ شیطان علیہ اللعن کی طمع کو دور کرنے کے لئے مشروع ہوئی ہیں یعنی جب آدمی سنتوں کو پڑھے گا۔ تو شیطان علیہ اللعن کہے گا کہ جو چیز اُس پر فرض نہ تھی اُسکو اُس نے ترک ہی نہ کیا تو فرض کو کیسے ترک کریگا!

(۲) اور جو سنتیں بعد فرض کے پڑھی جاتی ہیں وہ فرائض نماز کے نقصان کے پورا کرنے کے لئے مشروع ہوئی ہیں۔ یعنی فرائض میں کسی عذر سے مثلاً بھول وغیرہ سے اگر کمی ہوگی تو آخرت میں بعد کی سنتیں اسکی کمی کو پورا کر دیں گی!

لطائف وساوس و خطرات نماز کا بیان

لطیفہ۔ س۔ ایک عالم سے لوگوں نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ تمام کاموں میں (خواہ عبادت ہو یا معصیت) دل لگتا ہے اور خاص کر نماز میں طرح طرح کے وسوسے اور بھلے بُرے نئے پرانے خیالات جمع ہو جاتے ہیں۔ اور دل پراگندہ ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے۔ ایکسوئی حاصل نہیں ہوتی اور نماز کی دلچسپی دل سے بالکل زائل ہو جاتی ہے؟

ج۔ انہوں نے فرمایا کہ نماز۔ یہی چاہتی ہے اس واسطے کہ نماز راس العبادات اور روشنی کی مانند ہے۔ اور قاعدہ کلیہ ہے کہ اندھیرے میں تمام اچھی بُری چیزیں پوشیدہ رہتی ہیں جب اُن پر روشنی کا ظہور ہوتا ہے تو وہ تمام موجودہ بھلی بُری چیزیں سب ظاہر ہو جاتی اور دیکھنے میں آتی ہیں۔ پس چونکہ ہمارا باطن اندھیرا ہے اور بسبب نماز کے جو روشنی کی مانند ہے جب ہم پر ظاہر ہوتی ہے تو اسکی روشنی سے تمام بھلے بُرے خیالات گھوڑے گدھے جو ہمارے دل میں موجود ہیں ہم پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔

عمر از پنجہ گذشت و یک سجو | کت بکار آید نکردی اے عنود

پس بسبب ہماری اُس ناپاکی کے نماز میں ہمارا دل نہیں لگتا اور اُس سے کنارہ کرتا ہے۔

نے دروں نماز نے بیرون	گشتہا میکنی بہمانی
ایں چنیں حالتے پریشان را	شرم ناید نمازی خوانی

اور اولیاء کرام و صلحائے اُمت کے قلوب پاک و صاف ہوتے ہیں اور نماز کی روشنی سے اُنکے قلب میں بھلی بُری چیزیں اور طرح طرح کے بھلے بُرے خیالات نظر نہیں آتے۔ نظر تو جب آتے جب اُنکے قلوب میں موجود ہوتے۔ جب پہلے سے موجود ہی نہیں تو نظر کہاں سے آئیں پس جب وہ نماز پڑھتے ہیں تو نماز میں اُنکا دل خوب لگتا ہے یہاں تک کہ اپنے نفس کی بھی خبر نہیں رکھتے۔

نمازِ عابدان رکع و سجود ست	نمازِ عاشقان ترکِ وجود ست

اور بزرگوں کی نماز کی حکایتیں اور اُن کی حصول حضوری نماز میں جیساکہ کتب تصوّف اور اخلاق میں کثرت سے لکھی ہیں اُن کی حصول حضوری پر دلالت کرتی ہیں اسی واسطے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ یعنی مومنین کی معراج نماز ہے اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے حق میں فرمایا قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی میری دونوں آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے!

بعضے بزرگوں نے اسی سوال کا جواب دوسرے طریقے سے دیا ہے وہ یہ ہے کہ نماز کی حالت اسی طرح ہونی چاہیئے اس واسطے کہ ہمارے اعمالوں کا چور شیطان ہے اور ہمیشہ چوروں کا کام ہے کہ وہ عمدہ مالوں کو ڈھونڈھتے ہیں اور بموجب قول نبی علیہ الصلواۃ والسلام کے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ (یعنی مومنین کی معراج نماز ہے) ہمارے تمام اعمالوں میں سب سے عمدہ اعمال نماز ہے پس شیطان جتنی کوشش ہماری نماز کے خراب کرنے اور ضائع کرنے کے لئے کرتا ہے اتنی کوشش ہمارے دوسرے اعمالوں کے خراب کرنے اور مٹانے کے لئے نہیں کرتا ہے۔ پس شیطانی وسوسے اور طرح طرح کے خیالات نماز میں آتے ہیں جس کی وجہ سے نماز میں دل نہیں لگتا ہے اور ہماری نمازیں ضائع ہوتی ہیں۔

خواجہ پندارد کہ دارد حاصلے	حاصل خواجہ بجز پندار نیست

اولیاء کرام و بزرگان دین اپنے نفسوں پر قادر ہوتے ہیں شیطان کو اپنی نماز میں کوئی دخل دینے نہیں دیتے

لہذا اُنکو نماز میں زیادہ حضوری حاصل ہوتی ہے اور نماز میں اُنکا دل خوب لگتا ہے یہاں تک کہ نماز کی حالت میں اپنے نفسوں سے بھی غائب ہو جاتے ہیں۔

می نیرزد این نمازِ دو جو	زانکہ با اغیار باشد دل گرو
زانکہ ترک تن بود اصل نماز	ترک خویش و ترک فرزنداز نیاز
از خلیل آموز قربان کن ولد	تن بنہ در آتش نمرود رد

حکایت۔ خیرات الحسان و نیز سیرۃ النعمان میں ہے کہ ایک شخص حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا کہ حضرت میں نے اپنے تھوڑے مال کو حفاظت کی غرض سے دفن کیا تھا۔ اب دفن کرنے کی جگہ بھول گیا ہوں یاد نہیں آتی فرمائیے کیا ایسی تدبیر کروں جو اپنے مال پر قادر اور قابض ہو جاؤں۔ امام صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ مسئلہ فقہی تو نہیں ہے جو تیرے سامنے بیان کروں۔ پس میں کیا کروں مگر وہ شخص عاجزی اور انکساری کرتا رہا یہاں تک کہ امام صاحب کو رحم آیا اور کہا کہ آج کی رات تمام رات صبح تک نماز پڑھ پس وہ جگہ جہاں تو نے اپنا مال دفن کیا ہے۔ تجھ کو نماز ہی میں یاد آجائے گی۔ چنانچہ وہ شخص واپس گیا اور اُسی رات میں نماز شروع کردی یہاں تک کہ چوتھائی حصہ رات کا گذرا ہوگا کہ عین نماز ہی میں وہ جگہ یاد آئی کہ میرے مال کے دفن ہونے کی فلاں جگہ ہے۔ اسکے بعد نہایت ہی خوش ہو کر امام صاحبؒ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ کی تدبیر ٹھکانے لگی۔ واقعی وہ جگہ نماز ہی میں یاد آئی۔ اور تمام واقعہ گذرا ہوا بیان کیا۔ امام صاحب نے فرمایا کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ شیطان تجھکو تمام رات نماز کے لئے ہرگز نہ چھوڑے گا لہذا بہت جلدی ترے یاد کرانے کے لئے بڑی کوشش کریگا تاہم تجھ کو لازم تھا کہ اسکے شکریہ میں تمام رات خاص حق تعالیٰ شانہ کے لئے نماز میں گذارتا۔

پیارے مسلمانو۔ جب تمہیں مضامین مذکورہ بالا سے معلوم ہو چکا کہ نماز تمام عبادتوں میں اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ نماز کے خراب کرنے کیلئے شیطان طرح طرح کے وسوسے دلوں میں ڈالتا رہتا ہے تو جہاں تک ممکن ہو اپنی نماز کی حفاظت کرو اور اپنے دلوں کو ہر طرح کے بُرے بھلے خیالات سے پاک و صاف رکھو اور دل لگا کر نماز پڑھو نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اَلصَّلٰوۃُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ۔ یعنی ہر پنجوقتہ نمازیں اسمیں ایک وقت سے دوسرے وقت تک اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک جو ان کے درمیان میں گناہ سرزد ہوتے ہیں اُنکے لئے کفارہ ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں

سے پکے رہیں۔ اور اسی نماز کے بارہ میں فرمایا ہے اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ یعنی دین کا کھنبان نماز ہے۔ اور نماز ہی سے کفر اسلام کا پتہ چلتا ہے!

وعن جابرٍ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد اول ۲۰۳

ترجمہ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرق درمیان بندے اور کفر کے نماز کا چھوڑنا ہے۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ۔ (احیاءالعلوم صفحہ ۱۳۱)

ترجمہ۔ جس نے قصداً نماز کو ترک کیا پس تحقیق وہ کافر ہوا یعنی کفر کے قریب ہوگیا پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہمیشہ نماز پنجگانہ کی پابندی کریں اور دنیا کے تمام کاموں پر اس کو مقدم رکھیں کیونکہ اسی پر دارو مدار کفر اور اسلام کا ہے۔ یہی وسیلہ نجات کا ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ اسلام کی تیسری بنیاد زکوٰۃ ہے اس کی فرضیت قطعی ہے۔ منکر اس کا کافر ہے زکوٰۃ نہ دینے والا سخت گنہگار ہے اب میں چند آیت و آحادیث شریف نقل کرتا ہوں ملاحظہ ہو۔ فرمایا۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ

(سورۃ البقرہ ع ۳۶)

ترجمہ۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اُس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں نکلیں۔ ہر بال میں سو سو دانے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس کو اس سے دونا دیتا ہے۔

قولہ تعالیٰ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (سورۃ البقرہ ع ۳۸)

ترجمہ۔ جو لوگ اپنے مال رات اور دن چھپے اور کھلے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اُن کو اُن کا ثواب اپنے مالک کے پاس ملیگا نہ انکو ڈر ہوگا نہ غم!

قولہ تعالیٰ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ (سورۃ آل عمران ع ۱۰)

ترجمہ (لوگو) جب تک ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جن سے تم کو محبت ہے نیکی کا درجہ ہرگز نہ پاسکو گے اور جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے! حدیث وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الصَّدَقَاتِ خَمْسُ خِصَالٍ اَلْاُوْلٰی تَزِیْدُ ھُمْ فِیْ اَمْوَالِھِمْ وَالثَّانِیَۃُ دَوَآءٌ لِلْمَرِیْضِ وَالثَّالِثَۃُ یَرْفَعُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمُ الْبَلَآءَ وَالرَّابِعَۃُ یَمُرُّوْنَ عَلَی الصِّرَاطِ کَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَالْخَامِسَۃُ یَدْخُلُوْنَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ (درۃ الناصحین صـ ۱۲۹)

ترجمہ۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کرنے میں پانچ خوبیاں ہیں۔ (پہلی) صدقہ دینے والوں کے مال میں زیادتی ہوتی ہے (دوسری) مریض کے لئے دوا ہے (تیسری) صدقہ دینے والے سے اللہ تعالیٰ تمام بلاؤں اور آفتوں کو دور کرتا ہے (چوتھی) صدقہ دینے والے مانند بجلی چمکدار کے پلصراط سے گزریں گے (پانچویں) صدقہ دینے والے بغیر حساب اور عذاب کے بہشت میں داخل ہونگے۔

حدیث۔ قیامت کے دن جو سات آدمی اللہ کے سائے میں ہونگے ان میں سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بھی بیان فرمایا جو ایسا چھپا کے صدقہ دے کہ اس کے دوسرے ہاتھ کو بھی خبر نہو! (صحیح بخاری شریف)

حدیث۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! آگ سے بچو اگرچہ چوہارے کا ایک ٹکڑا ہی ہو! (صحیح بخاری شریف)

تنبیہ ضروری۔ آج کل عوام الناس کا یہ حال ہے کہ دنیاوی کاموں میں جہاں ان کی شہرت اور نام آوری ہوتی ہو۔ لوگ تعریف کرتے ہوں ایسے موقع پر ایک روپیہ کی بجائے دس روپیہ خرچ کرتے ہیں اور فخر کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بڑا سخی و مالدار سمجھتے ہیں۔ لیکن زکوٰۃ نہ دینے کے لئے اپنے آپ کو غریب سمجھتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کے پاس سو دو سو روپے ہوئے تو وہ اپنے آپ کو غریب سمجھتا ہے جب تک اس کے پاس ہزار دو ہزار نہوں۔ اسی طرح جس کے پاس ہزار دو ہزار روپے ہوں تو وہ اپنے آپ کو غریب سمجھتا ہے۔ جب تک اُس کے پاس لاکھ دو لاکھ نہوں اب یہ دیکھنا ہے کہ شریعت میں مالدار کی کیا تعریف ہے۔ اور غریب کی کیا تعریف ہے۔ جس کے پاس دو سو درم چاندی (جس کا وزن انگریزی حساب سے چون تولے دو ماشے ہوتا ہے۔) بائیس مثقال سونا (جس کا وزن) انگریزی حساب سے سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے ہو اور اس کی حاجت اصلیہ یعنی کھانے پینے اور ضروری کاموں سے بچ رہا ہو تو اس کو شریعت میں مالدار کہتے ہیں۔ اس

پر زکوۃ فرض اور صدقہ فطر اور قربانی واجب ہے اس کو دوسروں سے زکوۃ لینا ناجائز ہے اور ان دونوں مقداروں سے کم ہو تو اس کو غریب کہتے ہیں۔ اس پر زکوۃ فرض نہیں ہے بلکہ اس کو دوسروں سے زکوۃ لینا جائز اور درست ہے!

عورتوں کو تمام چیزوں سے زیادہ زیور کا شوق ہوتا ہے اس میں شک نہیں کہ ان کے کیلئے جائز ہے۔ بعضے مقام پر ایسا رواج ہے کہ عورتیں خود اپنے زیوروں کی مالک ہوتی ہیں۔ اور بعضے مقام پر ایسا رواج ہے کہ مرد زیوروں کو بنوا کر عورتوں کو صرف زینت کے لئے پہننے کو دیتے ہیں اور مالک خود ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ زیوروں کا وزن مقدار وزن مذکورہ بالا کے موافق ہو تو دونوں میں سے جو زیوروں کا مالک ہوگا اس پر زکوۃ فرض ہے تمام مال کا چالیسواں حصہ زکوۃ دینا فرض ہے مثلاً کسی کے پاس چالیس روپے ہیں تو اس کو ایک روپیہ دینا چاہیئے۔ زکوۃ کے مسائل زکوۃ دینے کے وقت کسی کتاب میں دیکھ کر یا کسی عالم سے اچھی طرح دریافت کر کے ادا کرنی چاہیئے۔ زکوۃ نہ دینے والے کے لئے آخرت میں طرح طرح کے عذاب ہیں جیسا کہ آیات و احادیث شریف مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگا۔

حدیث — ایک مرتبہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عورتوں کے ہاتھ میں کنگن سونے کے دیکھے تو ان سے پوچھا کہ ان کی زکوۃ دیتی ہو یا نہیں انہوں نے عرض کیا کہ نہیں تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ منظور ہے کہ اس کے بدلے میں آگ کے کنگن پہنائے جائیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی زکوۃ دیا کرو !(ترمذی شریف)

قولہ تعالیٰ — وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ لا يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ط هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ (سورۃ التوبہ ع ۵)

ترجمہ — اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں۔ اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو (اے نبی) تم ان کو ایک دردناک عذاب کی خوشخبری دیدو جس دن وہ (سونا چاندی) دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائیگا۔ پھر اس سے ان (بدنصیبوں) کی پیشانیاں اور ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہ وہی سونا چاندی ہے جس کو تم اپنے لئے جمع کیا تھا پس اب جو تم نے جمع کیا تھا اس کے مزے کو چکھو!

اللہ اکبر کیسی سخت وعید ہے کہ سننے سے دل کانپتا ہے۔ اے میرے مہربان پروردگار! اے اللہ اپنے فضل و کرم کی طرف نظر فرما اور اس ناقابل برداشت عذاب سے اپنے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مرحومہ کو بچالے۔

اور ان کو زکوۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین ثم آمین!

چوتھی بنیاد

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ اسلام کی چوتھی بنیاد روزۂ رمضان ہے اس کی فرضیت قطعی ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔ اور ترک کرنے والا سخت گنہگار ہے اس لئے مسلمانوں پر ضروری ہے کہ بلاعذر روزۂ رمضان کو کبھی ترک نہ کریں اور اگر کبھی کسی عذر سے چھوٹ جائے تو جب عذر جاتا رہے فوراً اس کی قضا رکھ لے کیونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں جو وقت ملے اس کو غنیمت جانے اس میں سستی ہرگز نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ہر وقت خیال رکھے۔ روزے کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ لا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ ط (سورۃ البقرہ ع ۲۳)

ترجمہ — اے مسلمانوں جیسے اگلے لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اسی طرح تم کو بھی گنتی کے روزے رکھنے کا حکم دیا گیا۔ تاکہ تم (گناہوں سے) بچو!

پس جب مسلمان روزے رکھتے ہیں تو اول تمام گناہوں سے اگر بچنا چاہیں تو بچ سکتے ہیں کیونکہ روزہ اسی کا نام ہے کہ تمام گناہوں سے بچے جیسا کھانے پینے سے بچتا اور پرہیز کرتا ہے دوسرے جب وہ روزے کی نیت سے کھانے پینے کو ترک کرنے سے جو تکلیف اٹھاتا ہے تو وہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے!

(۳۸) ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الصَّوْمَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ حدیث نمبر (۲۱۶۰)

ترجمہ۔ بخاری اور مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے ہی واسطے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا۔ یعنی اس کا فرشتوں کے ذریعہ سے بدلا نہ دلاؤنگا بلکہ خود دوں گا!

ف۔ روزے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اس واسطے نسبت کیا ہے کہ اور عبادت میں جیسے نماز زکوۃ حج میں ریا اور نموداری کو دخل ہے لیکن روزے میں دخل نہیں۔ اگر روزہ دار ظاہر نہ کرے تو اس کو کوئی جان نہیں سکتا۔ اور

دوسرا سبب یہ ہے کہ ہر عبادت میں فرشتے آدمی کے شریک ہیں۔ مگر روزے میں شریک نہیں۔ اس واسطے کہ ان کو بھوک پیاس نہیں جس کو وہ روکیں!

(۴۹) م ابو ھریرۃ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرحَتَینِ اِذَا اَفطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰہَ فَرِحَ۔ (مشارق الانوار صفحہ ۷۹ مطبع نامی حدیث نمبر (۲۱۶۲)

ترجمہ — مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک جبکہ اس نے روزہ کھولا تو خوش ہوگیا اور دوسرے جب خدا سے ملے گا تو خوش ہوگا!

(۵۰) ق سَھلُ بنِ سَعدٍ اِنَّ فِی الجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدخُلُ مِنہُ الصَّائِمُونَ یَومَ القِیٰمَۃِ لَا یَدخُلُ مِنہُ اَحَدٌ غَیرُھُم یُقَالُ اَینَ الصَّائِمُونَ فَیَقُومُونَ لَا یَدخُلُ مِنہُ اَحَدٌ غَیرُھُم فَاِذَا دَخَلُوا اُغلِقَ فَلَم یَدخُل مِنہُ اَحَدٌ

(مشارق الانوار صفحہ ۵۶ مطبع نامی حدیث نمبر (۳۵۶)

ترجمہ۔ بخاری اور مسلم میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں۔ یعنی چھکا دینے والا پیاس بجھانے والا اس میں روزہ دار جائیں گے قیامت کے دن کوئی ان کے سوا اس سے نجاوے گا کہا جائے گا کہاں ہیں روزہ دار سو وہ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ کوئی اس سے ان کے سوا نہ جائے گا۔ جب وہ جا چکیں گے۔ سو وہ دروازہ بند کیا جائیگا۔ سو کوئی اس سے نہ جائیگا۔

عَن اَنَسِ ابنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ صَعِدَ المِنبَرَ فَقَالَ اٰمِینَ ثُمَّ صَعِدَ الدَّرَجَۃَ الثَّانِیَۃَ فَقَالَ اٰمِینَ ثُمَّ صَعِدَ الدَّرَجَۃَ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ اٰمِینَ ثُمَّ استَوٰی فَجَلَسَ فَقَالَ لَہُ مُعَاذُ بنُ جَبَلٍ صَعِدتَ فَاَمَّنتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ کَمَا حِکمَتُہٗ یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ اَتَانِی جِبرَائِیلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مَن اَدرَکَ شَھرَ رَمَضَانَ وَلَم یُصَمہُ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَلَم یُغفَر لَہُ دَخَلَ النَّارَ فَاَبعَدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنہَا مَغفِرَۃً فَقُلتُ اٰمِینَ وَقَالَ مَن اَدرَکَ اَبَوَیہِ اَو اَحَدَھُمَا فَلَم یَبَرَّھُمَا دَخَلَ النَّارَ فَاَبعَدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنہَا فَقُلتُ اٰمِینَ وَقَالَ مَن ذُکِرتُ عِندَہٗ اِسمُکَ وَلَم یُصَلِّ عَلَیکَ دَخَلَ النَّارَ فَاَبعَدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنہَا فَقُلتُ اٰمِین (تنبیہ الغافلین ص۱۳۰)

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم منبر کے پہلے زینے پر چڑھے اور فرمایا آمین پھر دوسرے زینے پر چڑھے اور فرمایا آمین پھر تیسرے زینے پر چڑھے پھر فرمایا آمین۔ بعد ازاں برابر ہو کر بیٹھے پس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ منبر پر چڑھے پس تین مرتبہ آپ نے آمین کہی اسمیں کیا حکمت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمدؐ جس شخص نے ماہ رمضان کو پایا اور اس کے آخر تک روزے

نہ رکھے اور نہ اس کی مغفرت کی گئی تو وہ داخل نار ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ ارزو ے مغفرت کے اس کو دوڑ ڈالے گا پس میں نے کہا آمین۔ اور کہا جو شخص اپنے والدین کو یا ان میں سے ایک کو پائے اور ان کی فرمانبرداری نہ کرے تو داخل نار ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کو دوڑ ڈالیگا۔ میں نے کہا آمین۔

اور کہا جو شخص کہ اس کے نزدیک تیرا نام ذکر کیا جائے اور وہ تجھ پر درود نہ بھیجے تو داخل نار ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کو دوڑ ڈالے گا میں نے کہا آمین۔

اضافہ جدید نمبر (۴)

فضائل نوافل روزے کا بیان

جاننا چاہیئے کہ باری تعالیٰ لے ارشاد فرمایا ہے کہ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا یعنی جو شخص ایک نیک کام کرے گا اسکو ایک کے بدلے میں دس نیکیوں کا ثواب ملیگا اور جو شخص ایک برائی کریگا اسکو ایک ہی برائی کا بدلہ دیا جائیگا۔ اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ رمضان شریف کے ایک مہینے کے روزے رکھنے سے دس مہینوں کا ثواب ملیگا۔ اب باقی رہے سال کے پورے ہونے میں دو مہینے اسکے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال کان کصیام الدھر (مشکوۃ شریف جلد دوم باب صوم التطوع) یعنی جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جس کو شش عید کہتے ہیں تو اسنے گویا ایک برس کے روزے رکھے۔ اس حساب سے کہ ایک روزے کے بدلے میں دس روزوں کا ثواب ملا تو چھ روزے کے بدلے میں ساٹھ روزوں کا ثواب ہوا کیونکہ چھ دھائی ساٹھ ہوتے ہیں اور ساٹھ دن کی پورے دو مہینے ہوتے ہیں پہلے رمضان شریف کے ایک مہینے کے روزے کے بدلے میں دس مہینوں کا ثواب ملا اور عید کے بعد چھ روزے کے بدلے میں دو مہینوں کا ثواب ملا پس دس اور دو کو ملائے پورے بارہ مہینے یعنی ایک برس ہو گئے خلاصہ یہ ہے کہ رمضان شریف کے روزے رکھ کر بعد عید کے چھ روزے رکھو تاکہ پورے ایک برس کے ثواب ملے!

ف۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ان زوروں کا متصل یعنی لگاتار رکھنا بہتر ہے دوسری تاریخ سے ساتویں تک رکھے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک متفرق رکھنا بہتر ہے یعنی سارے مہینے میں جب چاہے رکھ لے!

عَنْ اَبِی قَتَادَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صِیَامُ عَرَفَۃَ اِنِّی اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ۔ (ترمذی)

ترجمہ۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ سے اُمید کرتا ہوں کہ عرفہ کا روزہ (یعنی نویں تاریخ ذی الحجہ) ایک سال گذشتہ کے گناہ مٹادیگا (ترمذی)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم باب صیام التطوع)

ترجمہ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین روزے بعد رمضان کے روزے کے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور بہترین نماز بعد فرض کے نماز رات کی ہے! وَعَنْہُ قَالَ حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یَوْمٌ یُعَظِّمُہُ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔
(مشکوٰۃ شریف جلد دوم باب صیام التطوع)

ترجمہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا تو اسو قت صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ۔ یہود و نصاری اس دن کی تعظیم کرتے ہیں اور ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ان کی مخالفت کریں پس کیونکر ہم ان کی موافقت کریں اس دن کی تعظیم کرنے اور روزہ رکھنے میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر زندہ رہا میں سال آئندہ تک تو البتہ روزہ رکھوں گا میں نویں کو بھی!

ف۔ بہتر یہ ہے کہ نویں دسویں کو روزہ رکھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نویں کو روزہ رکھنے کا ارادہ کیا تھا اگرچہ سال آئندہ تک زندگی نے وفانہ کی بلکہ وصال ہوگیا اور روزہ نہیں رکھا!

عن ابی قتادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صیام عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ (ترمذی شریف)

یعنی ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ سے اُمید ہے کہ عاشورہ کا روزہ سال گذشتہ کے گناہ معاف کرادیگا (ترمذی شریف)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُفْطِرُ اَیَّامَ الْبِیْضِ فِیْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ (مشکوٰۃ شریف باب صیام التطوع)

ترجمہ — حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے تھے ایام بیض میں نہ گھر میں نہ سفر میں یعنی گھر میں اور سفر میں ایام بیض کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

مراد ایام بیض سے دن چاندنی راتوں کے ہیں یعنی تیرہویں چودھویں۔ پندرہویں تاریخ۔ ان راتوں میں چاندنی اوّل سے آخر تک رہتی ہے۔ ان کو بیض اسلئے کہتے ہیں کہ ان دنوں کے روزے گناہوں کو دور کرتے ہیں اور دلوں کو روشن کرتے ہیں یا بیض اس واسطے کہ حضرت آدم علیہ سلام جب بہشت سے دنیا میں تشریف لائے تو انکا تمام بدن سیاہ ہوگیا تھا جب توبہ ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان دنوں میں رکھو جب تیرہویں کو روزہ رکھا تو تہائی بدن انکا روشن ہوگیا جب چودھویں کو روزہ رکھا تو دو تہائی بدن ان کا سفید اور روشن ہوگیا اور جب پندرھویں کو روزہ رکھا تو تمام بدن سفید اور روشن ہوگیا!

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ (ترمذی)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال پیر اور جمعرات کے دن درگاہ رب العزت میں پیش کئے جاتے ہیں پس میں دوست رکھتا ہوں کہ اعمال میرے پیش کئے جائے اس حالت میں کہ میں روزے سے ہوں! وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ خَرِیْفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔ (مشکوۃ شریف جلد دوم باب صیام التطوع)

ترجمہ۔ اور حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ شانہ دوزخ کی آگ سے مقدار ستر برس کی مسافت کے اسکو دور رکھے گا! عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ (ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی علی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور دوزخ کے درمیان میں ایک خندق یعنی فاصلہ کریگا جتنا فاصلہ آسمان وزمین کے درمیان میں ہے!

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابو بکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابو بکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابو بکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرئ الا دخل الجنۃ (مسلم شریف)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون شخص تم میں سے آج کے دن روزے سے ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ کون شخص تم میں سے آج کے دن جنازے کے ساتھ گیا ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ہوں۔ فرمایا کہ کون شخص تم میں سے آج کے دن مسکین کو کھانا کھلایا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ہوں۔ فرمایا کہ کون شخص تم میں سے آج کے دن مریض کی عیادت کو گیا ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ہوں۔ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جمع ہوتیں یہ چیزیں کسی شخص میں مگر وہ بہشت میں داخل ہوگا یعنی جو شخص ان چار چیزوں کو حاصل کریگا وہ جنت میں داخل ہوگا!

خلاصہ یہ ہے۔ کہ سال بھر سب مسنون روزے اکیاون ۵۱ ہیں۔ تینتیس روزے تو یہی ہیں بحساب فی مہینے تین روزے اور نو روزے ذالحج میں یعنی پہلی تاریخ سے نویں ذالحج تک۔ اور دو روزے محرم کے یعنی نویں و دسویں محرم اور ایک روزہ پندرہویں شعبان اور چھ روزے شوال کے جن کو شش عید کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ شانہٗ ہم کو اور تمام مسلمان بھائیوں کو ماہ رمضان المبارک اور تمام نوافل روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پانچویں بنیاد

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ اسلام کی پانچویں بنیاد حج ہے اسکی فرضیت قطعی ہے منکر اس کا کافر ہے۔ مسلمانوں پر تمام عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے جبکہ وہ سفر خرچ وغیرہ کی طاقت رکھتا ہو۔ اور باوجود طاقت کے اگر بغیر حج کئے مرگیا تو وہ گنہگار ہوگا اور اس کے ذمے فرض حج باقی رہیگا۔ اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا۔

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔ (سورۃ ال عمران ع ۱۰)

ترجمہ۔ اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے۔ یعنی اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک کی راہ کی!

اَبُو هُرَيْرَةَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا (مشارق الانوار صفحہ ۱۷۱)

ترجمہ۔ مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کرنا فرض کیا ہے سو حج کیا کرو۔

(۴۱) خ ابوهريرة مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (مشارق الانوار صفحہ حدیث نمبر (۶۸)

ترجمہ۔ بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی اور نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ میں کسی سے لڑا، جھگڑا تو گناہوں سے پاک ہو کر اپنے گھر ایسا آتا ہے کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

اور جب حج بیت اللہ سے فارغ ہو تو چاہیئے کہ مدینہ طیبہ میں جائے اور اپنے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈی کرے اور اس حدیث کی بشارت میں داخل ہو!

حدیث مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ (ماثبت بالسنۃ صفحہ ۱۵۳)

ترجمہ — جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی!

ناظرین! اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس خاکسار سراپا گنہگار کو جلد سے جلد اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت سے مشرف فرمائے اور ہمیشہ کے لئے اس پاک سر زمین میں ایک قبر کی جگہ عنایت فرمائے آمین عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ (مسند احمد)

ترجمہ — حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی حاجی سے ملو تو اس کو سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو۔ اور اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے۔

اے عزیزو! اس باب میں جو اسلام کی پانچ بنیادیں اور ان کی فضیلتیں لکھی گئی ہیں اس میں کسی عالم کا اختلاف نہیں ہے۔ سب کا اتفاق ہے اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ آنکھ بند کر کے اس پر عمل کرے۔ اور حسب ذیل حدیث کو مطابق اپنے لئے جنتی ہونے کی اُمید رکھے!

(۴۲) ت۔ ابوھریرۃ من سرّہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا قالہ لرجل قال دلّنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ لاتشرک بہٖ شیئاً وتقیم الصلوٰۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوٰۃ المفروضۃ وتصوم رمضان فقال والذی نفسی بیدہٖ لا ازید علٰی ھذا شیئاً ابداً ولا انقص منہ۔
(مشارق الانوار صفحہ ۱۸ مطبع نامی حدیث نمبر ۹۴)

ترجمہ — بخاری اور مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے بہشتی مرد کو دیکھنا چاہے تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اس مرد کے حق میں فرمائی کہ جس نے کہا تھا یارسول اللہ مجھکو وہ کام بتائیے کہ جس کے کرنے سے میں بہشت میں جاؤں حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی عبادت کر کسی کو اس کا شریک مت ٹھہرا اور فرض نماز پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اس مرد نے کہا اس پاک ذات کی قسم ہے کہ جس کے قابو میں میری جان ہے کہ میں اپنی طرف سے فرض جان کر نہ اس پر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا!

ف — اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں فرمایا تو اس شخص پر فرض نہ ہوگا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر میں ایک بار فرض ہوتا ہے۔ نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہے یا یہ کہ حج کی فرضیت کا حکم اس وقت تک نہ آیا ہوگا۔

خاتمہ

اے عزیزو! جاننا چاہیئے کہ انسان ہمیشہ آرام و راحت کا طالب ہے۔ اس لئے اس چند روزہ حیات دنیاوی کے لئے کیسے کیسے سامان مہیا کرتا ہے۔ چنانچہ مکان بناتا ہے۔ اس لئے کہ سردی گرمی بارش وغیرہ سے بچکر آرام و راحت کے ساتھ زندگی بسر کرے وہ آخرت کی زندگی جس میں موت کا نام و نشان نہیں بلکہ اس عالم آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہوگا اس سے ایسا بے خبر ہے۔ غفلت کا پردہ آنکھوں پر چھایا ہوا ہے۔ سمجھتا ہے کہ گویا اس دار ناپایدار میں ہمیشہ رہے گا۔ کبھی جدا نہ ہوگا۔

اے عزیزو! خواب غفلت سے بیدار ہوکر ہوشیار ہو جاؤ اور آنکھ کھولو اور دیکھو کہ دنیا میں بڑے بڑے اولو العزم بادشاہ آئے اور کیسی کیسی عمارتیں بنائیں اور ہر طرح کے آرام و راحت کے اسباب پیدا کئے آخرکار چار روز کے بعد وہ بھی اس دار ناپائدار سے رحلت فرما گئے اور یہاں سے ایسے گئے کہ گویا یہاں پر آئے نہ تھے آج روئے زمین پر ان کا کوئی نام و نشان بلکہ نام لیوا تک نہ رہا۔ اسی لئے ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ یَا عبد اللّٰہ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَاَنَّکَ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَہْلِ الْقُبُوْرِ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۱۳)

ترجمہ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بعض جسم کو پکڑا اور فرمایا اے عبد اللہ دنیا میں تو مسافروں کی طرح رہ یا رستہ چلنے والوں کی طرح اور اپنے نفس کو قبر والوں سے یعنی مردوں سے شمار کر!

دنیاوی مسافر جب دنیا میں سفر کا ارادہ کرتے ہیں تو پہلے انسانی ضروریات کی تمام چیزیں خواہ وہ کھانے پینے کی چیزیں ہوں یا پہننے اوڑھنے کی چیزیں ہوں سب کو جمع کرتا ہے تاکہ راستہ میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو!

اے آخرت کے مسافرو! ذرا خیال کرو اور سوچو تمہیں ایک بہت بڑا سفر طے کرنا ہے جو قبر سے شروع ہوتا ہے اور پلصراط پر گذرنے کے بعد ختم ہوتا ہے اور وہ ایسا کٹھن اور مشکل راستہ ہے کہ وہاں پر نہ کوئی یار ہے نہ غمگسار نہ کوئی دوست ہے نہ کوئی ساتھی۔ تنہائی کا عالم ہے نہ وہاں کوئی شہر ہے نہ بازار نہ پڑاؤ ہے نہ اسٹیشن جو ضرورت پر کوئی کام آوے یا کوئی ضرورت کی شئی مل جاوے۔

اے پیارے! آخرت کے مسافرو! میرے عزیزو! میرے بھائیو! ذرا اپنی حالت پر غور کرو اور سوچو کہ دنیا میں کھیتی کے بونے کا وقت اساڑھ کا مہینہ ہے۔ پس جس نے اساڑھ کے مہینہ میں بیج بویا تو وہ کنوار کے مہینے میں ضرور کاٹے گا۔ اور جس نے بونے کے وقت سستی اور کاہلی کی اور بیہودہ باتوں میں مشغول رہا اور اپنے بونے کے وقت کو ضائع کیا تو وہ کاٹنے کے وقت حیران و پریشان ہو کر ہاتھ ملتا اور پچھتاتا ہوگا۔ لیکن اس کا پچھتانا کچھ کام نہ آوے گا۔ اسی طرح مقولہ ہے اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ یعنی دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اور انسان کسان ہے۔ جس نے اس دار ناپائدار میں نیک عمل کا بیج بویا وہ انشاء اللہ آخرت میں اجر عظیم پاویگا اور جس نے اس دار ناپائدار میں آخرت کو بھلا دیا اور کوئی نیک عمل نہیں کیا بلکہ ہمیشہ دنیا کے مال و اسباب کے جمع کرنے میں اپنے وقت کو ضائع کرتا رہا۔ وہ ہمیشہ پچھتاوے گا۔ حالانکہ اس کا پچھتانا اب کچھ کام نہ آویگا۔ اور دنیا کے مال و اسباب زن و فرزند دنیا ہی میں رہ جاویں گے۔ اور کچھ کام نہ آویں گے۔ اور اگر کچھ کام نہ آویں گے۔ اور اگر کچھ نیک عمل ہے تو خیر ورنہ خالی ہاتھ جانا ہوگا!

نہ کچھ مال و دولت نہ دھن جائیگا	فقط ساتھ تیرے کفن جائے

نہ کچھ کام آئے گی دولت و عزت
فقیری سے کچھ کام بن جائے گا

یہ دنیا کا لالچ یہ حرص اور خواہش
یہ دلدل ہے تو اسمیں سن جائے گا

یہ آنکھیں رسیلی یہ خوشرنگ چہرہ
یہ مٹی میں گورا بدن جائے گا

کہاں دست و بازو کہاں چشم وابرو
یہ سب زور بل تن بدن جائے گا

یہ سب تن بدن ہو کے مثل غبار
ہوا کی یہ چھلنی میں چھن جائے گا

یہ دولت یہ قوت یہ حسن و جوانی
یہ نازو ادا بانک پن جائے گا

تجھے چھوڑدیں گے سب احباب تیرے
اکیلا تو اپنے وطن جائے گا

گڑھا قبر کا حشر اور پل صراط
یہ رستہ بڑا ہی کٹھن جائے گا

تجھے قبر میں چھوڑ آئیں گے تنہا
جو بننا ہے تجھ پر وہ بن جائے گا

دم نزع جب جان نکلے گی تن سے
یہ سب بھول تو مکر دفن جائے گا

کچھ اعمال اچھے اگر ساتھ ہوں گے
تو رحمت سے واں کام بن جائے گا

رہے گا وہی مر کے آرام سے
کہ مولا مرا جس سے من جائے گا

نہ کچھ ساتھ دیویں گے بھائی برادر
فقط قبر میں تیرا تن جائے گا

وہی شخص خوش ہوگا محشر میں عارف
کہ رب العلیٰ جس سے من جائے گا

اے عزیزو! غور کرو اور سوچو خیال کرو کہ نمرود فرعون جیسے بادشاہ دنیا میں آئے اور دنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر کفران نعمت کرنے لگے۔ اور اللہ تعالیٰ شانہ کو بھول کر خدائی کا دعوے کرنے لگے۔ آخر کار تباہ و برباد ہوئے!

قارون جیسا رئیس اعظم دنیا میں آیا اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کے مقابلے میں شکر کے بجائے کفران نعمت کرنے لگا۔ اور زکوۃ دینے سے اس نے انکار کیا۔ آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ وہی مال سر پر رکھے ہوئے دنیا سے اسی زمین کے اندر دھنسایا گیا اور قیامت تک دھنستا رہیگا!

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت

بلعم باعور جیسا بزرگ مستجاب الدعوات دنیا کی محبت میں مبتلا ہو کر مستجاب الاعوات کے مرتبہ سے گر کر مردود ہوا! یہی وجہ ہے کہ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو مرض الموت میں اختیار دیا گیا تھا کہ اگر آپ دنیا کو پسند فرمائیں تو اُحد پہاڑ کو سونا بنا دوں۔ آپ نے اس دنیا بے وفا کو چھوڑ کر آخرت کو اختیار فرمایا۔

اشعار دیگر

جگہ عیش و عشرت کی دنیا نہیں ہے ۔۔۔ یہ محنت سرا ہے تماشا نہیں ہے

خوشی کی جگہ ہائے دنیا نہیں ہے ۔۔۔ کسی کو سدا اس میں رہنا نہیں ہے

یہ عیش اور عشرت یہ اسباب راحت ۔۔۔ مگر تم کو دنیا سے جانا نہیں ہے

غذائیں لطیف اور پوشاک عمدہ ۔۔۔ کفن پہنکر تم کو سونا نہیں ہے

یہ قصر مزین یہ عالی عمارت ۔۔۔ مگر قبر میں تم کو رہنا نہیں ہے

یہ قہقہ - ہنسنا یہ خوش ہوتے پھرنا ۔۔۔ دم مرگ کیا تم کو رونا نہیں ہے

یہ فرش مکلف یہ مسند یہ تکئے ۔۔۔ تو خاک کیا تم کو جانا نہیں ہے

دم مرگ جب جان نکلے گی تن سے ۔۔۔ پھر اس وقت کوئی کسی کا نہیں ہے

نہ بھائی برادر نہ خویش و اقارب ۔۔۔ مدد گار کوئی کسی کا نہیں ہے

پڑے نفسی نفسی کا جب شور و غوغا ۔۔۔ بجز فضل کے کچھ سہارا نہیں ہے

جو کرنا ہے تجکو سو کر لے رے غافل ۔۔۔ کہ دنیا میں پھر تجکو آنا نہیں ہے

نہ کچھ کام آئے گی دولت نہ عزت ۔۔۔ سوا اس کی رحمت کی چارہ نہیں ہے

نہ دولت حکومت پہ مغرور ہونا ۔۔۔ ارے زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں ہے

نہ زیبائی پر اس کی مفتون ہونا ۔۔۔ یہ عبرت کی جاہے تماشا نہیں ہے

زخارف پہ دنیا کی مائل نہ ہونا ۔۔۔ یہ دھوکا ہے کچھ اسمیں رکھا نہیں ہے

یہ شاہان گیتی یہ فوج اور لشکر ۔۔۔ کہا مٹ گئے ذکر ان کا نہیں ہے

ہزاروں حسین اور نزاکت کے پتلے ۔۔۔ کہاں ہیں سراغ انکا ملتا نہیں ہے

یہ سب مٹ گئے ہم بھی یوں ہی مٹیں گے ۔۔۔ یقین میرے کہنے کا ہی یا نہیں ہے

وہ کر آج جو کل ترے کام آوے ۔۔۔ یہ غفلت میں رہنا تو اچھا نہیں ہے

گذارا جو دو دن کا کرنا ہے کرلو ۔۔۔ قیام اس میں ہرگز کسی کا نہیں ہے

زباں سے تو سب کچھ تو کہتا ہے عارف ۔۔۔ وہ کرتا ہے لیکن جو کرنا نہیں ہے

اے عزیزو! اب اپنے تمام دنیا کے جھگڑے بکھیڑے کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف رجوع کرو۔

حدیث — اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔ مظاہر حق مشکوٰۃ جلد دوم

ترجمہ — توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ اس لئے اب اپنے تمام صغیرہ کبیرہ گناہوں سے توبہ کر کے پاک و صاف ہو کر ایمان کے ساتھ دنیا سے جاکر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو جاؤ اور اس دربار سے انعام و اکرام لے کر بے کھٹکے جنت میں مزے اڑاؤ۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا ہے کہ اس ناچیز تحریر کو قبول فرما کر عوام الناس کو اس سے نفع پہنچائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے اور ہم کو اور تمام مسلمان بھائیوں کو اسلام اور عقائد اسلام اہلسنت والجماعت پر قائم رکھے۔ اور اسی پر ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھائے اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے خصوصاً شرک بدعت سے بچائے اور تمام آفات و بلیات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے۔ اسلام کا تمام دنیا میں بول بالا ہو اور مخالفین اسلام کا منہ کالا ہو اور اپنی رضامندی اور اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

کتبہٗ احقر الزماں محمد عبد الرؤف خاں غفرلہٗ ولوالدیہ مدرس مدرسہ تعلیم الدین معلمیہ نمبر ۳۳۸ مغل اسٹریٹ رنگون۔ ۱۹— ذیقعدہ ۱۳۴۹ھ (یوم پنجشنبہ)

ضمیمہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال — کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شیخ احمد خادم روضۂ پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ---------- نے جو کچھ بیان فرمایا ہے۔ اس کی اطلاع بذریعہ اشتہار جس کی سرخی فرمان مصطفوی ہے دیتے ہیں۔ اور عام طور سے لوگوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ لوگوں کے اعتقاد بگڑنے کا قوی اندیشہ ہے! مضمون اشتہار یہ ہے!

(۱) ۱۳۵۰ھ میں ایک ستارہ آسمان پر طلوع ہوگا دن یکدم دکھائی نہ دیگا۔ بعد ازاں مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہوگا!

(۲) ۱۳۹۰ھ میں قرآن شریف لوگوں کے سینے سے نکل جاویگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے۔ اور دجال پیدا ہوگا۔

(۳) جو شخص اس اشتہار کو ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہنچادے گا اس کو خداوند کریم سے اجر عظیم اور جنت میں محل ملے گا۔ اور جو شخص اس اشتہار کو ایک شہر سے دوسرے نہ پہنچائے گا اس کے لئے میری شفاعت نہ ہوگی۔ تو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ۔

(۱) کیا کوئی خادم شیخ احمد روضۂ پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں ہے؟

(۲) کیا یہ مضمون اشتہار موافق قرآن واحادیث شریف ہے؟

(۳) کیا طلوع آفتاب از جانب مغرب اور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خروج دجال کی خبر کتب احادیث میں کسی سنہ و ماہ تاریخ کی تشریح کے ساتھ موجود ہے؟ اور علامات قیامت کیا کیا ہیں مفصل بیان معہ حوالہ کتب تحریر فرماکر مشکور فرمائیں! بینوا توجروا! السائل محمد آدم زیر بادی۔ چیز و بستی۔ ضلع شوے بو (ملک اپر برہما)

(۱) معتبر ذریعہ سے امسال آنے والے حاجیوں سے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ میں اس نام کا کوئی خادم نہیں ہے اور نہ اس خواب کی وہاں پر کوئی اشاعت ہے۔ اگر بالفرض و التقدیر مان لیا جائے کہ وہاں پر شیخ احمد خادم موجود ہیں۔ لیکن چونکہ انکا خواب مخالف قرآن شریف واحادیث شریف ہے۔ اس وجہ سے اس کو چھوڑ کر ہم کو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ ۔ رَوَاهُ الْمُوَطَّا ۔ (مظاہر حق شرح مشکوۃ جلد ۱ صفحہ ۹۱)

ترجمہ — روایت ہے۔ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے بطریق ارسال کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ جب تک ان دونوں کو پکڑے رہو گے۔ یعنی کتاب اللہ و سنت رسول اللہ۔ روایت کیا اس کو مؤطا میں!

مسلمانو! یہ اشتہار فرمان مصطفوی حقیقت میں فرمان مصفوی نہیں ہے اگر واقع میں فرمان مصطفوی ہوتا تو موافق قرآن و احادیث شریف کے ہوتا معلوم ہوتا ہے کہ کسی غیر مسلم قوم نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ فرضی اشتہار فرمان مصطفوی کے نام سے دیا ہو تا کہ سیدھے سادھے بھولے بھالے مسلمان جب اس اشتہار کو پڑھیں تو حیران و پریشان اور نہایت ہی خوفزدہ ہوں اور جب ۱۳۵۰ھ میں یہ پیشگوئی کہ مغرب

سے آفتاب طلوع ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہوگا غلط ہو اور یقیناً غلط ہوگا تو اپنے پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بد عقیدہ ہوں۔ یہ ہے کفار نابکار کی دھوکا بازی۔ اور ابلہ فریبی اس لئے اس کی اشاعت کرنا اور عام طور سے چھپوا کر تقسیم کرنا سخت گناہ اور اللہ و رسول کی نافرمانی ہے۔ اس سے مسلمانوں کو بچنا اور دور رہنا ضروری ہے جن لوگوں نے اشتہار فرمان مصطفوی کو بغیر مشورہ علمائے دین کے چھپوا کر تقسیم کیا ہے وہ سخت گنہگار اور اللہ و رسول کی نافرمانی کرنے والے ہیں۔ ان کو لازم ہے کہ ہمارے ارشاد نبویؐ کو جو جواب ہے۔ اشتہار فرمان مصطفوی کا چھپوا کر عام طور سے تقسیم کریں تاکہ اس کی پوری پوری مکافات ہو اور آخرت میں اللہ و رسول کے مواخذہ سے بچ جاویں۔ اور شفاعت کے امیدوار ہو جاویں۔!

(۲) یہ مضمون اشتہار سراسر مخالف قرآن و احادیث شریف ہے اس پر اعتقاد کرنا خوف کفر ہے کیونکہ اس اشتہار میں ۱۳۵۰ء میں مغرب میں آفتاب نکلنے اور توبہ کا دروازہ بند ہونے اور ۱۳۹۰ء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول ہونے اور دجال کے پیدا ہونے کی خبر دی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ شانہ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا ہے:۔ وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا۔ (سورۃ النساء ع ۲۲)

ترجمہ — اور اس کی موت سے پہلے ہر اہل کتاب اس پر ایمان لاوے گا اور قیامت کے دن اُن پر گواہی دیگا۔

بخاری اور مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت کے قرب عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے صلیب توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف کریں گے۔ الخ

پھر ابوہریرہ نے اس کے ثبوت میں اسی آیت مذکورہ بالا کو پڑھا۔ (تفسیر حقانی جلد ۳ صفحہ ۲۶۷) اس آیت سے معلوم ہوا کہ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے آپ اپنی شریعت پر عمل نہ کریں گے۔ بلکہ قرآن پاک اور احادیث شریف پر آپکا عمل ہوگا۔ آپ پر اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ ایمان لاویں گے۔ ایک عرصہ کے بعد مغرب سے آفتاب نکلے گا اور توبہ کا دروازہ بند ہوگا اگر اس اشتہار کی خبر کے بموجب ۱۳۵۰ میں آفتاب مغرب سے نکلے اور توبہ کا دروازہ بند ہو بعد اس کے ۱۳۹۰ء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں اور ان پر اہل کتاب ایمان لاویں تو ان کے ایمان لانے سے ان کو کیا فائدہ ہوگا۔ جبکہ پہلے ہی سے توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔

(۳) طلوع آفتاب از جانب مغرب اور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خروج دجال کی خبر کتب احادیث میں

کسی سنہ و ماہ تاریخ کی تصریح کے ساتھ ثابت نہیں ہے۔

قولہ تعالیٰ — اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ (سورۃ لقمان ع ۴)

ترجمہ — بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے۔

امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سردار لوگ مال غنیمت کو اپنا حصہ سمجھیں گے اور کسی کی امانت کو مال غنیمت سمجھ کر دبا بیٹھیں گے۔ علم دنیا کے لئے پڑھیں گے مرد عورت کا تابعدار۔ ماں کا نافرمان ہو جائیگا۔ اور یار کو نزدیک باپ کو دور کریگا۔ اور فاسق لوگ سردار ہو جائیں گے۔ اور کم درجہ کے لوگ قوم کے ضامن ہونگے باجے۔ ناچ رنگ علانیہ ہو جائیں گے۔ شراب خوری ہوا کریگی اُمت کے پہلے لوگوں کو پچھلے لوگ لعنت کریں گے۔ پس اس وقت انتظار کرنا کہ سخت آندھی کہ سرخ رنگ کی ہوگی۔ اور زلزلے اور زمین کا دھنسنا اور صورت کا بدلنا اور پتھر کا برسنا اور دوسری علامات اسی طرح پے درپے آویں گی۔ جس طرح تاگہ ٹوٹ کر تسبیح کے دانے گرتے ہیں۔

المختصر برے کام ظہور میں آویں گے اور اچھے کام اُٹھتے جاویں گے اور اس کے ساتھ قوم نصاریٰ تمام ملک میں بادل کی طرح پھیلے گی اور اہل اسلام اور نصاری سے سخت لڑائی ہوگی۔ نصاری غالب اور بادشاہ اسلام شہید ہو جاوینگے اور نصاری کی عملداری خیبر تک ہو جاوے گی۔ بعد اس کے مسلمانوں میں بڑی کھلبلی پڑ جائے گی۔ اور لوگ گھبرا کر بتلاش حضرت امام مہدی علیہ السلام مدینہ طیبہ میں آویں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام یہ سمجھ کر کہ مبادا مجھے لوگ خلیفہ بنادیں اور یہ امر عظیم میرے سپرد ہو مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ کو چلے جاویں گے۔ اور وہاں پر طواف کرتے ہوں گے کہ یکایک رکن یمانی اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے درمیان ایک بزرگ آپ کو دیکھ کر پہچان لیں گے اور بیعت کے لئے ہاتھ بڑھاویں گے اور آپ انکار کرتے ہونگے۔ کہ ناگاہ غیب سے آواز آئے گی۔ هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْتَمِعُوْا وَاَطِيْعُوْا۔

ترجمہ — یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اس آواز کو ہر خاص و عام سنے گا۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام مجبور ہو کر بیعت کے لئے ہاتھ بڑھاوینگے۔ لوگ بیعت کرینگے۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کفاروں سے جہاد کریں گے اپنے عدل و انصاف سے تمام روئے زمین کو بھر دے گے تھوڑے دنوں بعد دجال نکلے گا اور چالیس دن میں تمام روئے زمین میں پھر کر لوگوں کو گمراہ کریگا۔

سوائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے کہ وہاں پر فرشتے پہرہ دیتے ہونگے۔ اس لئے وہاں نہ جاسکے گا۔ اس کے

قتل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ شانہ کے حکم سے آسمان سے حضرت عیسی علیہ السلام شہر دمشق کی جامع مسجد کے پورب والے منارے پر دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہونگے اور سیڑھی طلب کریں گے لوگ سیڑھی لگادینگے۔ آپ منارہ سے نیچے آویں گے۔ وقت عصر کا ہوگا جماعت تیار ہوگی۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام نماز پڑھاوینگے حضرت عیسی علیہ السلام حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھے گے چند روز میں حضرت امام مہدی علیہ السلام وفات پائینگے۔ حضرت عیسی علیہ السلام خلیفہ اور بادشاہ تمام روئے زمین کے ہونگے اور دجال کو قتل کریں گے۔ شادی بھی کرینگے بال بچے بھی ہونگے آپ ہی کے وقت میں قوم یاجوج و ماجوج نکلے گی اور کچھ عرصہ بعد آپ انتقال فرماویں گے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک روضۂ پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں مدفون ہونگے۔ کچھ عرصے کے بعد مغرب سے آفتاب طلوع ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہوگا بعد اس کے دابۃ الارض نکلے گا۔ طلوع آفتاب اور نفخ صور میں سو سال کا فاصلہ ہوگا۔

(عقائد الاسلام)

مسلمانو! از اشتہار فرمان مصطفوی سے یہ نہ سمجھا جائے کہ قیامت بہت دور ہے آزاد ہو کر جو چاہو کرو۔ بلکہ تمہارے لئے یہی قیامت سے کیا کم ہے کہ جو شخص مرگیا اس کے لئے قیامت قائم ہوگئی۔ رات دن دیکھتے ہو کہ لوگ مرتے ہیں اور ان کو زمین میں دفن کرتے ہو اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی جانتے ہو کہ ایک روز ہمارا بھی یہی حال ہوگا پھر بھی خواب غفلت میں پڑے سوتے ہو۔

قولہ تعالیٰ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۔ (سورۃ الانبیاء ع ۱)

ترجمہ۔ لوگوں کے حساب کا وقت قریب آگیا اور حالت یہ ہے کہ وہ غفلت میں پڑے سوتے ہیں۔

خدارا جلد بیدار ہو! اور جلد بیدار ہو! ورنہ آخرت میں کف افسوس ملو گے پھر دنیا کی زندگانی کہاں؟ ہاتھ خالی گور کا کونہ اور خاک کا بچھونا ہوگا۔ اب بھی وقت باقی ہے مرنے سے پہلے تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے توبہ کر کے عمل صالح کرو۔

حدیث— اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (مظاہر حق شرح مشکوۃ صفحہ ۳۰۵)

ترجمہ— گناہوں سے توبہ کرنے والا مثل گناہ نہ کرنے والے کے ہے آخرت میں نجات کا دار و مدار عقائد پر ہے ۔اس لئے توبہ کر کے اپنے اپنے عقائد درست کرلو۔ اور اس ارشاد نبویؐ کو چھپوا کر عام طور سے تقسیم کرا کے اللہ

تعالیٰ شانہ کی رضامندی حاصل کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو خوش کر کے امیدوار شفاعت کے ہو جاؤ!

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شانہ اس سعی کو قبول فرما کر ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے اور ہم کو اور تمام مسلمان بھائیوں کو کفار نابکار کی دشمنی اور ان کے شر سے محفوظ رکھے اور اپنی رضامندی اور اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسلام پر ثابت قدم رکھے اور ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھائے۔ آمین ثم آمین۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ! تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

کتبہ احقر الزماں محمد عبد الرؤف خاں غفرلہٗ ولوالدیہ جگن پوری مدرس تعلیم الدین معلیہ ۳۳۸ مغل اسٹریٹ رنگون۔ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۴۹ء یوم شنبہ۔

نوٹ — اگر مفصل دیکھنا ہو تو عقائد الاسلام و علامات قیامت و تذکرۃ المعاد کو ملاحظہ فرمائیں!

تقریظ از جناب مولانا مولوی حافظ محمد عبد التواب صاحب چشتی

مولوی فاضل مؤلف سیرۃ الحبیب۔ حیاۃ بعد الموت برکات رمضان و فوائد القرآن وغیرہ از مدرسہ امینیہ دہلی

بندہ نے اس رسالہ "فضائل العلم والعلما" کو اول سے آخر تک بغور پڑھا۔ الحمد للہ! کہ اسکے تمام مضامین مدلل و موثر طریقے سے مع حوالہ قرآن شریف و احادیث نبویہ و کتب معتبرہ مناسب طرز میں لکھے گئے ہیں۔

جناب مکرم مولوی حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب جگن پوری کا خلوص اور آپ کی ضروری اسلامی خدمت اس سے عیاں ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف ممدوح کو اسکی بہترین جزا دے اور جملہ مسلمانوں کو پڑھنے عمل کرنے اور اسکی نشر و اشاعت میں حصہ لینے کی مزید توفیق عطا فرماوے آمین فقط والسلام۔ کتبہ فقیر محمد عبد التواب چشتی غفرلہٗ ضمیمہ

تازیانہ عبرت و رجوع الی الحق

خطیب صاحب جامع مسجد بمبئی کا اظہار تاسف علماء دیوبند کو کافر کہنا شرعاً ناجائز ہے

الحمد للہ نحمدہٗ و نستغفرہ و نتوب الیہ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھد اللہ فلا مضل لہ و من

یضللہ، فلاہادی لہ والصلواۃ والسلام علی سید ناو حبیبناو شفیعناو مولانا محمد خاتم النبین وعلی آلہ واصحابہ ومن تبعہم باحسان الی یوم الدین۔

اما بعد: چند روز پیشتر ایک اشتہار بعنوان "ممبئی کے مقتدر و مشاہیر علماء کرام اہلسنت دامت برکاتہم کا متفق علیہ فرمان واجب الاذعان مسلمانان اہلسنت بھوساری محلہ ممبئی نمبر ۳ کی جانب سے شائع ہوا تھا۔ اسی اعلان پر دستخط کنندگان میں سے ایک (احقر العباد غلام محمد خطیب) بھی تھا لہذا میں اس مضمون کے ذریعہ جمیع مسلمانان ممبئی کی خدمت میں بحضور قلب و بصدق لسان اعلان کرتا ہوں کہ فرمان موصوف پر دستخط کرنے سے پیشتر میں نے ان تصانیف میں سے جنکا حوالہ اشتہار مذکور میں دیا گیا ہے کسی ایک کا بھی مطالعہ نہیں کیا تھا اتنا ہی نہیں بلکہ انکے اسماء سے بھی ناواقف تھا کسی ادنی سے ادنی یا اعلیٰ اعلیٰ تصنیف پر اسے بغیر دیکھے بغیر پڑھے بے سمجھے بوجھے اسکی موافقت یا مخالفت میں حکم دینا یا اس کے متعلق دوسروں کے دئے ہوئے فیصلہ کی تصدیق میں دستخط کرنا ایک ایسی غلطی ہے جس کا کسی ذی علم و فہم سے تو درکنار ایک عامی سے بھی اسکا وقوع بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس غلطی کا مرتکب ہوا۔ فلاحول ولاقوۃ الاباللہ،

فرمان موصوف پر میرے دستخط کی وقعت و اہمیت میری اس اعتراف خطا کے بعد کیا ہو سکتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے کسی شخص کی تقریر یا تحریر پر غائبانہ بلا تحقیق و بغیر مطالعہ کرنے اور سمجھنے کے کسی قسم کا حکم لگانا یا تصدیق کرنا جیساکہ میں نے فرمان موصوف میں حوالہ دئے گئے فتویٰ اور رسائل کے متعلق پیش کردہ فیصلوں کی تصدیق میں دستخط کرنے میں کیا ہے۔ ایک اصولی غلطی ہے جس کے اعتراف کرنے میں میری غرض یہ ہے کہ (۱) میں جمیع مسلمانان ممبئی کو اعلان کردوں کہ فرمان موصوف پر میرا کیا ہوا اپنے دستخط بالکل مہمل بیکار اور بیوقعت ہے (۲) برادران ملت و خواص و عوام مسلمین کی خدمت میں بادب التماس کرتا ہوں کہ آپ میں سے جس کسی نے میری طرح کسی شخص کے متعلق اس قسم کی خطا کا ارتکاب کیا ہو وہ بھی میری طرح اپنی خطا کا اعتراف کرلے کہ اعتراف جرم و رجوع الی الحق شیوہ مسلم ہے (۳) یہ تحریر آئندہ مجھ جیسے ہر غافل کے لئے تازیانہ، عبرت ہو تاکہ وہ اسطرح عجلت و پیشقدمی سے کام لے کر اپنے آپ کو ندامت و پشیمانی میں نہ ڈالے من نکردم شما حذر بکنید۔

اس اصولی غلطی کا احساس ہوتے ہی میں بہت نادم و پریشان ہوا انکے بعد خلاصۂ فتویٰ مبارکہ حسام الحرمین مسمی بہ فوائد فتوی کا خلاصہ و دیگر فتوی کا خلاصہ و دیگر علماء اہلسنت ہند و تصدیق۔ حسام الحرمین کا جواز اول تا آخر الصلوارم الھندیہ علی روس شیاطین الدیوبندیہ میں جمع ہیں بغور مطالعہ کیا فتویٰ موصوفہ میں علمائے دیوبند

کی جن عبارتوں پر کفر وارتداد کے فتوے دئے گئے ہیں۔ وہ عبارتیں چونکہ ان کی تصانیف کے مختلف مقامات سے لی گئی ہیں اور بلاربط ماقبل و مابعد بغیر سیاق و سباق کے نقل کی گئی ہیں اس لئے بغرض تحقیق ان کتابوں کی اصل عبارتوں کا مسلسل پڑھ لیا پھر اس رسالہ کا بھی مطالبہ کیا جو عربی میں المهند علی المفند و التصدیقات لدفع التلبیسات کے نام سے شائع ہو چکا ہے اور جس کے اردو ترجمہ کا حصہ مسمی بہ عقائد علمائے دیوبند اور علمائے حرمین کی تصدیقات معہ فوائد مفید واردو میں بھی چھپ چکا ہے ان تمام کو بغور دیکھا۔

متذکرہ بالا فتاوی کتب و رسائل کو پڑھنے اور بقدر استطاعت و استعداد فہم و ادراک جو مجھے اللہ جل شانہ کی طرف سے مقسوم ہے حتی الامکان بخلوص دل امانت و دیانتداری سے مطالعہ کرنے کے بعد میں جن نتائج پر پہونچا وہ ہدیہ ناظرین ہیں۔ فاعتبروا یااولی الابصار۔

(۱) حضرت مولانا رشید احمد صاحب (گنگوہی) قدس سرہٗ العزیز ہرگز یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے کہ اللہ واحد قدوس جل جلالہ معاذاللہ جھوٹا ہے۔ بلکہ خود حضرت موصوف ایسا عقیدہ رکھنے والے کو اسی طرح کافر و مرتد سمجھتے تھے جس طرح ہر کلمہ گو سمجھتا ہے۔ (۲) حضرت مولانا خلیل احمد صاحب (انبہٹی) رحمۃ اللہ علیہ کا ہرگز یہ اعتقاد نہ تھا کہ "ابلیس ملعون اور ملک الموت علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو معاذاللہ حضور عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ وسیع علم ہے" بلکہ آپ ایسے شخص کو جو شیطان علیہ اللعن یا کسی مخلوق کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عالم قرار دیتا ہے اسیطرح کافر و مرتد و ملعون جانتے تھے جسطرح اُمت محمدیہ کا ہر فرد جانتا ہے (۳) حضرت مولانا مولوی شاہ اشرفعلی صاحب (تھانوی) مدظلہ کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ حضور اعلم الخلق صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پیارے رب تبارک تعالی نے غیبوں کا جو علم بخشا اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو بچوں پاگلوں سب جانوروں تمام چارپایوں کو حاصل ہے۔" بلکہ آپ کا عقیدہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل المخلوقات ہونے جمیع الکمالات العلمیہ والعملیہ ہونے کے باب میں یہ ہے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر (۴) حضرت مولانا محمد قاسم صاحب (نانوتوی) قدس سرہٗ العزیز کا حاشاوکلا یہ عقیدہ نہ تھا کہ حضور خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جدید نبی کا پیدا ہونا ختم نبوت کے منافی نہیں یعنی حضور المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہوجائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ آپ نے اپنی وقت نظر سے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں ثابت کیا ہے کہ سرور عالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جیسے باعتبار زمانہ خاتم النبین ہیں اسیطرح بالذات بھی خاتم النبین ہیں۔

اسی سلسلہ میں قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مقتدی علماء وارث الانبیاء والمرسلین حضرت مولانا شاہ کرامت علی صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ (مصنف کتاب مفتاح الجنہ) کی وہ عبارت بھی نظر سے گذری جس میں آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سنی حنفی ہیں (ملاحظہ ہو کتاب ذخیرہ کرامات مصنفہ مولانا شاہ کرامت علی جونپوریؒ ۲۲۹ صفحہ ۲۳۰ نیز اعلیٰ حضرت مرشد العرب والعجم مولانا المحترم الحاج حافظ امداد اللہ شاہ چشتی الفاروقی مہاجر مکی قدس سرہ العزیز کے والا نامہ کی نقل بھی دیکھی جسمیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱۰ء میں مکہ معظمہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ فقیر کی جانب سے مشتہر کرادو کہ مولوی رشید احمد صاحب (گنگوہی) عالم ربانی و فاضل حقانی ہیں سلف صالحین کے نمونہ ہیں جامع ہیں الشریعۃ والطریقہ ہیں میں صاف کہتا ہوں کہ جو شخص مولوی صاحب کو بُرا کہتا ہے وہ میرا دل دکھاتا ہے میرے دو بازو ہیں ایک مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم (نانوتوی) دوسرے مولوی رشید احمد صاحب (گنگوہی) ایک جو باقی ہے اسے بھی نظر لگاتے ہیں میرا اور مولوی صاحب کا ایک عقیدہ ہے میں بھی بدعات کو برا کہتا ہوں جو مولوی صاحب کا امور دینیہ میں مخالف ہے وہ میرا مخالف ہے۔ اور خدا اور رسولؐ کا مخالف ہے۔ الخ (الشہاب الثاقب) نیز حضرت مولانا شاہ تجمل حسین صاحب بہاری خلیفہ حضرت قبلہ عالم مولانا شاہ فضل رحمن صاحب گنج مرادآبادی اپنی کتاب کمالات رحمانی میں ۱۲۳ پر لکھتے ہیں۔

"اب بیعت کا جو عزم ہوا کہ مجھکو عقیدت و غلامی حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ (نانوتوی) سے تھی آپ (یعنی حضرت مولانا فضل رحمنؒ) کو کشف سے معلوم ہوا کہ آپ نے حضرت مولانا یعنی (مولانا محمد قاسم) کی تعریف کی کہ اس کم سنی میں ان کو ولایت ہو گئی اور مولانا رشید احمد صاحب (گنگوہی) قدس سرہ العزیز کی بھی تعریف کی کہ ان کے قلب میں ایک نور الٰہی ہے جس کو ولایت کہتے ہیں حضرت مولانا مونگیری (یعنی حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مولانا گنج مرادآبادی) نے بھی اسی روایت کی تصدیق کی ہے۔"

اخیر میں مشایخ و علماء کرام کی شان میں کی ہوئی افسوسناک غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے فتویٰ کفر و ارتداد وغیرہ ہما جو اس بنیادی خطا کا نتیجہ تھے ان پر خدائے غفور رحیم کی بارگاہ میں کی ہوئی توبہ کا اعلان کرتا ہوں اور آیہ قرآنی انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیماً حکیماہ (یعنی توبہ جسکا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ تو انہی کی ہے جو جہالت سے کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر قریب ہی وقت میں توبہ کر لیتے ہیں سوالیوں پر تو خدائے تعالیٰ توجہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں

اور حکمت والے ہیں) کے صدقے اور رجوع الی الحق کے وسیلہ سے اللہ جل شانہٗ کے لطف و کرم و عفو و مغفرت کی امید رکھتا ہوں و ماذا لک علی اللہ بعزیز،

اعتراف خطا و توبہ مرتب علیہ کے اس اعلان کو رجوع الی الحق و الصواب کے اس اسوہ حسنہ کو اور درس عبرت کے اس صحیفہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔ ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولاتجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک روف رحیم۔ (یعنی) اے ہمارے پروردگام عالم ہم کو بخشدے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق رحیم ہیں۔

الراجی الی عفوہ الکریم۔ غلام محمد خطیب جامع مسجد بمبئی ۲۰ ربیع الاول ۵۴ء

(از اخبار عقاب ہلال، جدید بمبئی مورخہ ۲۷ جون ۱۹۳۵ء)

خطیب صاحب جامع مسجد بمبئی کا دوسرا اعلان

بعض ضدی اور ناحق کوش حضرات میرا توبہ نامہ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۳۵ء دیکھ کر مجھ کو وہابی وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور میرے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ بتلاتے ہیں۔ اس لئے میری طرف سے اعلان ہے کہ میں سچا اور پکا سنی شافعی مذہب ہوں۔ جامع مسجد بمبئی کا امام وہابی نہیں رکھا جاتا۔ غلام محمد خطیب (امام) جامع مسجد بمبئی ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء

حضرات جامع مسجد بمبئی کے — مشہور اور مقتدر عالم باعمل امام کا اعلان آپ کے سامنے موجود ہے۔ مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور انکے دنیا دار کٹھ مُلا مصنوعی پیر بدعتی گدی نشین چیلوں نے کتنی زبردست سازش رضاخانی مذہب کے پردے میں علمائے حقانی دیوبندی کو بدنام کرنے کے لئے بنا رکھی ہے جس میں عام انپڑھ مسلمان تو درکنار بعض مقتدر عالم بھی پھنس جاتے ہیں اگر اللہ کی کرمی سے امام ممدوح الصدر کو فہم سلیم کی توفیق عطا نہ ہوتی تو وہ معصیت عظیم میں مبتلا رہ کر عذاب الٰہی کے مستحق ہوتے۔ بعض ناواقف یہ سوال کرسکتے ہیں کہ آخر رضاخانی علمائے حقانی دیوبند کو بدنام کیوں کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ رضاخانی پیرپرستی قبرپرستی۔ تعزیہ پرستی۔ شیخ سدو کا گلگلا۔ زین خاں کا بکرا چٹاپٹ بی بی کی سپیاری ھل ھلی بی بی کی کھیر خواجہ خضر کا بیڑہ۔ سلطان شہید کا مرغ سید احمد کبیر کی گائے۔ شاہ مدار کا مالیدہ سہجلا بوا کا دودھ اور خرما تختی بی بی کا روزہ بڑی بوا کا

سفید مرغ پیر دستہ کا روزہ اور لٹی بالے میاں اور ہٹیلے پیر کا سیاہ مرغ۔ چہلتن میاں کی زنجیر گاگر شریف صندل شریف۔ جھنجر اشریف پیر جلال شاہ کا سرخ مرغ دھمالی فقیر کی لکڑی توپ شاہ کا بکرا مولی مشکل کشا کا کونڈہ مسجد کا طاق بھرنا بڑے صاحب اور چھوٹے صاحب کا ادگرہ۔ شگونی پیر کا ھل پالو وغیرہ اور ہر قسم کا چڑھاوا۔ اور طرح طرح کی رسومات بد کو جائز اور کمائی کا بہتر اور آسان ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور علمائے حقانی دیوبندی ان رسومات بد کو شرک و گمراہی و بدعت اور کمائی کو حرام قرار دیتے یہ ہیں سبب نااتفاقی بھلا شرک و توحید ایک ساتھ کیسے جمع ہو سکتی ہے؟ بد عملی اور نیک عملی میں یارانہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اندھیرا اور روشنی میں برادری کبھی ہوئی ہے؟ ایک مسلم کی زندگی کو ان سب باتوں سے کیا تعلق؟" اب دوسرا سوال پیدا ہوتا ہے "مگر مسلمانوں کو رضاخانیوں سے کیسے بچنا چاہیئے۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ مذکورہ بالا گندے عقیدے اور رسومات بد میں جن لوگوں کو مبتلا دیکھیں رضاخانی سمجھ کر ان سے صاف علیحدہ ہو جائیں ان کے اعتراض سن کر خاموش نہ ہو جائیں بلکہ علماء حقانی دیوبندی کی تالیفات و تصنیفات سے تشفی بخش دلیل طلب کریں اپنی کتابوں سے بذریعہ اپنے علماء کے تحقیق کریں۔ رضاخانیوں کے کٹھ ملا اور مصنوعی (نقلی) پیر اگر بظاہر مناظر پر آمادگی ظاہر کریں تو ان سے ان کی سچائی کے ثبوت میں حفظ امن عامہ (بذریعہ پولس کمشنر) کی تحریری ضمانت و مچلکہ اور ان کے جماعت کے مسلمہ ذمہ دار لیڈر سے حلفیہ اقرار تحریری پہلے لے لیں پھر اپنے علماء حقانی کو خبر دیں اگر ان دونوں ابتدائی شرطوں سے وہ گریز کریں تو اعوذ کیساتھ تین بار ان پر لاحول پڑھ دیں۔

او گرفتار جہالت اور پر ستار شکم
یاد رکھ تو نے اٹھا رکھا ہے بدعت کا علم

راہ سنت پر نہیں پڑتا تیرا کوئی قدم
تو نے قبروں کے بنا رکھے ہیں کچھ خاکی صنم

الا ماں کتنا بڑا تو خادع و مکار ہے
نفس تیرا تصنع کا امانت دار ہے

دیکھنا اس طائفہ کی فتنہ کوشی دیکھنا
زرکشی کے واسطے ایماں فروشی دیکھنا

حق سے اس کی مُجرمانہ چشم پوشی دیکھنا
اور پھر باطل کی خاطر گرم جوشی دیکھنا

کیا تجھے غیرت نہیں آتی ہے اے مرد حقیر
لعنتیں برسا رہا ہے تجھ پہ خود تیرا ضمیر

کیا یہی تیرے قدم اٹھتے ہیں منزل کیطرف
ہاتھ پھیلانے ہیں تو نے خود ہی سائل کیطرف
یہ تو رجحان دھن ہے سمّ قاتل کیطرف
سر جھکا رکھا ہے معبود ان باطل کیطرف

جب طریق اتباع حق تجھے آتا نہیں
دعویٰ اسلام تیرے منہ سے کچھ بھاتا نہیں

الاماں بدعت پرستی کا اجل پرور شعار
تو نے اپنے نفس کیخاطر کیا ہے اختیار
ہاں مگر کچھ سوچ اس آغاز کا انجام کار
کیوں لپکتے ہیں تیرے جانب جہنم کے شرار

یاد رکھ بدعت کا ان گمراہیوں پر ہی مدار
جن کو جز آتش نہیں ملتی کہیں جائے قرار

سجدے غیر اللہ کو کرتا ہے بے خوف و خطر
قبر کو شاید سمجھتا ہے تو معبود بشر
کیا نہیں ظالم تیری ارشاد باری پر نظر
اِنَّ مَن یُشرِک بِرَبِّ النَّاسِ مَاوٰہُ السَّقَر

تیری یہ حرکت سراسر کفر کی تقلید ہے
کیا انہیں ہاتھوں میں تیرے دامن توحید ہے

ہو رہی ہے پیکر محسوس کی خوگر نظر
جھک رہا ہے غیر کے در پر تیرا ناپاک سر
ہو رہا ہے دل تیرا حرص دہویٰ کا منتقر
تیری پیشانی میں روح اھرمن ہی جلوہ گر

کیا عجب اسلام کو تجھ سے اگر آتی ہے عار
تیرے مکرو دجل سے انسانیت ہے بیقرار

الاماں قبروں کی پوجا پاٹ کرنیکا مآل
ملت بیضاء کی موت و زندگی کا ہے سوال
جذبۂ توحید ہوتا جارہا ہے پائمال
تقویت پاتا ہے اس سے بت پرستی کا خیال

تیرے بزم عرس میں سرگرم روح آذری
تو اگر مسلم ہے پھر کیسی یہ شان کافری

تیری دریوزہ گری سے پارسائی ہے بعید — کفر کی ظلمت سے نور مصطفائی ہے بعید
ایک کے در پر جو تجھ سے جبہ سائی ہے بعید — سن لے او کج رو کہ منزل تک رسائی ہے بعید

من بگوئم گر بگیری دامن انصاف را
چشم واکن بازینگر مسلک اسلاف را

خود جو خوابیدہ ہیں ان سے رہنمائی ہے بعید — یعنی ایک محکوم سے کشور کشائی ہے بعید
بندہ لاچار و بیکس سے خدائی ہے بعید — ہاں مزاروں سے تیری مشکل کشائی ہے بعید

قل ہو اللہ احد کا رمز کیا سمجھا ہے تو
جب خدا کے خاص بندوں کو خدا سمجھا ہے تو

دیکھ ملت پھر تجھے دیتی ہے یہ حق کا پیام — چھوڑ دے ہاتھوں سے اپنے شرک و بدعت کی زمام
دور سے کر جھوٹے پیروں اور فقیروں کو سلام — بن سکے تو بن رسول اللہ کا ادنیٰ غلام

تو مسلمان ہے اگر شان مسلمانی بھی سیکھ
اور مسلمان بن کے آئیں جہاں بانی بھی سیکھ

ماخوذ از رسالہ الفرقان بریلی (یوپی) بابت ماہ صفر و ماہ ربیع الاول ۵۴ ۱۳ء صفحہ ۱۹۱ المشتہر
سچے مسلمانوں کا مخلص — ملک عبدالحلیم جہاں آبادی حنفی مذہب قادری چشتی مشرف عفی عنہ۔ ا

تقریظ چکیدۂ کلک جواہر سلک فاضل اجل جر بے بدل حضرت مولانا اعزاز علی صاحب شاہجہانپوری مابرحت بوارق افاداتہم ساطعة مدرس دارالعلوم دیوبند

مخدومنا المحترم زیدت فیوضکم — السلام علیکم آپ کی مرسلہ کتاب (فضائل العلم والعلماء) میرے پاس پہونچی۔ میں

نے اکثر مقامات اسکی دیکھے اور بار بار دیکھے دل بہت خوش ہوا۔

آپ نے اس کتاب میں نہایت عمدگی اور صفائی کے ساتھ شریعت مصطفویہ علی صاحب الصلوٰۃ والسلام کے صحیح احکام کو بیان فرمایا ہے اور طالب حق کے لئے احکام شرعیہ کے معلوم کرنے کو بہت زیادہ واضح کر دیا ہے۔ مجھکو امید ہے کہ آپ کی یہ کتاب امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے مشعل ہدایت اور آپ کے لئے ذخیرہ آخرۃ ہوگی خداوند عالم آپ کی اس کتاب کو درجہ مقبولیت عطا کرے اور اہل اسلام کو اس سے مستفیض فرماوے آمین۔

محمد اعزاز علی غفرلہٗ مدرس دار العلوم دیوبند۔ مورخہ ۱۵ رماہ رمضان ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۴ رماہ جنوری ۱۹۳۲ یوم الاحد۔

تقریظ یختہ فصاحت شمامہ حضرت مولانا الحاج چودہری الطاف الرحمن صاحب نعمانی رودولوی دامت افاضاتہم

بمنہ تعالیٰ — خوش قسمتی تھی اور میں جناب مولانا مولوی حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب جگن پوری مدرس مدرسہ تعلیم الدین معلمیہ (۳۳۸) مغل اسٹریٹ رنگون کے اخلاف و کرم کا بیحد ممنون ہوں۔ جنہوں نے اپنے اخلاص سے اپنا تالیف فرمودہ رسالہ موسومہ بہ "فضائل العلم والعلماء" بھیج کر مجھے بیحد مسرور فرمایا۔

رسالہ مذکور نہایت ضروری قابل ترویج مسائل پر محیط ہے اور عوام و خواص دونوں کے لئے بہت مفید اور کار آمد ہے۔ احادیث شریفہ نہایت صحیح و بلا اختلاف سے مملو ہے۔ عبارت نہایت سلیس و شگفتہ کاغذ و طباعت نہایت دیدہ زیب۔ سب سے بڑی خوبی رسالہ کی یہ ہے کہ جو مسائل اجکلہ بغیر ضرورت عوام میں راج پاکر موجب فتنہ اسلام ہوگئی ہیں اور جو اغیار کے لئے موجب مضحکہ ہو رہے ہیں ان سب کو نہایت متانت و تہذیب و سہولت سے عام فہم عبارت میں ذہن نشین کرادینے کی انتہائی سعی کی گئی اور کامیاب سعی کی گئی ہے ممکن نہیں جاہل سے جاہل اور ضدی سے ضدی شخص بھی بہ نظر انصاف دیکھے اور قائل نہو ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت جسقدر وسیع پیمانہ پر ہوسکے کی جاوے مستورات بچے جوان عوام و خواص یکساں اس سے مستفید ہوسکتے ہیں۔

مکاتب و مدارس کے لئے بہت مفید ہے۔ اور داخل نصاب بچوں کے مکتب میں کرنے کے لائق ہے۔ اللہ

تعالیٰ اجر جمیل دیوے موئف کو اور اسکے معاونین جناب اعظم بھام جی صاحب وورثا اسمعیل اسحق پٹیل کو جنہوں نے اس رسالہ کی امداد فرمائی جس سے انشاء اللہ تعالیٰ بہت سے گم کردہ راہ بھائی راہ راست پر آجاویں گے اور امور مندرجہ رسالہ پر عمل کرکے صراط مستقیم پالیں گے بحولہ وبہ قوۃ اور اس ہدایت کا ثواب مولف رسالہ و معاونین کے نام لکھاجاوے گا۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اسیطرح کے رسائل و کتب کی تالیف۔ تصنیف نشر و اشاعت و تبلیغ کی توفیق دیوے بحرمت حضور سرور عالم فخر نبی آدم حضرت احمد مجتبیٰ سیدنا محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم۔ آمین یا رب العالمین۔

المذنب — الطاف الرحمن نعمانی دودولی ضلع بارہ بنکی۔
۲۹، ۳۰ شعبان المعظم مطابق ۹ر جنوری ۱۹۳۲ء۔

تقریظ از رشحات قلم افادت رقم سراپا خلق مجسم طبیب نامی و حکیم گرامی صاحب طبع صائب و فہم ثاقب جناب حکیم سید اسمعیل احسن صاحب عیش امروہی مقیم بڑا دواخانہ مغل اسٹریٹ رنگون ادام اللہ فیوضہم

فضائل العلم والعلماء۔ حضرت مولانا عبدالروف صاحب جگن پوری برما کے سما علم و فضل کے نیر تاباں ہیں یہاں کے بدعتی ظلمتکدوں میں آپ کے حجت و برہان سے بفضل الٰہی اچھی خاصی روشنی ہوگئی ہے۔ برآء الابرار نے وہ تمام کیچڑ جو بعض پلید الطبع اشخاص نے اچھالی تھی انہیں کے سر پر جاڈالی یہ رسالہ فضائل العلم والعلماء بھی مولانا کی خوب تصنیف ہے۔ الناس موتی واہل العلم احیاء علماء کے فضائل علم کی طرف راغب کرتے ہیں اور علم زندگی ہے یہ رسالہ نہایت دلچسپ اور مفید ہے اللہ تعالیٰ اسکے فائدہ کو زیادہ کرے۔

اس کی اشاعت میں جن صاحب سعادت و خیر نے اعانت فرمائی ہے انہوں نے (یعنی جناب اعظم بھام جی صاحب مدظلہ) نے خوب ثواب لوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف اور معاون کے ساتھ تمام مسلمانوں کو ثمرات علم و فضل سے متمتع فرمائے اور ہم سب کو اپنے دین کی محبت عنایت فرمائے آمین۔

اسمعیل احسن عیش۔ بڑا دواخانہ۔ رنگون۔ مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۳۵ء

قطعہ تاریخ عنایت فرمودہ جناب مولانا مولوی محمد جمیلؔ صاحب انصاری سیوانی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ دامت افاضاتہم

کتابے خوب و خوشخط بارِ دیگر ۔۔۔ بحمد اللہ شدہ مطبوع الحال

جمیل ازبہر تاریخش چو جستم ۔۔۔ کتاب نافع خلق - آمدہ سال

ایصال ثواب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مجموعۂ وظائف اعظم

بار اول ایک ہزار کی تعداد میں برائے ایصالِ ثواب جنابہ فاطمہ بی بی
بنت جناب محمد ہمام جی صاحب مرحوم مغفور طبع کرایا گیا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ
مرحومہ مغفورہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور کتاب مرحومہ کیلئے دائمی
صدقہ جاریہ رہے۔ آمین ثم آمین

بار دوم پانچسو کی تعداد میں حاجی احمد اللہ خان صاحب نے طبع
کروایا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس کارِ خیر کا اجر عطا فرمائے
آمین ثم آمین

کتبہ احقر الزماں محمد عبدالرؤف خاں غفرلہ ولوالدیہ جگن پوری
مورخہ ٨ ربیع الاول ١٣٥٤ھ